امامِ عصرؑ کے حالات وارشادات و

دعاؤں کا نایاب مجموعہ

گوہرِ یگانہ

در حالات وارشاداتِ امامِ زمانہؑ

تالیف

جناب مہر جائسی

مقدمہ

علامہ جزائری

ادارۂ علومِ آلِ محمدؐ وسن پورہ سٹریٹ ۲۹ لاہور

گوہرِ یگانہ

در حالات و ارشاداتِ امامِ زمانہ

تالیف

قدوۃ السالکین جناب سید آلِ محمد نقوی مہر جائسی دام مجدہ

مصدقہ

حضرت علامہ جزائری مدظلہ

ناشر

ادارۂ علومِ آلِ محمدؐ

سٹریٹ ۳۹، وسن پورہ۔ لاہور

قسم عام بلا جلد ۳/۵۰ روپے

قسم خاص مجلد ۶/- روپے

29 (2)

تاریخ ------ یکم جنوری سنہ ۱۹۶۵ء

بار ------ اوّل

ناشر ------ ادارۂ علوم آلِ محمدؐ - لاہور

طابع ------ نقوش پریس لاہور

ہدیہ قسمِ خاص ------ مجلد چھ روپے - بلا جلد پانچ روپے

ہدیہ قسمِ عام ------ مجلد ۴/۵۰ بلا جلد ۳/۵۰ روپے

یاد رکھیے!

اعمال و ادعیہ کے پڑھنے کا لطف صحیح عبارت میں ہے جس کا اس کتاب میں خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔

عکس مبارک آیۃاللہ العظمیٰ اعلم دوراں آقائے
سید محسن حکیم طباطبائی مدظلہ مجتہد اعظم
نجف آشرف - (عراق)

(عکس اجازہ)

تحریر پُرتنویر آیت اللہ العظمیٰ اعلم دوراں آقائی سید مُحسن حکیم مجتہدِ اعظم نجف اشرف (عراق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین محمد واهل بیته الطیبین الطاهرین واللعنة الدائمة علی اعدائهم اجمعین من الان الی قیام یوم الدین وبعد فان جناب الفاضل الکامل عماد الاعلام السید السند السید طیب آقا الجزائری الهندی حفظه اللہ تعالی قد بذل جهده فی سبیل تحصیل العلوم الشرعیه والمعارف الالهیه مدة من الزمن فی النجف الاشرف ولما عزم علی الرجوع الی بلاده استجازنی اجازة روایة فاجزت له دام تأییده ان یروی عنی جمیع ما صحت لی روایتہ عن مشایخی الکرام منهم شیخی وسندی فی العلوم الشرعیة العالم الربانی المیرزا محمد حسین الغروی النائینی عن جماعة منهم العالم الورع الحاج المیرزا حسین النوری عن مشایخهم علی وجه یتصل بالاسانید بائمة الهدی صلوات اللہ علیهم اجمعین کما انی اجزت له التصدی للامور الحسبیة وقبض الوجوه الشرعیة ومنها سهم الامام علیه السلام بمقدار حاجته وانی ابتهل الی اللہ سبحانه وتعالی فی ان ینفع بارشاده المؤمنین ویروج بها الیهم شریعة سید المرسلین انه ارحم الراحمین

۱۳۷۲
۲۳ ج

الطباطبائی الحکیم

ترجمۂ اجازہ

برائے تحصیل اموالِ خیریہ وخمس

از طرف آیت اللہ العظمیٰ اعلم دوراں آقائی السید محسن حکیم مدظلہ مجتہدِ اعظم نجفِ اشرف (عراق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اُس خُدا کے لئے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اور درُود و سلام ہو اشرفِ انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ اور اُن کے اہلبیت پاک پر۔ اور دائمی لعنت ہو اُن کے تمام اعداء پر اس وقت سے لے کر قیامت تک (بعد ازاں) بہ تحقیق کہ فاضل کامل عماد الاعلام (یعنی بڑے علماء کا ستون) سید سند سید طیب آغا جزائری ہندی خدا ان کی حفاظت فرمائے۔ انھوں نے ایک عرصہ تک نجف اشرف میں علومِ دینیہ اور معرفت الٰہی کی تحصیل میں اپنی پوری کوشش صرف کی ہے۔ جب آپ نے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا۔ تو مجھ سے احادیث کی روایت کرنے کا اجازہ طلب کیا۔ لہٰذا میں آپ کو (خدا آپ کی ہمیشہ مدد کرتا رہے) اس امر کی اجازت دیتا ہوں کہ میری جانب سے اُن تمام روایاتِ صحیحہ کو لوگوں سے بیان کریں جن کی روایت کا حق مجھ کو اپنے اُستادوں سے حاصل ہے۔ جن میں سے میرے اُستاد و معتمد علومِ شرعیہ میں، عالمِ ربانی میرزا محمد حسین غروی نائینی ہیں جو علماء کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ جن میں سے عالم پرہیز گار الحاج میرزا حسین نوری بھی ہیں جو اپنے مشائخ اجازہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور جن کا سلسلۂ سند ائمۂ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین سے ملا ہوا ہے۔

فہرست

عنوانات	نمبر صفحہ

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ مفتی سید طیب آغا الموسوی الحسینی الجزائری
مجتہد العصر مدظلہ

حامداً و مصلیاً۔ مخفی نباشد کہ میں نے رسالہ نافعہ گوہر یگانہ
مشتمل بر حالات و ارشادات و دعوات امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کو
کاملاً دیکھا اور بے ساختہ اس کے مؤلف جناب مہر جالسی دام مجدہ کے لئے
دعائے خیر نکلی۔ کیونکہ موصوف نے اس امامؑ کے احکام و اعمال کو اکٹھا کیا جن
کی ہم فی الوقت رعایا ہیں۔ اس لئے یہ صحیفہ حرز جان کی طرح ہر مومن کے گھر میں
ہونا چاہیئے۔ اس میں شرعی احکام بھی ہیں اور مشکلات کے لیئے اورادبھی امراض
و آفات کے علاج بھی۔ غرض یہ کتاب کیا ہے جواہر آبدار کا ایک بے بہا خزانہ
ہے۔ سب سے بڑی خوبی اس کتاب کی یہ ہے کہ اس کو ایک ایسے شخص نے
مرتب کیا ہے جس کو خود امام عصر نے

المحارب فی دین اللہ

یعنی دین خدا میں جہاد کرنے والا کا لقب عنایت فرمایا ہے۔ جیساکہ
اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور ضروری ترمیمیں حک و اضافات
اس میں کر دیئے ہیں تاکہ یہ ہر دلعزیز ہو کر مومنین کے کام کی چیز بن سکے۔ خداوند
کریم موصوف کو جزائے خیر اور ناظرین کو عمل خیر کی توفیق عنایت فرمائے۔
آمین

مفتی سید طیب آغا جزائری

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء

سببِ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ کما ھو اھلہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمدؐ و آلہ الطاہرین سلام علیٰ آل یٰسین (اما بعد)

ماہ رجب ۱۳۵۵ھ میں بعد واپسی سفر زیارات عتبات عالیات (عراق) میری طبیعت کا رجحان حضرت صاحب العصر والزمان ابوالقاسم م ح م د ابن الحسن القائم بامرہ کی معرفت حاصل کرنے کے متعلق پیدا ہوا۔ اور روز بروز اس میں ترقی ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ ۱۲ ذیقعدہ بوقتِ سحر میں نے ایک نورانی خواب دیکھا جس میں رسالہ ہذا کے ختم میں عجلت کا ایما ہوا تھا۔ خواب مذکور کا خاکہ درج ذیل ہے۔

افراد

(۱) سید کرار حسین (۲) سید جعفر رضا (۳) علی رضا (۴) ایک نامعلوم شخص (۵) سید محمد عابد (۶) راقم الحروف (۷) سید محمد صادق (۸) سید رفعت حسین (۹) کریم حجام - یہ افراد اپنے نمبروں کے مطابق بیٹھے تھے جیسا کہ خاکہ سے معلوم ہوگا۔

تفصیل خواب :-

سرِ شام کا وقت، ابر گھرا ہوا، بارانِ رحمت کے آثار تھے۔ ہم لوگ نماز سے فارغ ہو کر مسجد کے چبوترہ سے اٹھ کر داخل روضہ اقدس ہوئے۔ نماز میں کون کون تھا خیال نہیں۔ میں جا کر محمد صادق صاحب کے پاس بیٹھا۔ میں اس سے قبل ایک مجلس یہیں پڑھ چکا تھا جس جگہ پر کوئی مجمع نہیں، یہاں پر چند خدام کھڑے ہوئے فانوس روشن کر رہے تھے۔ کریم نائی کھڑا ہوا تھا۔ روشنی کی کثرت سے عالم نور تھا۔ میرا لباس اس وقت سر سے پاؤں تک عربی تھا۔ اور مجھ ہی کو یہ مجلس بھی پڑھنی تھی۔ دو تعویذ مزار چبوترہ پر تھے ان پر اس قدر نور تھا کہ آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔ ضریحِ اقدس پر غلاف تھا۔ منبر پر سیاہ پوشش تھی۔ مجلس شروع ہوئی۔ نشست میں چوتھے نمبر پر جو صاحب تھے انہیں نے پہلے سوز پڑھا جس کے پانچویں اور چھٹے مصرعہ یہ تھے۔

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ است

اُس کے بعد سید کرار حسین صاحب نے ایک قدیم بادامی رنگ کا بانس والا کاغذ نکالا اور حسب ذیل مرثیہ شروع کیا۔ سب رونے لگے

کا جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہ شبیر ؑ

میں اس اثنا میں باہر گیا۔ وہاں مجلس کا تبرک تقسیم ہو رہا تھا۔ مجھے چینی کی دو قابوں میں بہت سا حلوہ ایک پلیٹ میں پھینی ملی ان تینوں برتنوں پر سرپوش ڈھکے ہوئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا کہ شرینی مع قاب کے دیجاتی ہے میں حصہ لیکر نکلا۔ اسی اثنا میں ایک شخص میری طرف تیزی سے آئے اور کہا کہ کرار صاحب سوز ختم کر لیے ہیں چلئے۔ اور میرے ہاتھ میں ایک بادامی مضبوط کاغذ کا لمبا لفافہ رکھ کر بولے کہ تمہاری عرض داشت پر تمہاری خواہش کو اس لفافہ میں رکھکر جزیرہ خضرا سے عنایت فرمایا گیا ہے۔ لفافہ پر میں نے مجلس کے خیال کی بنا پر ونیز بکمال اشتیاق تعجیلاً نگاہ کی تو حسب ذیل عبارت بھی۔ خط کوفی تھا سیاہی نہایت روشن تھی۔ حروف خوبصورتی میں متوسط تھے

من .... (جگہ خالی) .... الی الحارب فی دین اللّٰہ

آنکھ کھل گئی۔ دل پر گہرا اثر تھا۔ آنکھ سے آنسو جاری تھے۔ اس کے بعد صلوٰۃ و اوراد میں وقت گذرا۔

اس سے قبل محمد صادق صاحب نے بھی ایک خواب اس سے ملتا جلتا دیکھا تھا جس میں ناحیہ مقدسہ کی طرف سے ان کو عارف باللہ باہر اللہ کا لقب ملا تھا اور جزیرہ خضرا کی زیارت کروائی گئی تھی۔ صادق صاحب نے ا

دونوں خوابوں پر غور کیا تو جملہ مذکورہ کے اصل حروف (حروف مکررہ کے علاوہ) ۸ عدد نکلے اور میرے جملہ کے ۱۰۔ اس سے یہ انکشاف کیا کہ موصوف چونکہ آٹھویں امام کی اولاد میں ہیں اس لئے ان کے لقب کے حروف آٹھ ہیں اور میں دسویں امام کی ذریت میں ہوں اس لئے میرے لقب میں ۱۰ حروف ہیں۔

خواب میں جو لفافہ مجھ کو عطا ہوا تھا اس کی صورت اب تک مجھ کو یاد ہے اس پر یہ عبارت خط کوفی میں تحریر تھی :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ص مالی بالحجاب فی دمشق باللہ

بہرحال اس رویائے صادقہ کے بعد میرے قلب مضطر میں اس بات کی تحریک اٹھی کہ ایک کتاب ایسی تالیف کرنا چاہیئے جس میں امام زمانہ کے حالات اور آپ کی تعلیم کردہ ادعیہ اور آپ کی طرف متوجہ ہونے اور آپ کو متوجہ کرنے کے طریقے و آداب درج ہوں۔ اس خیال کے بعد سے میں نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا۔ جو میری بے بضاعتی اور کم علمی کو دیکھتے ہوئے ایک دشوار گذار رہ گذر سے کم نہ تھی۔ مگر حسن منظر کو پیش نظر رکھکر یہ کام کیا وہی مشعل راہ بنا۔

جزیرہ خضرا سے روشنی پائی۔ امام زمانہ نے ان جواہر آبدار کی طرف رہنمائی فرمائی۔ جو ابھی تک مجموعی صورت میں منظر عام نہ آئے تھے۔ لہذا میں نے بھی اس کا نام "گوہر یگانہ در ارشادات و دعوات امام

زمانہ" رکھا۔ اب خدائے رحیم و کریم کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ میری اس حقیر سعی کو بارآور فرمائے اور مومنین کو اس پر عمل کی توفیق دے۔ ابتدائی مرحلہ میں میں نے اس کتاب کو تین بابوں میں منقسم کیا ہے :-

باب اوّل :- در حالاتِ امامِ عصرؑ

باب دوم :- در ارشاداتِ امامِ عصرؑ

باب سوم :- در ادعیہ و اورادِ امامِ عصرؑ

تشکرِ جزیل

آخرِ کلام میں میں حجۃ الاسلام علامہ عصر مفتی سید طیب آغا موسوی جزائری مجتہد العصر کا بے انتہا سپاس گزار ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اس کتاب کو من وعن ملاحظہ فرمایا ہے اور اس میں کافی ردّ و بدل کر کے اس کو عصر حاضر کے لائق بنا دیا۔ اس کے لیے میں موصوف کا شکر گزار ہوں خداوند کریم آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔ آمین۔ فقط

سید آل محمد النقوی المعروف بہ مہر جائسی۔

باب اوّل

درحالات حضرت امام عصروالزمان

سلام اللہ علیہ وعجل اللہ فرجہٗ

سرکار رسالتؐ کا متفق بین الفریقین ارشاد ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ شیعوں کی کتابوں میں سے کتب اربعہ (کافی ومن لایحضرہ، وتہذیب واستبصار) ملاحظہ ہوں۔ اور جمہور مسلمین میں سے صحیح بخاری جلد ۴ ص ۱۵۴ کتاب الاحکام۔ صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۱۹۔ صحیح ترمذی جلد ۲ ص ۴۵۔ فتح الباری پارہ ۲۹ ص ۶۲۹ کنز العمال جلد ۷ ص ۱۳۹۔ صواعق محرقہ ص ۱۱۔ تاریخ الخلفاء ص ۷ وغیرہ ملاحظہ کریں۔

پھر یہ نظریہ بھی متفق بین الفریقین ہے کہ ہر عصر میں ایک امام ہوگا جیساکہ تفسیر ترجمان القرآن میں بحوالہ فتح البیان حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ مراد آیہ وافی ہدایہ

وَيَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

میں امام سے مراد امام عصر ہے۔ اہل ہر عصر اپنے اس امام کے ہمراہ بلائے جائیں گے جس کے امر ونہی پر چلتے تھے،، ترجمان القرآن ص ۱۴۱

اس آیت اور مذکورہ تفسیر سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بھی امام کی ضرورت ہے اور وہ موجود ہے۔

علاّمہ مودودی صاحب رقمطراز ہیں:۔

عقل چاہتی ہے فطرت مطالبہ کرتی ہے اور دنیا کے حالات

کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو خواہ اس دور میں پیدا ہو یا زمانہ کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو اسی کا نام "الامام مہدی" ہے جس کے بارے میں صاف پیشین گوئیاں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں موجود ہیں۔"

تجدید و احیائے دین ص ۳۱

معلوم نہیں مودودی صاحب نے اس نکتہ پر کیوں نہیں غور کیا۔ کہ جب ہر عصر میں امام زمانہ کا وجود ضروری ہے تو پھر اس کے آئندہ پیدا ہونے کے کیا معنیٰ؟ اس کے معنی تو یہی ہیں کہ اس وقت لوگ بلا امام کے ہیں تو پھر بروز قیامت ان کو کس کے ساتھ اٹھایا جائے گا کیا یوم ندعو کل اناس بامامھم (ہم ہر شخص کو بروز قیامت اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے) یہ آیت ہمارے لئے نہیں ہے؟ پھر حضرت کی یہ مسلمہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا:۔

لا یزال الدین قائماً حتی تقوم الساعۃ

او یکون علیھم اثنا عشر خلیفہ

کنز العمال جلد ۶ ص ۲۰۱

یہ دین قیامت تک باقی رہے گا یہاں تک کہ اس پر بارہ خلیفہ ہوں گے۔

اس قسم کے بہت سے احادیث وارد ہیں جن میں بارہ امام کی پیشین گوئی کی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی میں نہیں ہے کہ بارہواں پیدا ہوگا بلکہ ان سے تو تسلسل مستفاد ہوتا ہے کیونکہ لفظ قائم اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ دین کا قائم ہونا ان خلفا

کے قائم ہونے کی وجہ سے ہوگا۔

خود امام عصر کے متعلق جو خصوصی پیشین گوئیاں ہیں ان میں بھی یہ نہیں ہے کہ محمدہ بعد میں پیدا ہوں گے۔ بہرحال یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ زمانہ کو ایک ایسے ہادی و رہبر کا انتظار ہے جو دنیا کو اپنے عدل و کرم سے بھر دے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص اس وقت بھی موجود ہو لیکن کسی مصلحت سے معاملات زمانہ میں کلی طور سے دخل انداز نہ ہو۔ جیسا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس برس تک صبر و سکون سے گزارے اور اپنی آنکھوں سے ہر قسم کا ظلم و ستم دیکھتے رہے۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ خدائی زمین ایک لمحہ کے لئے اس کی حجت سے خالی ہو۔

امام عصر پر اہل سنت کی شہادتیں

اہل سنت والجماعت کی حسب ذیل کتب معتبرہ میں امام منتظر کے متعلق احادیث ملتی ہیں :-

(۱) صحیح بخاری پ ۱۴ ص ۳۹۹
(۲) صحیح مسلم جلد ۲ ص ۹۵
(۳) صحیح ترمذی ص ۲۷۰
(۴) صحیح ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۰
(۵) صحیح ابن ماجہ ص ۲۴ و ص ۳۰۹
(۶) جامع صغیر ص ۱۳۴
(۷) کنوز الحقائق ص ۹۰
(۸) مستدرک حاکم ص ۴۲۲ و ص ۵۱۴
(۹) سبائک الذہب ص ۷۸
(۱۰) مطالب السئول ص ۲۹۳
(۱۱) صواعق محرقہ ص ۱۲۴
(۱۲) تذکرہ خواص ص ۲۰۴
(۱۳) شواہد النبوۃ ص ۳۱۲
(۱۴) نور الابصار ص ۱۵۲

آپ کا اسم مبارک، کنیت اور القاب

امام صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کا اسم مبارک اور کنیت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام و کنیت پر ابوالقاسم (م ح م د) ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے خلفا کا آخری مہدی ہوگا۔

جس کا نام میرے نام اور کنیت میری کنیت کے مطابق ہو گی۔ اس میں بعض مصلحت اندیش راویوں نے یہ اضافہ اور کر دیا کہ اس کے والد کا نام بھی میرے والد کے نام پر ہو گا۔ آپ کے القاب حجت، مہدی، صاحب امر، خلف صالح، قائم، منتظر، امام عصر اور صاحب الزمان ہیں۔

حلیہ مبارک

کتاب اکمال الدین میں شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امام مہدی شکل و شباہت، صورت و سیرت، خصال و اقوال میں بالکل میرے مشابہ ہو گا۔ آپ کے حلیہ کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ آپ کا رنگ گندم گوں، قد میانہ، پیشانی کھلی ہوئی، ابرو گھنے اور باہم پیوستہ، باریک و بلند بینی مبارک، بڑی آنکھیں، چہرہ نورانی ہے۔ داہنے رخسار پہ ایک تل کانہ کوکبُ دُرّیٌ مثل ستارہ کے ضو دیتا ہو گا۔ سینہ چوڑا، کاندھے کھلے ہوئے۔ آپ کی پشت پر یوں مہرِ امامت ثبت ہے جس طرح سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہرِ نبوت تھی۔ آپ کے داہنے بازو پر نورانی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔ جاء الحق وزھق الباطل انّ الباطل کان زھوقاً۔ وقت ظہور آپ کا سن مبارک چالیس سال کا معلوم ہو گا۔

آپ کا نسب نامہ

آپ کے والد بزرگوار امام حسن عسکری علیہ السلام تھے آپ کا نسب نامہ حسب ذیل درج ہے۔

محمد بن امام حسن عسکری بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر (آپ امام حسن سبط رسول الثقلین کے حقیقی نواسے تھے) بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امیر المومنین علیؑ (آپ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی چچا (اور خالہ زاد بھائی تھے) بن ابی طالب (جن کا نام عمران و عبد مناف تحریر ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پدر بزرگوار جناب عبداللہ کے ہم بطن حقیقی بھائی تھے) بن عبدالمطلب (جن کا نام شیبۃ الحمد تحریر ہے) بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی قریشی مکی العربی از نسل حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ۔

امام احمد بن حنبلؒ کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ نسب کو اگر کسی مجنون پر دم کیا جائے تو اسے یقیناً شفا حاصل ہوگی (مسند امام رضا ص۷)

آپ کی والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ معظمہ علیا خاتون حضرت نرجس خاتون ہیں۔ جو یشوعا قیصر روم کی صاحبزادی تھیں۔ ایک خواب کی بنا پر آپ اسلام لائیں۔ امام علی نقیؑ نے ان معظمہ کو حضرت امام حسن عسکریؑ کے سپرد فرمایا۔ پہلے حضرت نرجس کا نام ملیکہ تھا اور مذہب حضرت عیسیٰؑ روح اللہ پر تھیں قیصر روم از نسل شمعون پطرس بن یوحنا حواری حضرت عیسیٰؑ پیغمبر تھا۔ (ماخوذ از مقصود فوق بلگرامی بحوالہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ)

حضرت نرجس اور حضرت امام حسن عسکریؑ کا مزار سامرہ ملک عراق میں ہے۔

آپ کی ولادت

آپ دار السعالیک (سامرا) میں اپنے آبائی مکان میں ۱۵ شعبان المعظم سنہ ۲۵۵ھ بوقت نماز صبح وبروز جمعہ پیدا ہوئے۔ جناب حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقیؑ نے قابلہ کے فرائض انجام دیئے۔ بعض علمائے اہل سنت نے تاریخ ولادت ۸ شعبان اور بعض نے ۲۳ ماہ رمضان بھی بیان کی ہے۔ علامہ قندوزی نے

سلہ بعض علمائے اہلسنت نے سنہ ۲۵۶ھ بھی لکھا ہے اس حساب سے آپ کا سنہ ولادت کلمہ "نور" سے برآمد ہوتا ہے۔

ینابیع المودۃ میں ۱۵ شعبان ہی بیان کی ہے ۔ اور علم تقویم کے لحاظ سے نجوم کی حالت یوں لکھی ہے کہ اس وقت افق سامرا پر قوس میں قران اصغر تھا اور یہ قران قوس کے لحاظ سے چوتھا قران اکبر ہے اور آپ کا طالع برج سرطان میں ۲۵ درجہ پر تھا اور آپ کا زائچہ مبارکہ افق سامرا کے لحاظ سے حسب ذیل ہے جو بعینہ زائچہ حضرت عیسٰی بھی ہے ۔
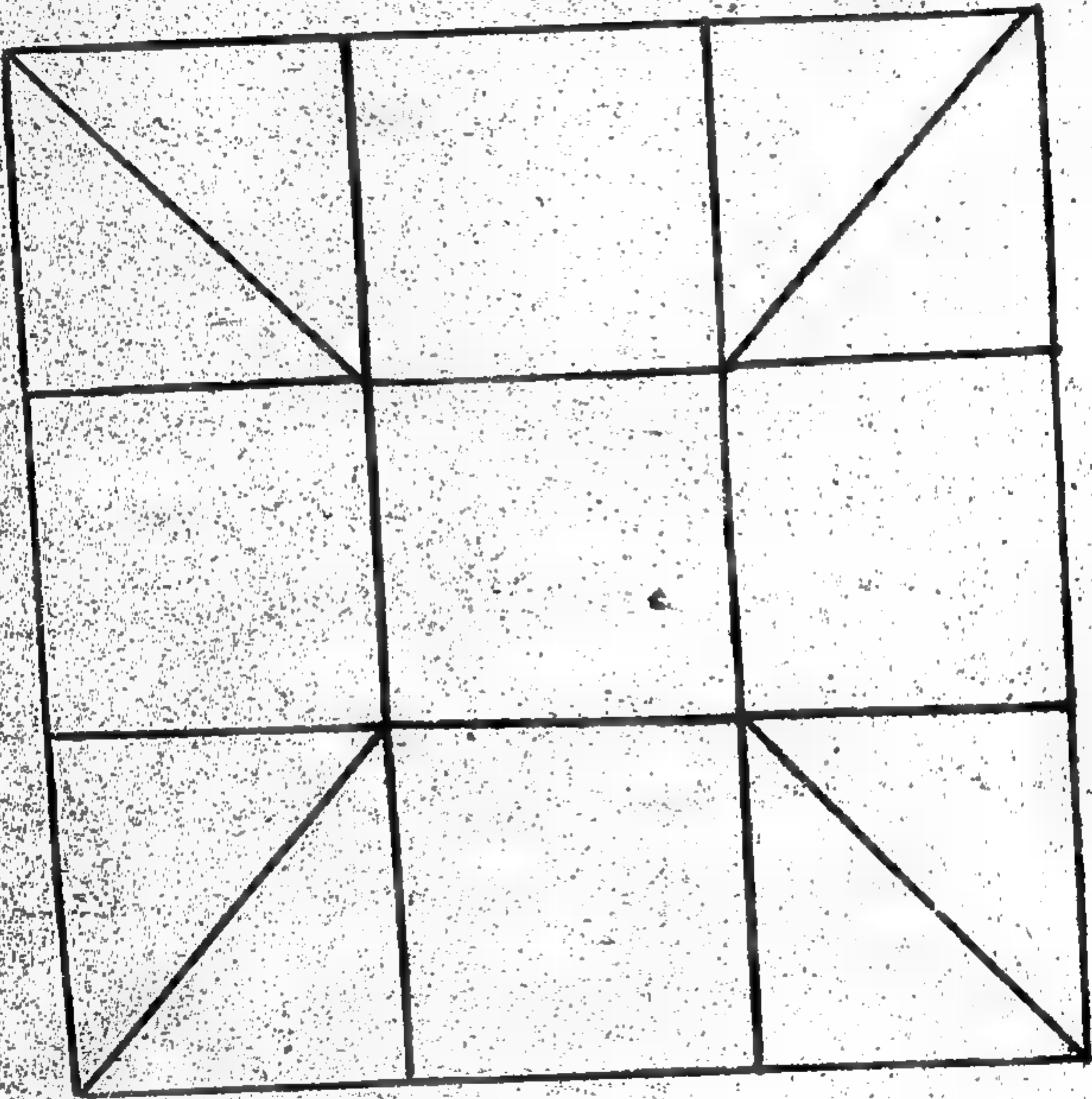
ینابیع المودۃ ط ایران ص ۱۸۴

آپ کی ولادت کے زمانہ میں معتمد عباسی حکومت کر رہا تھا چونکہ حکومتِ وقت اس بارھویں ہادی کی آمد کے خلاف تھی لہذا آپ کی ولادت میں کمال احتیاط برتی گئی یہاں تک کہ پاس والوں پر بھی امام کو اعتماد نہ تھا ان کو بھی نہ بتلایا۔ صرف چند خادم عقید و یاسر و نسیم اس بچہ کی ولادت سے باخبر تھے ایک سال حضرت آغوشِ مادری میں رہے اس کے بعد اپنے پدر بزرگوار

کے پاس رہنے لگے۔ آپ مکان نرجس میں رہتے تھے ہر وقت پردہ پڑا رہتا تھا کوئی آ جا نہ سکتا تھا۔ شب کو مقام استراحت تبدیل ہوا کرتا۔ پانچ برس میں امام حسن عسکری نے جملہ اسرار امامت آپ کو تفویض فرمائے۔

امام حسن عسکری کی شہادت

۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ ۸۷۳ء کو زہر معتمد عباسی سے بمقام سامرہ امام حسن عسکری نے شہادت پائی۔ معتمد نے ظاہرداری سے خون ناحق چھپانے کے لئے اظہار ملال کیا۔ سامرہ میں یوم غم ہوا۔ ستر ہزار کا مجمع نماز جنازہ میں شریک ہوا۔ حکم شاہی سے جب قاضی محمود نماز پڑھانے کے لئے بڑھا تو جعفر بن امام علی نقی خود نماز پڑھانے کو صف کے آگے کھڑے ہو گئے۔ ناگاہ ایک کمسن بچہ نے جعفر کی عبا کا دامن پکڑ کر علیحدہ کر دیا۔ "دو چچا ہٹئے امام کی نماز امام پڑھا سکتا ہے" یہ فرما کر خود نماز پڑھائی اور عصمت سرائین فوراً چلا گیا۔ امام عصر کی امامت کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ اس وقت سے ۱۵ شعبان ۳۲۹ھ تک غیبت صغریٰ کا زمانہ ہے۔ اس کے بعد سے غیبت کبریٰ کا زمانہ اس وقت تک ہے اور تا ظہور رہے گا۔

آپ کا نقشِ خاتم

آپ کا نقش خاتم انا حجۃ اللہ وخالصتہ وبقولے انا حجۃ اللہ وخاصتہ وبقرلے العلم عند اللہ ہے۔ اور حقیر مؤلف کو ایک عمل سے پتہ چلا ہے کہ مہر مبارک بیضاوی ہے۔ اور اس پہ ھو اللہ القائم بامرہ کندہ ہے۔

نواب اربعہ

غیبت صغریٰ کے زمانہ میں وہی نظام امامت تھا جو امام علی نقی و

امام حسن عسکریؑ کے زمانہ میں تھا۔ یعنی سفراء و نائبین کے ذریعہ رابطہ قائم
حضرت حجت کے زمانہ میں نواب اربعہ پر اس نیابت و سفارت کا خاتمہ
گیا۔ آپ کے چار خاص نائب تھے۔

(۱) ابو عمرو عثمان بن سعید عسکری اسدی عمروی۔ آپ قبیلہ بنی اسد میں سے
قریہ عسکر کے رہنے والے روغن فروشی کرتے تھے۔ اس لئے زیات بھی
جاتے تھے۔ دشمنوں کے خوف سے اموال خیریہ خمس مشکیزہ روغن میں
رکھکر امام تک پہنچاتے تھے۔ اپنے دادا جعفر عمروی کے نام پر ان کو
عمروی کہتے تھے۔ ان کو بالترتیب امام علی نقیؑ امام حسن عسکریؑ اور
امام عصر علیہم السلام کی نیابت اور سفارت کا منصب حاصل رہے۔ آپ
نے سنہ ۲۹۵ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار اقدس بغداد سوق المیدان میں
عقب جنرل پوسٹ آفس واقع ہے۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں جب حقیر مشرف بہ زیارت
ہوا تھا اس وقت نیا روضہ بنا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے
درجہ سفارت پر فائز ہوئے۔

(۲) ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید عسکری خلانی۔ آپ اپنے والد عثمان بن سعید
کے بعد بحکم امام عصر نائب خاص مقرر ہوئے۔ جمادی الاول سنہ ۳۰۵ھ میں
وفات پائی۔ آپ بھی بغداد باب الشیخ (جس کو باب الکوفہ بھی کہتے
ہیں) میں اپنے مکان میں دفن ہوئے۔

(۳) ابو القاسم حسین بن روح۔ یہ محمد بن عثمان کے مخصوصین میں سے تھے۔ ان
کی وقت وفات پائین پا بیٹھے تھے اور ان کے ایک اور صحابی جعفر بن احمد
بالائے سر تشریف فرما تھے۔ مؤخر الذکر کو عثمان بن سعید سے اتنا قرب
حاصل تھا کہ لوگوں کو یہی گمان تھا کہ ان کے بعد یہی جانشین ہوں گے۔ کہ
ایک مرتبہ عثمان نے جعفر کی طرف منہ پھیر کے فرمایا و مجھ کو حکم ہوا
ہے کہ حسین بن روح کو اپنا وصی بناؤں اور تمام امور ان کے سپرد کر

فرمایا. یہ سنتے ہی جعفر عثمان کے سرہانے سے اٹھے اور حسین بن روح کو اپنی جگہ لا بٹھایا۔

آپ کے خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ جمہور مسلمین کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے تھے کہ مذاہب اربعہ میں سے ہر ایک کو گمان تھا کہ آپ انہی میں سے ہیں۔ ۳۲۶ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار محلہ شورجہ بغداد میں واقع ہے جہاں اب ایک شاندار روضہ اور مسجد بنا دی گئی ہے۔ زائرین ہر وقت آتے رہتے ہیں۔ شب نیمہ شعبان میں وقت فجر آپ ہی کا نام لیکر صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ سپرد آب کیا جاتا ہے۔

(۴) ابوالحسن علی بن محمد سمری۔ آپ امام اخیر کے آخری نائب خاص ہیں۔ آپ نے ۳۲۹ھ میں وفات پائی۔ انگلستان میں اس وقت شاہ اڈمنڈ اول اور ہندوستان میں جیپال بن سلکھن مہاراجہ حکومت کرتا تھا۔

آخری توقیع

حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے قلم مبارک سے جو آخری توقیع برآمد ہوئی وہ حسب ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا علی بن محمد السمری اعظم اللہ اجر اخوانك فیك فانك میت ما بینك و بین ستة ایام فاجمع امرك ولا توص الی احد فیقوم مقامك بعد وفاتك فقد وقعت الغیبة التامة فلا ظهور الا بعد اذن اللہ تعالیٰ ذکرہ و ذلك بعد طول الامد و قسوة القلوب و امتلاء الارض جورا و سیاتی من شیعتی من یدعی المشاهدة قبل خروج السفیانی والصیحة فهو کذاب مفتر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

اے علی بن محمد سمری! خدا تمہارے بارے میں تمہارے بھائیوں کے اجر کو عظیم کرے کیونکہ تم چھ روز کے اندر مرنے والے ہو۔ پس اپنے معاملات کو اکٹھا کر لو اور کسی کو اپنا وصی نہ بنانا جو تمہاری وفات کے بعد تمہاری جگہ پر بیٹھے کیونکہ اب غیبتِ کبریٰ واقع ہو گئی ہے۔ اب اللہ کے اذن کے بعد ہی ظہور ہو گا اور یہ اس وقت ہو گا جب مدت دراز گزر جائے گی۔ دل سخت ہو جائیں گے۔ اور زمین ظلم سے بھر جائے گی اور عنقریب میرے شیعوں سے کچھ افراد ایسے آئیں گے جو میری رویت کا ادعا کریں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خروج سفیانی کے پہلے جو شخص میری رویت کا ادعا کرے وہ کذاب و مفتری ہے اور کوئی طاقت و قوت نہیں ہے سوائے خدائے عظیم کی طاقت و قوت کے۔

علی بن محمد سمری کی وفات ۳۲۹ھ میں واقع ہوئی۔ اس لحاظ سے غیبت صغریٰ و نیابتِ خاصہ کا زمانہ قریب ۷۴ سال کے ہے۔ جس میں تقریباً ۴۸ سال عثمان بن سعید و محمد بن سعید دونوں باپ بیٹوں کی نیابت کے اور تقریباً ۲۶ سال حسین بن روح و علی بن محمد کی نیابت کے گذرے۔ اس کے بعد حضرت کی سفارت خاصہ منقطع ہوئی اور غیبتِ کبریٰ واقع ہو گئی۔ لہٰذا بعد ازاں جو بھی سفارتِ خاصہ کا دعویدار ہو وہ جھوٹا ہے جیسا کہ حضرت نے فرمایا البتہ غیبتِ کبریٰ کے زمانہ میں آپ کے نائبین و سفراء بالعموم مجتہدین کرام و فقہائے عظام ہیں جیسا کہ حضرت نے اسحاق بن یعقوب کے جواب تحریر فرمایا کہ

اب جو واقعات پیش آئیں ان میں ہمارے احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کرنا۔ یا جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

" دیکھو تم میں سے کون ایسا ہے جو ہماری حدیثوں کی روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال و حرام پر اس کی نظر ہے اور ہمارے احکام کو جانتا ہے تو میں نے اس کو تم پر حاکم قرار دیا ہے۔ لہٰذا جب بھی وہ ہمارے حکم کے ساتھ حکم کرے اور اسکی

تعمیل نہ کی جائے تو ایسا ہے جیسے ہمارے فرمان کی توہین کی گئی۔ اور ہماری رد کی گئی اور ہماری رد کرنے والا اللہ کی رد کرنے والا ہے اور وہ مشرک کی تعریف میں آتا ہے۔"

اور دوسری روایت میں ہے کہ۔

مَجَارِی الْاُمُوْرِ بِیَدِ الْعُلَمَاءِ الْاُمَنَاءِ عَلٰی حَلَالِہٖ وَحَرَامِہٖ

تمام امور کی باگ ڈور علمائے ربانی کے ہاتھ میں ہے جو اللہ کے حلال و حرام کے امین ہیں۔

چونکہ غیبت کبریٰ میں کار نیابت حضرت حجت ارواح العٰلمین لہ الفدا علمائے اعلام اور مجتہدین عظام کے کاندھوں پر ہے اور وہی اس عظیم ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں جس سے آج تک مذہب حق باقی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض چیدہ چیدہ ہستیوں کا ذکر کیا جائے۔

علمائے مذہب اثنا عشریہ رحمہم اللہ تعالیٰ

کلینی رحمہ اللہ تعالیٰ

علامہ محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ وفات ۳۲۹ھ۔ منتہی المقال میں ہے کہ آپ نے کافی بیس برس میں تالیف کی۔ رجال علامہ طباطبائی میں ہے کہ کافی میں اتنی حدیثیں ہیں جو مجموعہ احادیث صحاح ستہ اہلسنت سے زیادہ ہیں۔ اور لولوۃ البحرین سے نقل کرتے ہیں کہ کل احادیث کافی ۱۶۱۹۹ ہیں شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے (۶۹) برس بعد شہادت امام حسن عسکری علیہ السلام انتقال کیا۔ یعنی بعض ایام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور کل زمانہ غیبت صغریٰ دیکھا۔

آپ کی وفات ۳۲۹ھ میں بمقام بغداد ہوئی۔ اسی سال والد شیخ صدوق یعنی علی بن الحسین بابویہ نے و نیز جناب علی بن محمد السمری رحمۃ اللہ علیہ نائب آخر امام عصر نے انتقال فرمایا۔ اور غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوا۔ کافی کے متعلق روضات الجنات میں ہے کہ امام عصر نے فرمایا۔ کَافٍ لِشِیْعَتِنَا"

اور اسی کتاب میں ہے کہ حاکم بغداد نے آپ کی قبر کھدوائی تو کفن پر بھی داغ نہ لگا تھا۔ چنانچہ اس نے قبہ تعمیر کرا دیا۔ آپ کی شہرت جزیرۂ خضرا میں بھی ہے۔

ابن بابویہ علیہ الرحمہ

علامہ علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہؒ (والد شیخ صدوق)

وفات ۳۲۹ھ۔ ابن بابویہ نے قم میں منصور ابن حلاج کو دعویٰ وکالت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام پر ذلیل و خوار کیا اور وہ قم سے نکل گیا۔ اور کلمہ طیبہ و روضات الجنات اور لؤلؤہ میں احتجاج طبرسی سے نقل کیا ہے۔ کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے نامہ لکھا۔ علی بن بابویہ کو اور بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ تحریر فرمایا۔

اوصیك یا شیخی و معتمدی و فقیهی ابا الحسن علی بن الحسین القمی وفقك الله لمرضاته وجعل من صلبك اولادا صالحین بتقوی الله.

پھر آخر میں تحریر فرماتے ہیں۔

فاصبر یا شیخی وامر جمیع شیعتی بالصبر.

تا آنکہ تحریر فرمایا۔

والسلام علیك وعلی جمیع شیعتنا ورحمة الله وبرکاته.

یعنی اے میرے شیخ و معتمد و فقیہ ابو الحسن علی بن حسین قمی خدا تم کو اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اور تمہاری صلب سے بھی نیک اولاد پیدا کرے۔ میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اے میرے شیخ صبر کرو۔ اور تمام شیعوں کو صبر کی تلقین کرو۔ تم پر سلام ہو اور ہمارے تمام شیعوں پر سلام ہو۔

منتہی المقال میں کہ ابن بابویہ نے جناب حسین بن روحؒ نائب سوم امام عصرؑ سے ملاقات کی اور پھر ان کو خط لکھا بدست علی بن جعفر الاسود۔ اور اس میں لکھا کہ یہ رقعہ میرا جناب صاحب امر علیہ السلام تک پہنچا دو۔ اور رقعہ میں

لکھا تھا کہ آپ میرے لئے دعائے عطائے فرزند فرمائیں۔ جواب ملا کہ دعا مستجاب ہوئی۔ دو پسر نیک بخت پیدا ہوں گے۔ (۱) ابو جعفر محمد شیخ صدوق (۲) ابو عبداللہ ابن بابویہ نے جس سال انتقال فرمایا اس سال ستارے بہت ٹوٹے۔

کلینی رح علی بن محمد سمری رح وکیل آخر صاحب الزمان علیہ السلام نے بھی اسی سال انتقال فرمایا۔ بعض اصحاب شیعہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ خدمت علی بن محمد سمری میں بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا کہ خدا رحم کرے علی بن بابویہ پر۔ کسی نے کہا وہ زندہ ہیں۔ فرمایا کہ آج وہ انتقال کر گئے۔ وہ دن لکھ لیا گیا۔ خبر آئی تو معلوم ہوا کہ اسی تاریخ انتقال فرمایا۔ ۳۲۹ھ (سنہ وفات)

شیخ صدوق

علامہ محمد بن بابویہ یعنی شیخ صدوق رح
(مؤلف کتاب من لایحضرہ الفقیہ)

انوار نعمانیہ تالیف محدث شہیر سید نعمت اللہ جزائری رحمۃ اللہ علیہ میں ہے شیخ صدوق کا نام بھی حضرت حجت نے رکھا تھا۔ ناحیہ مقدسہ سے جو توقیع صادر ہوئی تھی اس کے الفاظ یہ تھے۔

قَدْ قبل اللّٰه الدّعاء وسیُولد لك ولدانِ

لہ رسالہ تبصرۃ الایمان مؤلفہ محمد مہدی بن سید طالب علی جونپوری میں ہے کہ علی بن الحسین ابن بابویہ والد شیخ صدوق کے کوئی اولاد نہ ہوتی تھی اور یہ علی بن الحسین اجلا و اعاظم اصحاب سے تھے۔ دختر عم محمد بن موسیٰ بن بابویہ سے ان کی شادی ہوئی تھی بعر یضہ حضرت حجہ کی خدمت میں لکھا اور بتوسط ابوالقاسم بن روح عرض داستدعا کی کہ اولاد ذکور سے کرامت ہو۔ جواب عریضہ بخط مبارک تحریر فرمایا۔ اس میں لکھا تھا۔

انك لا ترزق من هذه وستملك جارية ديلمية وترزق منها ولدين خيرين صالحين فقيهين فاضلين.

(ترجمہ) اس عورت سے تم صاحب اولاد نہ ہو گے۔ اور قریب ہے کہ تمہارے عقد میں کنیز دیلمیہ آئے جس سے دو پسر صاحب خیر۔ نیکوکار۔ فقیہ اور فاضل پیدا ہوں گے

فَسَمِّ اَحَدَهُمَا مُحَمَّدًا وَالْاٰخَرَ حُسَیْنًا۔ اللہ نے دُعا سن لی اور عنقریب تمہارے یہاں دو فرزند پیدا ہوں گے۔ ایک کا نام محمد دوسرے کا حسین رکھنا۔ یہ توقیع مقدس شیخ صدوق کے پاس تھی اور وہ اس پر فخر کرتے تھے۔ شیخ صدوق نے ۳۸۱ھ میں انتقال فرمایا۔ رے میں دفن ہوئے۔ زمانہ فتح علی شاہ قاچار میں بارش کی وجہ سے ان کی قبر میں سوراخ ہوگیا۔ مرمت کیلئے قبر کھودی گئی تو آپ کا بدن صحیح و سالم تھا۔ ناخنوں پر اثر خضاب تھا۔ یہ واقعہ ۱۲۳۸ھ کا ہے۔ بادشاہ مع اعیان سلطنت وہاں سے گئے۔ روضہ مزین تعمیر کرایا۔ آپ کی شہرت جزیرہ خضرا میں ہے۔

شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی" (مؤلف تہذیب و استبصار)

ولادت ۳۸۵ھ وفات ۴۶۰ھ۔ آپ کے فخر کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مذہب شیعہ کی شہرۂ آفاق کتب اربعہ میں سے دو کے آپ مؤلف ہیں۔ شیخ مفید" سید مرتضیٰ سے تلمذ حاصل ہے۔ چنانچہ پانچ سال شیخ مفید" کے ساتھ۔ اٹھائیس سال سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے ساتھ گزارے۔ سید رحمہ اللہ کی وفات کے بعد چوبیس سال زندہ رہے۔ خلفا کی طرف سے آپ کو کرسی ملی تھی جس پر بیٹھ کر آپ خاص و عام کے سامنے علمی مباحثے کرتے تھے۔ آپ کی تفاسیر آسمان علم پر چاند و سورج کی طرح درخشاں ہیں۔ تفسیر میں تبیان، حدیث میں تہذیب و استبصار۔ فقہ میں نہایہ، مبسوط، خلاف، کتاب الجمل، والعقود، اصول میں عدہ، رجال میں فہرست، الاختیار۔ کلام میں تلخیص الشافی اور مفصح فی الامامۃ اور کتاب الغیبۃ۔ عبادات میں مصباح متہجد اور مختصر مصباح۔ آخر عمر میں نجف اشرف سکونت اختیار کی۔ چنانچہ مقابل روضہ مبارکہ شاہ نجف اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ جہاں آج ایک عظیم الشان مسجد "مسجد طوسی" کے نام سے مشہور ہے۔

شیخ مفید علیہ الرحمۃ

ابو عبد اللہ محمد بن نعمان بغدادی معروف بہ شیخ مفید۔ ولادت ۳۳۶ھ

وفات ۴۱۳ھ۔ آپ کی ریاست پر سب کا اجماع تھا۔ آپکا علم وفضل وفقہ وعدالت موافق مخالف سب کے نزدیک مسلم تھی۔ حدیث وفقہ کلام میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ علمائے اہل سنت نے آپ کی تعریف حسب ذیل الفاظ میں کی ہے:۔

"یہ شیعوں کے شیخ المشائخ، رئیس کلام وفقہ مناظرہ تھے۔ ہر مذہب وملت والوں سے مناظرہ کرتے تھے۔ بہت خیرات دینے والے، بہت خشوع کرنے والے اور کثیر الصلوٰۃ وصوم تھے۔ لباس معمولی پہنتے۔ بوڑھے سبزہ رنگ لاغر اندام تھے ۷۶ سال زندگی کی۔ آپ کی تصانیف کی تعداد دو سو سے زیادہ ہے۔ آپ کے جنازہ میں ستر ہزار رافضیوں نے مشایعت کی۔ اپنے وقت کے بڑے زاہدوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ اور ہر وقت علم کی طرف متوجہ رہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی شیعہ امامی ایسا نہیں جس پر ان کا احسان نہ ہو۔ شریف ابویعلی جعفری جو شیخ مفیدؒ کے داماد تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ شیخ مفیدؒ رات کو ذرا سی دیر کے لئے پلک جھپکا لیتے تھے۔ اس کے بعد ساری رات نماز یا مطالعہ یا تلاوتِ قرآن شریف میں بسر کر دیتے تھے۔" انتہیٰ

علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے آپ کی نماز جنازہ میدان اشنان بغداد میں ادا کی۔ شیخ طوسیؒ فرماتے ہیں کہ جس قدر تشییع اور گریہ وبکا مفیدؒ کی وفات کے روز ہوا۔ ایسا پھر کبھی نہیں دیکھا گیا۔ آپ کے جنازہ پر ہر موافق ومخالف گریہ کر رہا تھا۔ روضہ کاظمین میں آپ کا مزار ہے۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر حسب ذیل مرثیہ خود بخود لکھا ہوا پایا گیا۔ جس کے متعلق علماء نے فرمایا ہے کہ یہ خود صاحب الزمان علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

لاصوت الناعی بفقدک انہ
یوم علی آل الرسول عظیم
ان کنت قد غبت فی حدث الثری
فالعدل والتوحید فیک مقیم
والقائم المہدی یفرح کلما
تلیت علیک من الدروس علوم

سیّد مرتضیٰ علم الہدیٰ

ابوالقاسم علی بن حسین مرتضیٰ علم الہدیٰ۔ ولادت ۳۵۵ھ و وفات ۴۳۶ھ
علم الہدیٰ کا لقب خود امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا عطا کردہ[1] ہے۔
آپ کا سلسلہ نسب صرف پانچ واسطوں سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ علم و ادب و فقہ و اصول و تفسیر تمام علوم میں استاد زمانہ تھے۔ ہر فن میں آپ کی کتابیں آج تک شہرہ آفاق سمجھی جاتی ہیں۔ موافق و مخالف ہر ایک کو آپ کی بزرگی و شرف و قابلیت کا معترف ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں آپ کی مدح کی ہے۔ اور آپ سے اخبار نقل کی ہیں۔

---

[1] وزیر ابوسعید بیمار ہوا۔ تو اس نے خواب میں حضرت امیر المومنینؑ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ کہ علم الہدیٰ سے کہو کہ وہ تم پر دم کر دیں تاکہ تم اس مرض سے نجات حاصل کرو۔ وزیر مذکور نے کہا کہ کون علم الہدیٰ؟ حضرت نے ارشاد فرمایا علی بن الحسین موسوی وزیر یہ رویائے صادقہ دیکھ کر بیدار ہوا۔ اور اس نے سید مرتضیٰ کو خط لکھا۔ مگر سید علیہ الرحمہ نے جواب دیا کہ میں اس لقب کے لائق نہیں ہوں۔ جب یہ خبر خلیفہ قادر باللہ کو معلوم ہوئی تو اس نے خط لکھا کہ یہ لقب آپ کے جد نے آپ کو عطا فرمایا ہے اس کو قبول کر لیں۔ (کنیٰ والالقاب)

ابن خلکان لکھتا ہے :۔

"آپ طالبین کے نقیب (سردار) علم کلام و ادب و شعر میں امام مانے جاتے تھے۔ آپ سید رضی جامع نہج البلاغہ کے بھائی ہیں"

شیخ عزالدین احمد بن مقبل کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ سید مرتضیٰ اعربوں سے زیادہ عربی کے عالم تھے تو وہ گنہگار نہ ہوگا۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی سید مرتضیٰ کا نام نامی پڑھتے تھے تو صلوات اللہ علیہ ضرور کہتے تھے۔ اور اپنے شاگردوں کی طرف متوجہ ہو کر کہتے تھے کہ مرتضیٰ پر صلوات کیونکر نہ بھیجی جائے! آپ نے اپنی وفات کے بعد ۸۰ ہزار کتابیں چھوڑیں جو یا تو آپ کی تصنیف تھیں یا آپ ان کا مطالعہ کر چکے تھے۔

ایک کتاب آپ کی تصنیف ہے جس کا نام "ثمانین" (یعنی اسّی[۸۰]) ہے اسی طرح ہر چیز جو آپ نے چھوڑی اس کی تعداد اسّی تک پہنچتی ہے۔ عمر بھی آپ کی ۸۰ سال اور چند ماہ تھی۔ اس لئے آپ کا ایک لقب ثمانینی بھی ہے۔ حکومت میں آپ اتنے محترم تھے کہ منصب قضا اور امارت حج و حرمین پر پورے ۳۰ سال فائز رہے بغداد میں وفات پائی۔ روضہ کاظمین کے پاس سونپے گئے۔ پھر آپ کا جسد مبارک کربلائے معلیٰ لے جا کر دفنایا گیا۔ آپ کی حسب ذیل مشہور کتابیں ہیں :۔

شافی (بحث امامت میں) ذخیرہ۔ جمل العلم والعمل۔ ذریعہ۔ کتاب الطیف والخیال۔ کتاب الشیب والشاب۔ کتاب الغرر والدرر۔ تنزیہ الانبیاء

آپ کا ایک عظیم دیوان بھی ہے جس میں بیس ہزار سے زیادہ شعر ہیں۔ صفحات گذشتہ میں گذر چکا ہے کہ شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسیؒ کو آپ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔

(کنیٰ والالقاب)

شریف الرضی (جامع نہج البلاغہ)

ابوالحسن محمد بن حسین ملقب بہ شریف رضی۔ ولادت سنہ ۳۵۹ھ وفات سنہ ۴۰۶ھ

برادر سید مرتضٰی علم الہدیٰ سابق الذکر۔ یہ دونوں بھائی آسمانِ شیعیت کے آفتاب وماہتاب ہو کر چمکے، جیسا ان دو بھائیوں نے دنیاوی اور اخروی عروج پایا ان کے بعد کسی کو نصیب نہ ہوا۔ آپ کا لقب اشعر الطالبین بھی ہے۔ حافظ قرآن بھی تھے۔ مقام علمی اسی سے ظاہر و باہر ہے کہ آپ کی جمع کردہ کتاب نہج البلاغہ کے متعلق آج تک بعض علمائے اہلسنت کو شبہ ہے کہ یہ آپ کی تصنیف ہے حالانکہ یہ شبہ بے بنیاد ہے کیونکہ آپ نے جو کچھ اس میں جمع کیا ہے وہ سید رضیؒ کی ولادت سے قبل خود اہلسنت کی کتب میں متفرقاً موجود تھا۔

ان دونوں بھائیوں کی جلالت قدر پر یہ واقعہ کافی ہے کہ جو ابن ابوالحدید معتزلی شارح نہج البلاغہ نے تحریر کیا ہے۔ کہ ایک رات کو شیخ مفیدؒ نے خواب میں دیکھا کہ وہ محلہ کرخ کی مسجد میں بیٹھے ہیں ناگاہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ حسن و حسین علیہما السلام کی انگلیاں پکڑے اندر داخل ہوئیں اور دونوں شہزادوں کو شیخ مفیدؒ کے سپرد فرمایا۔ کہ ان کو فقہ کی تعلیم دو۔ یہ خواب دیکھ کر شیخ مفید چونک پڑے اور صبح تک بڑے حیران رہے۔ جس وقت صبح طالع ہوئی اور شیخ مسجد میں درس دینے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک معظمہ کنیزوں کے جھرمٹ میں داخل مسجد ہوئیں۔ دو صاحبزادے ان کی انگلیاں تھامے ہوئے تھے۔ شیخ مفید ان کو دیکھتے ہی سروقد تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس خاتون نے فرمایا کہ شیخ! ان بچوں کو تمہارے پاس اس لئے لائی ہوں کہ تم ان کو فقہ کی تعلیم دو۔ یہ خاتون سید مرتضٰی و سید رضی کی والدہ فاطمہ بنت حسین تھیں۔ یہ سنکر شیخ مفیدؒ رونے لگے اور اپنا خواب بیان کیا۔

آپ نے بغداد میں وفات پائی۔ روضہ کاظمین کے پاس ایک خوبصورت مسجد میں آپ کا مزار زیارت گاہ خواص و عوام ہے۔ آپ کے جنازہ پر سید مرتضٰی شدت غم کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ بلکہ ان کی وفات ہونے میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے روضہ پر چلے گئے۔ اور وہاں روتے رہے۔ بھائی کے

ذامِن سید رضی نے جو مرثیہ کہا ہے اس کے دو شعر یہاں پر نقل کیے جاتے ہیں :-

ا الرجال بقیعة جذمت یدی ۔۔۔ ووددت لو ذہبت علی براسی

لله عمرک من قصیر طاہر ۔۔۔ ولرب عمر طال بادناس

یعنی مجھ پر ایسی مصیبت پڑی جس نے میرے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے کاش کہ اس کے بدلہ میرا سر کٹ جاتا ۔ ہائے کس کمسنی میں تجھ کو موت آ گئی۔ درانحالیکہ تم پاک و پاکیزہ رہے ۔ اور کتنے لوگ اپنی طویل عمر برائیوں سے وابستہ کر دیتے ہیں ۔

نصیر الدین طوسی

نصیر الدین محمد بن محمد طوسی مشہور بہ محقق طوسی ۔ ولادت ۵۹۷ھ وفات ۶۷۲ھ ۔ فلسفہ و منطق و ہیئت جغرافیہ میں یگانہ روزگار تھے آپ کے علم و فضل کے آگے موالف و مخالف کی گردنیں خم تھیں ۔ علامہ علی حلبی فرد فرید آپ کی شاگردی تھی ۔ بمقام طوس میں پیدا ہوئے وہیں بڑھے پڑھے اور کمال حاصل کیا ۔ آپ نے علم کلام کی مشہور کتاب تالیف فرمائی ۔ جس کا نام تجرید الکلام ہے ۔ جس کی ایک شرح علامہ حلی نے دوسری شرح سنّی عالم قوشجی نے تحریر کی ہے ۔ اور اس میں یہ الفاظ اس کتاب کی تعریف کی ہے ۔

" یہ کتاب عجائب و غرائب سے بھری ہوئی ہے ۔ حجم میں کم ہے علم میں زیادہ ہے ۔ آئمہ فن میں مقبول ہے آج تک علماء نے ایسی کتاب نہیں دیکھی ۔ یہ کتاب دوپہر کے سورج کی طرح درخشاں ہے ۔ "

اس کے علاوہ حسب ذیل کتب بھی آپ کی تصنیف ہیں :-

تذکرہ نصیریہ (ہیئت) ۔ اخلاق ناصریہ ۔ آدابِ متعلمین ۔ اوصاف الاشراف ۔ قواعد العقائد ۔ تحریر المجسطی ۔ تحریر اصول ہندسہ ۔ تلخیص المحصل ۔ حل مشکلات اشارات ابن سینا ۔

آپ ہی اسلام میں وہ پہلے عالم ہیں جنہوں نے مراغہ میں ایک عظیم الشان رصدگاہ

مطالعہ نجوم کرنے کے لئے تعمیر کی تھی۔ اس رصدگاہ میں ایک کتب خانہ تھا جس
۴ لاکھ سے زیادہ نادر روزگار کتابیں تھیں۔ اس رصدگاہ میں بہت سے علماء آپ
کے معاون تھے مثلاً قطب الدین شیرازی موید الدین عروضی وغیرہ۔

آپ کے علم واخلاق کا یہ حال تھا کہ ایک شخص نے ایک دفعہ آپ کو ایک خط
بھیجا جس میں آپ کو (معاذ اللہ) کلب بن کلب سے خطاب کیا گیا تھا۔ یہ خط دیکھ
آپ نے بالکل برا نہ منایا۔ قلم اٹھا کر تحریر فرمایا۔ تمہارا مجھ کو کلب بن کلب کہنا
نہیں ہے۔ کیونکہ کتا ایک چوپایا ہے بھونکنے والا، لمبے ناخن والا، اس کے برخلاف
میں راست قامت، نمایاں پوست، عریض ناخن والا، ناطق و ضاحک ہوں
تو میرے فصول ہیں خواص اس کے علاوہ ہیں۔ وہ شخص یہ جواب پا کر خجل ہو
بغداد میں انتقال کیا۔ جوار امام موسیٰ کاظم اور محمد جواد علیہما السلام میں دفن ہوئے
رحمہ اللہ تعالیٰ۔

علامہ حلیؒ

شیخ جمال الدین ابو منصور حسن بن یوسف بن علی بن مطہر حلیؒ۔ ولادت سنہ ۶۴۸
وفات سنہ ۷۲۶ھ علم وفضل کے اس درجہ پر فائز ہوئے کہ جب بھی مطلقاً علامہ کہا جا
تو اس سے علامہ حلی مراد ہوتے ہیں۔ رئیس علمائے شیعہ اور مجدد ملت جعفریہ تھے
کمسنی میں درجہ علم واجتہاد پر فائز ہو گئے۔ نصیر الدین طوسیؒ کے شاگرد تھے۔ بغداد میں
شاہ خدا بندہ کے دربار میں طلب کئے گئے علمائے اہل سنت سے زبردست مناظرہ
ہوا جس میں بڑی خوبصورتی سے مذہب جعفری کی اولیت اور مذاہب اربعہ (حنفی
شافعی، مالکی، حنبلی) کا ناحق ثابت فرمایا۔ نتیجہ میں خدابندہ نے مذہب حق قبول کیا۔ آپ
کے تالیفات میں قواعد، تبصرہ، تذکرہ، مختلف الشیعہ، منتہی، تحریر (فقہ) شرح
تجرید (کلام) کشف الیقین (فضائل امیر المومنینؑ) ہیں۔ ایک کتاب مسمی بہ الفین تحریر
فرمائی ہے جس میں حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلافصل پر پوری دو ہزار دلیلیں

...لع کی ہیں

نجف اشرف میں حضرت علی علیہ السلام کے زیر منارہ مزار شریف ہے۔

شہید اوّل رح

شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن جمال الدین مکی دمشقی عاملی مولف کتاب لمعہ دمشقیہ ولادت ۷۳۴ھ وفات ۷۸۶ھ۔ مکہ و مدینہ بغداد و دمشق میں چالیس سال تک درس و تدریس میں مشغول رہے۔ محبت اہل بیت میں قید کئے گئے۔ ایک سال تک قلعہ شام میں حبس رہے۔ قید خانہ ہی میں اپنی مشہور کتاب لمعہ دمشقیہ تالیف فرمائی۔ اس وقت آپ کے پاس مختصر النافع کے علاوہ اور کوئی کتاب نہ تھی۔ آخر میں قاضی برہان الدین مالکی و عباد بن جماعۃ شافعی کے فتوے پر بیدمر و شاہ دمشق کے حکم سے آپ کو سزائے موت سنائی گئی۔ کچھ جھوٹے الزامات عائد کئے گئے۔ اور کہا کہ اگر توبہ کر لو تو آزاد کر دیا جائے گا۔ آپ نے الزامات اور توبہ دونوں سے انکار کیا۔ آخر میں آپ کو پہلے تلوار سے قتل کیا گیا پھر لاش دار پر کھینچی گئی۔ اس کے بعد جلا دی گئی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ مالکی صاحب نے پہلے وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی بعد از اں شیخ کے قتل کا فتوےٰ دیا تھا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

آپ کے تصانیف میں سے لمعہ دمشقیہ، ذکریٰ، دروس، غایۃ المراد، قواعد، وغیرہ ہیں۔

شہید ثانی رح

شیخ زین الدین بن نور الدین عاملی معروف بہ شہید ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ولادت ۹۱۱ھ وفات ۹۶۵ھ مشہور علمائے شیعہ میں سے ہیں۔ فریقین کی فقہ و حدیث و تفسیر پر عبور کامل رکھتے تھے۔ شام و حجاز و مصر کے فقہاء سے استفادہ کیا۔ کمال حاصل کرنے کے بعد قسطنطنیہ آئے اور ۱۸ روز میں ایک رسالہ لکھ کر قاضی شہر کی خدمت میں پیش کیا۔

یہ قاضی ایک مرد فاضل تھا اس نے شیخ کی کافی قدر کی۔ اور خود بھی کئی مباحثے کر کے اطمینان کر لیا۔ تو حکومت وقت سے سفارش کر دی چنانچہ حکومت سے آپ کا وظیفہ معین ہو گیا اور بعلبک کا ایک مدرسہ سپرد کر دیا گیا جہاں آپ مذاہب خمسہ کی تدریس کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ شہرت اتنی بڑھی کہ ہر فرقے کے مفتی اعظم مانے جانے لگے اس کے باوجود تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ رات کو متعلقین کے لئے سودا سلف خریدتے تھے۔ صبح کو مسجد میں نماز پڑھا کر جب درس و تدریس کے لئے بیٹھتے تو معلوم ہوتا کہ علم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ ساری عمر تقیہ میں بسر کی۔ آخر میں یہ راز فاش ہوا۔ یہ وہ تھا کہ شرح لمعہ کی تالیف میں مشغول تھے۔ خواب میں سید مرتضیٰ علم الہدیٰؒ کو دیکھا کہ انہوں نے علماء کی دعوت کی ہے جس میں بہت سے علماء بیٹھے ہیں۔ جب شیخ وہاں پہنچے تو سید مرتضیٰ نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور ہاتھ پکڑ کر شہید اول کے پہلو میں لا کر بٹھا دیا۔ یہ خواب دیکھ کر آنکھ کھلی۔ تو آپ نے ایک محرم راز سے بتلایا کہ شہید ثانی میں ہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حج کے لئے مکہ گئے ہوئے تھے۔ مسجد حرام میں نماز عصر پڑھ کر فراغت پائی تھی کہ شاہ قسطنطنیہ کے حکم سے گرفتار کئے گئے۔ کچھ دنوں مکہ میں قید رہنے کے بعد قسطنطنیہ لائے گئے اور رستم پاشا وزیر شاہ قسطنطنیہ کے حکم سے بجرم تشیع سمندر کے کنارے لے جا کر گردن مار دی گئی۔ امام حسینؑ کی تاسی میں تین روز تک لاشہ بے گور و کفن پڑا رہا۔ ترکمانوں کی ایک جماعت نے رات کو دیکھا کہ اسی جگہ سے کچھ انوار آسمان پر آ جا رہے ہیں۔ صبح کو انہوں نے اکٹھا ہو کر دفن کیا وہیں ایک قبہ تعمیر کیا۔ آپ کے تالیفات میں روضۃ بہیہ در شرح لمعہ دمشقیہ، امنیۃ المرید فی آداب المفید والمستفید، اسرار الصلوٰۃ، رسالۂ اشتغولیہ در واجبات عینیہ، رسالہ در وجوب صلوٰۃ جمعہ، روض الجنان در شرح ارشاد علامہ حلیؒ، مسالک الافہام شرح شرائع الاسلام، مقاصد علیہ وغیرہ ہیں۔

(کنی والالقاب، فہرست کتب خانہ امام رضاؑ)

شہید ثالث

قاضی سید نور اللہ بن شریف الدین حسینی مرعشی شوشتری ۔ ولادت ۹۵۶ھ وفات ۱۰۱۹ھ ۔ شیخ علی حزین نے اپنی کتاب تذکرہ میں آپ کی بابت لکھا ہے کہ آپ اکبر شاہ ہندوستان کے عہد میں ایران سے آئے ۔ آپ اپنے مذہب کو پوشیدہ کئے رہے ۔ مذاہب اربعہ کی فقہ میں ماہر کامل تھے ۔ جب بادشاہ آپ کی استعداد علمی اور تبحر سے واقف ہوا ۔ تو آپ کو قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز کیا ۔ سید نے یہ منصب بایں شرط منظور کیا کہ وہ وقت فیصلہ و فتویٰ مذاہب اربعہ اہلسنت میں سے کسی ایک کے پابند نہیں رہیں گے بلکہ ان کو ان چاروں میں سے کسی ایک کے مطابق فتویٰ دینے کا اختیار ہوگا ۔ بادشاہ نے منظور کر لیا ۔ ایک عرصہ تک لاہور میں مسند قضا پر متمکن رہے ۔ جب فیصلے کرنا شروع کئے تو وہ سب مذہب امامیہ کے مطابق ہوتے تھے ۔ چغل خوروں نے بادشاہ سے شکایت کی ۔ بادشاہ نے جب ان سے سوال کیا تو انہوں نے ہر فیصلے کو سنیوں کے مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی کتاب سے نکال کر دکھلا دیا ۔ اور جان بچ گئی ۔ جب اکبر کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ پر جہانگیر بیٹھا تو پھر لوگوں نے ان کی شکایت کی ۔ مگر جہانگیر نے بھی کان نہ دھرا ۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ آپ اپنی مشہور کتاب مجالس المومنین کی تالیف میں مشغول تھے ۔ آخر میں یہ حیلہ اختیار کیا گیا کہ ایک شخص آپ کے شاگردوں میں داخل ہو کر دھوکہ سے وہ کتاب خلوت خانہ سے نکال لے گیا ۔ پھر یہ کتاب علمائے وقت نے جو قاضی صاحب کی شہرت اور عزت سے جلے ہوتے تھے ۔ بادشاہ کے سامنے پیش کر دی ۔ بادشاہ جہانگیر نے سزا کا اختیار انہی کو دے دیا ۔ اب کیا تھا سخت ترین سزا تجویز کی گئی ۔ سو خار دار درے ، گدی سے زبان نکالی جائے ۔ ٹکٹکی پر باندھ کر درے لگائے جائیں ۔ پیری کا عالم ، ابھی پندرھواں کوڑا لگا تھا کہ طائر روح نے مقام سدرہ میں پناہ لی ۔ مگر مردہ جسم پر باقی تعداد پوری کی گئی ۔ اور گدی سے زبان بھی نکال دی گئی ۔ ان کا لاشہ بھی تین روز تک مزبلہ پر پڑا رہا ۔ کچھ

لوگوں نے جنابِ فاطمہ زہراؑ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتی ہیں "میرا فرزند بے گور و کفن مزبلہ پر پڑا ہے" چنانچہ ان لوگوں نے بصد احترام جنازہ اٹھایا۔ اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ یہ واقعہ اکبر آباد معروف بہ آگرہ کا ہے۔ آج بھی آپ کا مزار وہاں مرجع خاص و عام ہے۔ نور اللہ حقیقتاً وہ نور تھے جو قدرت نے اہلِ ہند کے لئے فروزاں کیا تھا۔ آج اقطارِ ہند و پاکستان میں جو کچھ بھی علم و ایمان کے چرچے ہیں وہ نور اللہ شوشتری ہی کے انفاسِ قدسیہ اور ان کی قربانی کا ثمر ہیں۔ کیونکہ ان ہی نے ان دیار میں مذہبِ حق کی بنیاد رکھی ہے۔

آپ کے تالیفات میں مجالس المومنین، احقاق الحق، مصائب النواصب، صوارم مہرقہ در جواب صواعق محرقہ، عقائد امامیہ وغیرہ ہیں۔

شہیدِ رابع

شیخ محمد تقی بن محمد برغانی قزوینی شہید رابع۔ وفات ۱۲۶۳ھ فحول علمائے امامیہ اور بڑے مجتہد تھے۔ ایران کے ایک قریہ برغان میں پیدا ہوئے۔ اس کے بعد قزوین میں رہائش اختیار کی۔ پھر قم و اصفہان میں علمائے وقت کی مجالسِ درس میں حاضر ہوئے۔ جہاں فقہ و اصول و حکمت و کلام کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد نجف اشرف چلے گئے۔ سید علی صاحبِ ریاض سے تلمذ حاصل کیا۔ ۱۲۴۲ھ میں شیخ جعفر کاشف الغطا کی معیت میں جہاد میں بھی شریک ہوئے۔ پھر موصوف سے اجازہ لے کر فتح علی شاہ قاچار کے زمانہ میں ایران واپس آ گئے۔ اور قزوین میں مقیم ہوئے جہاں مجلس درس قائم کی تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ راتوں کو عبادتِ الٰہی، دن میں درس و تصنیف میں بسر کرتے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ایران میں شیخیت و بابیت نے سر اٹھایا تھا۔ چنانچہ موصوف نے اس کے خلاف شدت سے وعظ کرنا شروع کیا اور بابیوں کے کفر کا فتویٰ صادر کیا جو ان کی جان کی قیمت پر تمام ہوا۔ ایک رات کو اپنی مسجد میں مصروفِ

گریہ و بکا تھے۔ کہ کچھ لوگ اندر داخل ہوئے اور خنجروں سے جسم اقدس کو چھلنی کر دیا۔
آپ فوراً مسجد کے باہر آ گئے تاکہ خون خانہ خدا میں نہ بہے۔ جونہی دروازہ پر پہنچے
غش کھا کے گر پڑے۔ قاتل اپنا کام کر کے بھاگ گئے۔ دوسرے لوگ جو موقعہ
پر پہنچ گئے تھے اٹھا کر گھر پر لائے ڈیڑھ روز زندہ رہے مگر نہ کسی سے بات
کر سکتے تھے نہ آب و غذا سے بہرہ ور ہو سکتے تھے کیونکہ ایک ظالم نے منہ پر بھی
وار کیا تھا۔ اسی عالم میں امام حسین علیہ السلام کی تشنگی کو یاد کرتے تھے۔ اور روتے
تھے۔ یہاں تک کہ روح اقدس نے قفس عنصری سے پرواز کی۔ قزوین میں دفن
ہوئے جہاں آپ کا مزار مشہور و معروف ہے۔

شہید ثالث سے آپ کی مشابہت علاوہ شہادت کے آپ کی کتاب مجالس
المتقین بھی ہے۔ کیونکہ شہید ثالث نے مجالس المومنین تحریر فرمائی تھی۔ مجالس المتقین
کے علاوہ عیون الاصول۔ منہج الرشاد شرح شرائع مکمل ۴۲ جلدوں میں ہے۔
جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ صاحب جواہر نے اس سے مدد لی ہے۔

شیخ بہائی

شیخ الاسلام بہاؤ الدین محمد بن حسین عاملی۔ ولادت ۹۵۳ھ وفات ۱۰۳۱ھ
شیخ عباس قمی نے آپ کو بھی مجدد مذہب جعفری لکھا ہے۔ کیونکہ آپ گیارہویں صدی
کے شروع میں ترویج دین فرما رہے تھے۔ تمام فنون و علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔
شاہ عباس صفوی نے منصب "شیخ الاسلام" عطا کیا تھا۔ روضہ امام رضا غریب
میں دفن ہوئے۔

آپ کے تالیفات میں حبل المتین۔ اربعین۔ جامع عباسی۔ کشکول۔ عروۃ الوثقیٰ۔
مثنوی نان و حلوہ۔ زبدہ۔ صمدیہ۔ خلاصۃ الحساب۔ تشریح الافلاک۔ مفتاح الفلاح
در عمل یوم و لیلہ وغیرہ ہیں۔

مقدس اردبیلی

شیخ احمد بن محمد اردبیلی نجفی وفات سنہ ۹۹۳ھ۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں۔ کہ مقدس اردبیلی ورع و تقویٰ زہد و فضل کی جس حد پر پہنچے ہوئے تھے ان جیسی فرد نہ متقدمین میں دکھائی دیتی ہے نہ متاخرین میں۔ امام عصر عجل اللہ فرجہٗ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔ امیر علام بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات کو صحن روضہ امیر المومنین علیہ السلام میں تھا۔ رات کا کافی حصہ گذر چکا تھا۔ اتنے میں میں نے ایک سایہ کو رات کی تاریکی میں روضہ اقدس کی طرف بڑھتے دیکھا جب میں اس سایہ کے قریب گیا تو میں نے پہچانا کہ یہ میرے استاد تقی نقی مولانا شیخ احمد اردبیلی ہیں۔ ان کو دیکھ کر میں نے اپنے کو پوشیدہ کر لیا۔ شیخ بڑھتے بڑھتے حرم کے دروازہ کے پاس آئے جو مقفول تھا۔ مگر جب وہ نزدیک پہنچے تو از خود کھل گیا۔ وہ اندر تشریف لے گئے۔ میں نے دروازہ کے پاس آکر سنا تو اندر سے دو شخصوں کی سرگوشی کرنے کی آواز آرہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد شیخ روضہ سے باہر آئے اور کوفہ کی طرف روانہ ہوئے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم مسجد کوفہ میں داخل ہوئے۔ مقدس اردبیلی اس محراب میں آئے جہاں امیر المومنینؑ کی شہادت ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر وہاں توقف فرمایا۔ پھر نجف کی طرف روانہ ہوئے جب مسجد حنانہ کے نزدیک پہنچے تو مجھ کو کھانسی آگئی۔ شیخ نے پلٹ کر دیکھا اور فرمایا تم میر علام یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی میں نجف سے یہاں تک آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ کو صاحب قرآن کی قسم دیتا ہوں کہ بیان فرمائیے یہ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا شرط یہ ہے کہ میری زندگی میں کسی سے بیان نہ کرنا میں نے کہا منظور ہے۔ مقدس اردبیلی نے فرمایا کہ میں بعض مسائل پر غور و فکر کر رہا تھا جواب سمجھ میں نہیں آتا تھا اتنے میں میرے ذہن میں آیا کہ

حرم امیر المومنینؑ میں چلکر اس کا جواب لینا چاہیئے ۔ چنانچہ میں حرم میں آیا اور میرے لئے بغیر کلید کے دروازہ وا کر دیا گیا۔ حرم میں میں نے مناجات کی تو میں نے اپنے مولا و آقا کی آواز ضریح کے اندر سے سُنی کہ فرما رہے ہیں کہ مسجد کوفہ جاؤ اور قائمؑ سے اس کا جواب دریافت کرو۔ کیونکہ امام عصر وہ ہیں ۔ چنانچہ اب میں امام زمانہؑ سے جواب پاکر گھر کی طرف جا رہا ہوں ۔

آپ کے زہد و اتقا کے بڑے قصے مشہور و معروف ہیں کہتے ہیں کہ مقدس اردبیلی نے ایک کنوئیں میں پانی بھرنے کے لئے ڈول ڈالا ۔ جب ڈول اوپر کھینچا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں جواہرات بھرے ہوئے ہیں ۔ آپ نے وہ ڈول کنوئیں میں انڈیل دیا ۔ دوبارہ کھینچا تو پھر جواہرات نکلے ۔ پھر انڈیل دیا ۔ جب تیسری دفعہ بھی ڈول کھینچنے پر جواہرات ہی برآمد ہوئے تو شیخ احمد کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے ۔ سمجھ گئے کہ امتحان ہو رہا ہے ۔ کہنے لگے خدایا! در احمد آب می خواہد جواہر نمی خواہد " ۔ نجف اشرف میں وفات پائی حضرت کے روضہ کے داہنے منارہ کے نیچے مزار شریف ہے ۔ بائیں منارہ کے نیچے علامہ حلی کی قبر ہے ۔

آپ کی تصانیف میں آیات احکام ۔ مجمع برہان ۔ شرح ارشاد ۔ حدیقۃ الشیعہ ۔ مشہور کتابیں ہیں ۔

علامہ مجلسیؒ

شیخ الاسلام علامہ محمد باقر بن محمد تقی مجلسیؒ ۔ ولادت ۱۰۳۷ھ وفات ۱۱۱۰ھ مستدرک الوسائل میں ہے کہ اسلام میں کسی کو وہ توفیقات نہیں ملیں جو علامہ مجلسیؒ کو ہاتھ آئیں ۔ ایک طرف سے بے پایاں تصنیفات چھوڑیں ۔ دوسری طرف بلند مرتبہ شاگرد چھوڑے ۔ پھر راتوں کو بے حد عبادت و ریاضت بھی کی ۔ آپ کے درس سے ایک ہزار علماء و فضلا برآمد ہوئے ۔ آپ کی سب سے بڑی

خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے تمام احادیث شیعہ کو ایک مجموعہ میں جمع کر دیا جس کا نام بحار الانوار ہے۔ اس عظیم الشان کتاب کی ۲۶ جلدیں ہیں[1]۔

آپ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ بحار الانوار کے علاوہ دیگر انتہائی مفید فارسی کتب تالیف فرمائیں۔

آپ کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ اپنے عصر میں مومنین اور حکومت وقت کے درمیان رابطہ تھے۔ اور لوگوں کے حوائج پورے کرنے میں ان کی مدد کرتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ آپ کے مدارج و مراتب حد سے سوا ہیں۔ علامہ نوری نقل کرتے ہیں کہ صاحب جواہر علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مکان دیکھا جس میں بہت سے علما جمع ہوئے ہیں دروازہ پر دربانوں کا پہرہ ہے۔ میں جس وقت اندر گیا تو میں نے اس جگہ کو ہر قسم کے چھوٹے بڑے عالموں سے مملو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ صدر مجلس میں علامہ مجلسی صدر مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ صاحب جواہر فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے دربان سے پوچھا کہ ان کو یہ شرف کیسے ملا؟ ۔ اس نے جواب دیا کہ یہ آئمہ معصومین کی بارگاہ میں زیادہ معروف ہیں۔ ایران کے شہر اصفہان میں وفات پائی۔ جامع کبیر کے باب قبلہ میں دفن ہیں۔ آپ کی تاریخ ولادت ہے۔ جامع کتاب بحار الانوار۔

آپ کے تالیفات میں بحار الانوار کے علاوہ حیات القلوب۔ عین الحیاۃ حلیۃ المتقین، مرآت العقول شرح کافی، زاد المعاد۔ فرائد الطریقہ۔ جلاء العیون تحفۃ الزائر۔ ملاذ الاخیار۔ شرح تہذیب الاخبار وغیرہ ہیں۔

---

[1] دسویں جلد جو حالات امام حسین علیہ السلام میں ہے۔ اس کا فصیح و بلیغ ترجمہ محقق عصر علامہ جزائری مدظلہ نے دو جلدوں میں فرما دیا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔ مومنین مطالعہ فرمائیں (مولف)

محدث جزائری

محدث شہیر سید نعمت اللہ بن سید عبداللہ جزائری شوشتری ولادت ۱۰۵۰ھ وفات ۱۱۱۲ھ جزائر کے ایک قریہ صباغیہ میں پیدا ہوئے۔ یہ جزائر مشہور جزائر کے علاوہ ہے جو سرزمین عراق میں شہر عمارہ و سوق الشیوخ کے پاس واقع ہے۔ دجلہ و فرات نے وہاں چھوٹے چھوٹے جزیرے سے بنا دیئے ہیں۔ اس بنا پر اس کو جزائر کہتے ہیں۔ سید نعمت اللہ جزائری انہی جزائر کی طرف منسوب ہیں۔ کنیٰ والالقاب میں ہے۔

"والجزائر ھنا عبارۃ عن الناحیۃ الکبیرۃ والقریٰ المتصلۃ الواقعۃ علیٰ شفیر نہر تستر بینھا وبین البصرۃ حسنۃ الرباع والاقطاع خرج منھا جمع کثیر من علماء الشیعۃ ومنھم السید نعمت اللہ الموسوی الجزائری" انتہٰی۔

یہاں جزائر سے مراد وہ سرسبز و شاداب وسیع و عریض رقبہ ہے جو نہر شوشتر کے کنارے شوشتر اور بصرہ کے درمیان واقع ہے۔ اس مقام (جزائر) سے بہت سے علمائے شیعہ نکلے ہیں اور ان میں سے سید نعمت اللہ موسوی جزائری بھی ہیں۔ (کنیٰ والالقاب جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

آپ کا سلسلہ نسب بارہ (۱۲) واسطوں سے امام ہمام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ ایران و عراق میں سادات جزائر سادات صحیح النسب کا بہت بڑا اور مشہور قبیلہ ہے۔ جن میں اکثر علماء و فضلا ہیں۔

سید نعمت اللہ جزائری جن کو ہم آئندہ ان کے لقب سید جزائری کے ساتھ یاد کریں گے۔ ان منفرد علمائے امامیہ میں سے ہیں جنہوں نے مذہب امامیہ کی ترویج میں بڑی زحمتیں برداشت کیں۔

ابھی آپ کی عمر چھ سال سے متجاوز نہ ہوئی تھی کہ قرآن و ادب میں دسترس حاصل ہو گیا تھا۔ گیارہ سال کی عمر میں عراق سے ہجرت کر کے ایران میں شیراز آ گئے جہاں اپنی تحصیلات مکمل کیں۔ اپنی تحصیل کے آخری دور میں اصفہان میں آ گئے یہاں علامہ مجلسیؒ سے تلمذ حاصل کیا۔ علامہ مجلسیؒ کے حلقۂ درس میں آپ ارشدِ تلامذہ شمار ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ مجلسیؒ اپنے تالیفات میں ان سے مدد لیا کرتے تھے۔ چنانچہ اہل الآثار مستدرک الوسائل وغیرہ میں ہے۔ کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی عظیم کتاب بحار الانوار کی تالیف میں نعمت اللہ جزائری سے مدد لی۔ اور وہ ان کو خاص لطف عنایت و احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور ان کے ہمعصروں پر ان کو فوقیت دیتے تھے۔

سید جزائریؒ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے جس زحمت و تکلیف کے ساتھ تحصیل علم کی علماء میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ چنانچہ موصوف اپنی بعض تالیفات میں تحریر فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں میرے پاس چراغ تک نہ تھا۔ چاندنی راتوں میں ایران کی کڑاکے کی سردیوں کے باوجود کوٹھے پر چاند کی روشنی میں مطالعہ کیا کرتا تھا۔ جب راتیں اندھیری ہو جاتی تھیں تو کمرہ میں آ جاتا تھا جہاں دیوار میں ایک شگاف تھا اس سے ہمسایہ مکان سے ناکافی روشنی آ جاتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے کتاب پر خون کے چھینٹے دیکھے تو حیران ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ رات کی سردی نے میرے ہاتھ کاٹ دیئے تھے جن سے خون کے قطرے کتاب پر بہہ گئے اور مجھے خبر نہ ہوئی۔

جس زمانہ میں شوشتر ایران کا پائے تخت تھا اس زمانہ میں آپ وہاں کے امام جمعہ و جماعت تھے۔ آج بھی آپ کی اولاد شوشتر و اہواز کربلا و نجف پاکستان و ہندوستان میں موجود ہے۔ جن میں بڑی تعداد علماء و فضلا کی ہے۔ ہندوستان میں سرکار مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ مجتہد العصر اور پاکستان میں علامہ جزائری مفتی سید طیب آغا صاحب قبلہ مجتہد العصر آپ کی ذریت سے ہیں۔

سید جزائری کے تالیفات میں سب سے اہم شرح تہذیب بارہ[۱۲] جلدوں میں. شرح استبصار دو[۲] جلدوں میں ہے. افسوس کہ یہ دونوں نادر روزگار کتابیں ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئیں، ورنہ سیّد کا صحیح مقام لوگوں کے سامنے آتا.
آپ کے مشہور تصانیف میں انوارِ نعمانیہ اور زہر الربیع (دو[۲] جلدوں میں) بھی ہیں.
زہر الربیع میں زیادہ تر مطائبات جمع کئے ہیں جو اگرچہ اہلِ ہند کی امتادِ طبع سے ہٹے ہوئے ہیں مگر اہلِ خبر علما جانتے ہیں کہ اہل عراق واہل ایران بلکہ خود قرآن کے لب و لہجہ میں یہ طرزِ گفتگو شائع وذائع ہے. سورۂ تحریم میں جناب مریمؑ کے مقام مدح میں ارشاد ہوتا ہے:- ومریم بنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فیه من روحنا (تحریم: ۱۲)
اگر یہی الفاظ اردو میں کسی عورت کے لئے استعمال کیے جائیں تو اس کی مذمت بن جائیں. علاوہ بریں زہر الربیع کے مقدمہ میں سیّد نے جو اس کتاب کی وجہ تالیف بیان کی ہے. اس سے ان کے مقصد پر روشنی پڑتی ہے چونکہ اہل علم مطالعہ وتصنیف وتالیف سے گھرے ہوتے ہیں حوادث روزگار بھی ان کو بالعموم بہت ستاتے ہیں اگر بعض اوقات دماغ کو تفریحی باتوں سے سکون نہ پہنچایا جائے تو اِس کے مختل ہونے کا اندیشہ ہے. اسی لئے یہ حدیث وارد ہے کہ:-

ان الارواح تکل کما تکل الابدان فابتغوا لها طرائف الحکمة

روحیں بھی اسی طرح ریاضت سے تھک جاتی ہیں جس طرح جسم تھک جاتے ہیں لہذا ان کے لئے ترو تازہ حکمت کی باتیں فراہم کرو.
بہرحال غم غلط کرنے کے لئے زہر الربیع سے بہتر کوئی کتاب نہیں. اگر کسی کو شک ہو تو وہ اس کا مطالعہ کرے.
مذکورہ کتب کے علاوہ آپ کے حسب ذیل تصنیفات ہیں:-

قصص الانبیاء - نوادر الاخبار - شرح صحیفہ کاملہ - شرح جامی - منبع الحیاۃ - مفتاح اللبیب در شرح تہذیب - ہدیہ - ریاض الابرار فی مناقب الائمہ الاطہار - (۳ مجلد) مسکن الشجون - غرائب الاخبار - مقامات النجاۃ - منتہی المطلب حواشی القرآن (۳ مجلد) وغیرہ -

سید جزائری کا مزار شوشتر کے قریب مقام جائے در (پل دختر) میں زیارت گاہ خاص وعام اور وسیلہ حل مشکلات مومنین ہے۔

حال ہی میں آپکے روضہ کا بتداد زمانہ سے گر گیا تھا وہاں کے ایک عالم نے خواب میں سید کو دیکھا فرماتے ہیں میرا روضہ بنوادو - انہوں نے کہا کہ جنگل میں اینٹ پتھر کہاں سے آئے گا - جواب دیا روضہ کے پاس ایک ٹیلہ ہے اس کو کھودنا تو اندر سے مطلوبہ سامان دستیاب ہو جائے گا - عالم مذکور نے اس مقام پر آکر کھدوایا تو اندر سے اینٹیں برآمد ہوئیں جن سے قبہ کی دوبارہ تعمیر عمل میں آئی - لطف یہ کہ نہ ایک اینٹ کم ہوئی نہ زائد۔

علمائے عراق و ایران کے تذکرہ کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم مختصر الفاظ میں بعض فحول علمائے ہند کا بھی تذکرہ کر دیں جن کی روشنیٔ علم سے آج تک ہم بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔

سابقاً ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہندوستان میں علوم اہلبیتؑ کی داغ بیل سید نور اللہ شوشتری شہید ثالث نے ڈالی - آپ کے بعد جن علماء نے نور محمدی اور چراغ سرمدی کے فروزاں رکھنے میں حصہ لیا ان میں غفران مآب سید دلدار علی صاحب اعلی اللہ تعالیٰ مقامہٗ کا نام صف اوّل میں ہے۔

غفران مآب سید دلدار علیؒ

محی الملۃ والدین علامہ سید دلدار علی غفران مآب نقوی نصیر آبادی جائسی لکھنوی ولادت ۱۱۶۶ھ وفات ۱۲۳۵ھ آپ کے والد بزرگوار سید محمد معین نصیر آبادی

تھے۔

آپ کے اجداد میں سید ذکریا فاتح نصیر آباد اور ان کے جد بزرگوار نواب نجم الملک سید نجم الدین سبزواری فاتح جائس ۴۲۰ھ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ آپ کی ولادت بمقام قصبہ نصیر آباد روز جمعہ ۱۱۶۶ھ میں ہوئی۔ ۱۱۹۱ھ میں آپ کے والد بزرگوار نے انتقال فرمایا۔ ابتدائی تعلیم آپ کی مولوی سید فتح علی جائسی۔ سید غلام حسین دکنی۔ مولوی حیدر علی سندیلوی سے ہوئی۔ ۱۱۹۳ھ میں سفر عراق کیا۔ وہاں آقا سید محمد باقر بہبہانی مجتہد کربلا۔ آقا سید مہدی طباطبائی بحر العلوم مجتہد نجف۔ آقا سید محمد مہدی شہرستانی مجتہد کربلا سے اجازات حاصل کیے۔ ۱۱۹۴ھ میں مشہد مقدس پہنچے۔ اور آقا محمد مہدی بن ہدایت اللہ اصفہانی شہید رابع طاب ثراہ سے اجازہ حاصل فرمایا۔ لکھنؤ واپس آکر نماز جماعت کی نیو آپ نے ڈالی۔ اور پہلی مرتبہ زمانہ نواب آصف الدولہ بہادر نواب اودھ میں حسن رضا خاں وزیر کے قصر میں ۱۳ رجب ۱۲۰۰ھ کو نماز ظہرین پڑھائی اور ۲۷ رجب ۱۲۰۰ھ کو نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے اور آپ کی اولاد نے ملک ہند میں مذہب اثنا عشری کی خوب تبلیغ کی۔ آپ نے تیس کتابیں لکھی ہیں جن میں سے "عماد الاسلام" بہت مشہور ہے۔ ۱۲۲۷ھ میں امامباڑہ غفران مآب واقع لکھنؤ کی تعمیر ہوئی جس میں آپ اور دیگر اولاد و مجتہدین و اکابر شیعہ دفن ہیں۔ آپ کے پانچ صاحبزادے عالم جید ہوئے۔ آپ کی وفات ۱۹ رجب ۱۲۳۵ھ میں بمقام لکھنؤ ہوئی۔ سلطان العلماء سید محمد آپ کے جانشین ہوئے۔

مفتی اعظم سید محمد عباس ؒ

شمس العلماء ورع الناس مفتی اعظم سید محمد عباس شوشتری جزائری لکھنوی۔ ولادت ۱۲۲۴ھ وفات ۱۳۰۶ھ آپ نابغۂ دہر و علامۂ عصر تھے۔ کوئی علم و فن ایسا نہ تھا جس میں آپ کی استادی و بالادستی مسلم نہ ہو۔ آپ کا نسب ۱۷ واسطوں سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ اس نسب کے تین خصوصیات ہیں۔

(۱) یہ نسب جس خانوادہ سے منسوب ہے اس کو بلاد عجم و عرب میں سادات نوریہ یا سادات جزائری کہتے ہیں۔ اور یہ نسب نہایت معزز و محترم ہے

(۲) یہ نسب نہایت کم واسطوں سے امام عالی مقام تک منتہی ہوتا ہے۔ اس کو اصطلاح علم نسب میں "نسب عالی" کہتے ہیں۔

(۳) اس نسب میں جتنے واسطے ہیں وہ سب تقریباً علماء و زہاد عصر ہیں ان خصوصیات کا نسب کم کسی کو نصیب ہوتا ہے۔

آپ کے دادا سید محمد جعفر شوشتری (سید نعمت اللہ جزائری کے پرپوتے) ایران سے ہندوستان آئے۔ اور لکھنؤ کو اپنا مستقر بنایا۔ ان کے فرزند سید علی اکبر بھی عالم جلیل صاحب تصانیف تھے۔ ان کو خداوند کریم نے ایک گوہر نایاب عطا فرمایا جس کا نام انہوں نے اپنے بھائی کے نام پر محمد عباس رکھا۔ ایرانی تربیت، ماحول کی تاثیر اور توفیق الٰہی کی برکت سے جلد ہی افق عالم پر سورج بن کر چمکنے لگا۔ واجد علی شاہ نے اس دُرِ نجف کو اپنے تاج کا آویزہ بنایا۔ حکومت اودھ کی چیف جسٹسی (قاضی القضاۃ) کا عہدہ پیش کیا۔ جو آپ نے اس شرط پر قبول فرمایا کہ بادشاہ و وزیر کو بھی بوقت ضرورت عدالت شرعیہ میں پیش ہونا پڑے گا۔ یہ شرط واجد علی شاہ نے دل و جان سے منظور کی۔ اور مفتی صاحب قبلہ سریر قضاوت پر جلوہ افروز ہوئے "مفتی" کا لقب دربار عالی سے عطا ہوا۔ جو اس وقت تک ان کی اولادیں باقی ہے۔ واجد علی شاہ کو سرکار مفتی صاحب قبلہ سے کس حد تک عقیدت تھی وہ شاہِ موصوف کے اس منظوم خط سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے مٹیا برج (کلکتہ) سے نظر بندی کے زمانہ میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کے بعض شعر ہیں۔

سر درۃ التاج روحانیاں	سرورِ دل و جان ایمانیاں
نگین سر عرش رنگین کلام!	پے پس روان مرشد و خوش امام
تمنائے جان غریب الدیار	انیس و رفیق و دل غمگسار

سر یادشاہانِ گردوں وقار	ہمائے بلندی چرخ بہار
حسام یداللہِ خیبر شکن	ولی سبک خو، امام زمن

آخر میں لکھتے ہیں :-

ترستا ہوں اس سن میں دیدار کو	مزے کسب نوری کے اغیار کو
پے مجتہد عدالت ہے ضرور	نہ یہ کہ وہ مفتی بھی ہو ذی شعور
تباعد میں بس حال دل ہو گا کیا	اسی واسطے مقتدا تھا بنا
کلام از ادب خالی ہو گیا عجب	بہت اب ستاتا ہے فرط تعب
بتاؤ اگر کب تک کرو گے کرم	کہ ہونٹوں پہ پہنچا ہے فرقت سے دم[1]

مفتی صاحب قبلہ کے تبحر علمی کے آگے تمام علمائے عصر سرِ نیاز جھکاتے تھے تشنگانِ علوم زانوائے ادب تہ کرتے تھے علمی حلقوں میں آپ "استادُ الکل فی الکل" کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حجۃ الاسلام سید حامد حسین صاحب قبلہ صاحبِ عبقات الانوار اور ناصر الملّت سید ناصر حسین صاحب قبلہ دونوں باپ بیٹے آپ کے شاگرد رشید، نجم الملت سید نجم الحسن صاحب قبلہ بانی مدرسۃ الواعظین لکھنؤ و مدرسہ ناظمیہ آپ کے شاگرد اور داماد تھے۔ میر انیس تک کو آپ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔

سرکار مفتی صاحب قبلہ کی وفات کے بعد ان کے دونوں صاحبزادے مفتی سید محمد علی صاحب[2] قبلہ مجتہد اور مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ مجتہد آسمانِ لکھنؤ پر آفتاب و ماہتاب بنکر چمکے۔ موخر الذکر اس وقت لکھنؤ میں بقید حیات ہیں۔ اور متحدہ ہند میں مفتی اعظم مانے جاتے ہیں۔ (اطال اللہ بقاءہٗ)

---

[1] یہ پوری نظم در تاریخ عباس ؛ "مرثیہ عزیز لکھنوی میں درج ہے

حصّہ دوم ص۱۶۶ [2] محقق العصر علامہ جبرآثری مفتی سید طیب آغا مجتہد آپ کے صاحبزادہ ہیں [illegible] لاہور (پاکستان) میں مقیم ہیں۔۱۲

سرکار مفتی صاحب قبلہ نے اپنے بعد تقریباً ہر علم و فن میں گراں قدر تصانیف کا سرمایہ چھوڑا۔ جن میں سے بعض یہ ہیں :۔

روائح القرآن (تفسیر) نزح القوس ۔ ترصیع الجواہر ۔ التقاط اللئالی (حدیث) شعلہ جوالہ ۔ شریعت غرا ۔ صفحۃ الماس ۔ روض اریض (فقہ) اساور عسجدیہ علی مبحث الفوریہ ۔ نور الابصار فی مسائل الاصول والاخبار نبراس فی حجیۃ القیاس (یعنی قیاس بالاولویہ) جلجلۃ السحاب فی حجیۃ ظواہر الکتاب (اصول) کتاب التواریخ ۔ مقتل عثمان (تاریخ) دلیل قوی ۔ بغیۃ الطالب فی ایمان ابی طالب ۔ جواہر عبقریہ رد تحفہ اثنا عشریہ (در مناظرہ) تحفۃ الادب رطب العرب ۔ اجناس الجناس ۔ ید بیضا ۔ اوراق الذہب (در ادب) توصیف التصریف ۔ فرح البیر فی مسئلۃ التقید و اختیر ۔ (نحو و صرف) تعلیقہ حسامی حواشی ملا حسن شرح سلم ۔ حواشی حمد اللہ ۔ رسالہ فارسیہ ۔ جواب انعکاس خاصہ (منطق) حواشی تحریر اقلیدس ۔ (علم ہندسہ) رفع الالتباس (عروض) تحفۃ الطب ۔ حاشیہ شرح اسباب ۔ شرح موجز ۔ (در طب) من و سلویٰ ۔ اخلاق حسینیہ ۔ مواعظ قرآنیہ (مواعظ)

غرضیکہ مفتی صاحب قبلہ کے تصانیف اگر گنوائے جائیں اور ان پہ تبصرہ کیا جائے تو شاید یہ پوری کتاب ناکافی ہو۔

جدول ولادت و وفات علمائے اعلام

نمبر	اسمِ مبارک	سنہ ولادت	مولد	سنہ وفات	مدفن	عمر شریف
	عثمان بن سعید نائب خاص		سامرہ	۲۹۵	بغداد (عراق)	
	محمد بن عثمان 〃		〃	۳۰۵	〃 〃	
۳	حسین بن روح 〃			۳۲۶	〃 〃	
۴	علی بن محمد سمری 〃			۳۲۸	〃 〃	
۵	محمد بن یعقوب کلینیؒ		کلین (ایران)	۳۲۹	〃 〃	
۶	علی بن بابویہ	۲۸۰	قم 〃	۳۲۹	قم	۶۹
۷	شیخ صدوق	۳۳۰	〃 〃	۳۸۱	رے (ایران)	۵۱
۸	شیخ الطائفہ محمد طوسی	۳۸۵	طوس	۴۶۰	نجف (عراق)	۷۵
۹	شیخ مفید	۳۳۶	بغداد	۴۱۳	کاظمین	۷۷
۱۰	سید مرتضیٰ علم الہدیٰ	۳۵۵	〃	۴۳۶	کربلا	۸۱
۱۱	سید رضی	۳۵۹	〃	۴۰۶	کاظمین	۴۷
۱۲	نصیر الدین طوسی	۵۹۷	طوس (ایران)	۶۷۲	〃	۷۵
۱۳	علامہ حلیؒ	۶۴۸	حلہ (عراق)	۷۲۶	نجف اشرف	۷۸
۱۴	شہید اولؒ	۷۳۴		۷۸۶		۵۲
۱۵	شہید ثانی	۹۱۱		۹۶۵	قسطنطنیہ	۵۴
۱۶	شہید ثالث	۹۵۶	مرعش (ایران)	۱۰۱۹	آگرہ	۶۳
۱۷	شہید رابع		برغان 〃	۱۲۶۳	قزوین (ایران)	
۱۸	شیخ بہائیؒ	۹۵۳		۱۰۳۱	مشہد	۷۸
۱۹	مقدس اردبیلی		اردبیل (ترکستان)	۹۹۳	نجف اشرف	

۲۰	علامہ مجلسیؒ	۱۰۳۷		۱۱۱۰	اصفہان	۷۳
۲۱	سید نعمت اللہ جزائری	۱۰۵۰	جزائر	۱۱۱۲	جائدر (ایران)	۶۲
۲۲	غفران مآب	۱۱۶۶	نصیرآباد	۱۲۳۵	لکھنؤ	۶۹
۲۴	مفتی محمد عباس	۱۲۲۴	لکھنؤ	۱۳۰۶	//	۸۲

جزیرہ خضرا میں پانچ علماء کی شہرت ہے

زمانہ غیبت کبریٰ میں حضرت کا مقام جزیرہ خضرا میں بتایا گیا ہے۔ چنا
صاحب مفتاح الشفاعہ نے نجم ثاقب سے نقل کیا ہے کہ محدث جلیل علا
حسین نوری فرماتے ہیں کہ جس وقت شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرا
جزیرہ خضرا میں مشرف ہوئے۔ اور انہوں نے واپس آکر وہاں کے حالات
بیان کئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے جزیرہ خضرا میں علمائے امامیہ سے صر
پانچ شخصوں کا نام لیتے ہوئے سنا۔

(۱) سید مرتضیٰ علم الھدیٰ

(۲) شیخ ابو جعفر طوسی (شیخ الطائفہ)

(۳) محمد بن یعقوب کلینی

(۴) ابن بابویہ

(۵) شیخ ابوالقاسم جعفر بن اسمٰعیل حلّی (یعنی محقق صاحب شرائع)

اس کے بعد علامہ حسین نوری لکھتے ہیں کہ پوشیدہ نہ رہے کہ محقق کا نام جع
ہے۔ اور یحییٰ بن سعید ہذلی حلی کے فرزند ہیں۔ لہٰذا یا تو اس حکایت میں کو
تحریف معلوم ہوتی ہے۔ یا ان کے اجداد میں سے کوئی شخص اسمٰعیل نامی
گذرا ہو جس کی طرف نسبت دی۔ اس حکایت کو علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوا
جلد ۱۳ میں بھی ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر کثیر علماء نے اس واقعہ کو اپنی

(۶) سات کاذب پیغمبر دعویٰ پیغمبری کریں گے۔ (۷) مغلوں کے دو فرقوں میں شدید خونریزی ہو گی۔ (۸) بغداد میں اول روز سیاہ آندھی اور زلزلہ آئے گا (۹) اکثر شہر غرق زمین ہوں گے (۱۰) قتل۔ وبا۔ مال۔ زراعت۔ میوے عراق میں بکثرت ہوں گے اور ٹڈی آئے گی۔ (۱۱) اولاد ابی طالب میں بارہ علم بدعوی امامت بلند ہوں گے (۱۲) ایک بدعتی جماعت بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ ہو جائے گی۔ (۱۳) ماہ جمادی الآخر سے ماہ رجب کے دس روز تک اسقدر مینہ برسے گا کہ خلقت نے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔ اور اس مینہ سے قبروں کے اندر مومنین کے گوشت اگیں گے۔ (۱۴) قریب قیامت تین چاند متواتر ۲۹ کے ہوا کریں گے۔

حضرت صاحب العصر علیہ السلام کے ظہور کے پیشتر پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ (۱) ماہ رجب میں آسمان سے ندا آوے گی۔ (۲) سفیانی نکلے گا۔ (۳) روبرو دے خانہ کعبہ یا پشت کوفہ پر ایک پاک نفس حسینی سید قتل ہو گا۔ (۴) اہل یمن خروج کریں گے۔ اس وقت حضرت صاحب العصر والزمان ۳ تین سو تیرہ متقی مومنین کو ہمراہ لیکر خروج کریں گے۔ یہ ہمراہی شہرہائے مختلف سے کچھ لوگ بستروں سے غائب ہو کر بعض علانیہ سفر طے کر کے صبح کے وقت بمقام مکہ خدمت امام علیہ السلام میں پہنچ جائیں گے۔ احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس روز آپ کا ظہور ہو گا وہ منگل کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہو گی پہلے حضرت جبرائیل بیعت کریں گے اور ہر ایک مومن کی قبر میں ایک فرشتہ ندا دے گا کہ تیرا امام ظاہر ہو گیا ہے اگر تو چاہے تو ہم تجھے ان کے پاس پہنچا دیں۔ پھر جس وقت حضرت مکہ معظمہ سے باہر تشریف لائیں گے اور مومنین جمع ہو جائیں گے تو اس وقت منجانب امام منادی ہو گی کہ کوئی شخص پانی اور خوراک ہمراہ نہ رکھے۔ صرف حضرت موسیٰ کا پتھر ایک اونٹ پر بار کیا جائے گا جس میں سے ہر منزل پر بارہ چشمے جاری ہو کر بھوکوں اور پیاسوں کو سیر و سیراب

کر دیں گے۔ زمین وقت سفر کوتاہ ہو گی کہ بہت جلد نجفِ اشرف میں پہنچ جائیں گے وہاں قیام کریں گے تو اسی پتھر سے دودھ اور شربت کی نہریں جاری ہوں گی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے کوئی وقت ظہور کا ظاہر نہیں فرمایا جو مقرر کرے اس نے علم غیب کا دعویٰ کیا اور کافر ہوا۔

آپ دفعتاً پشت خانہ کعبہ سے اس طرح ظاہر ہوں گے کہ عبائے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھے ہوئے۔ زرد عمامہ فرقِ اقدس پر۔ نعلین حضرت پائے مبارک میں، عصائے حضرت ہاتھ میں۔ چند گوسفند آگے آگے۔ سفید پوشاک زیبِ تن۔ دو انگشتریاں زیبِ انگشت۔ ایک امام حسینؑ کی جس پر انی مستجیر بک یا امان الخائفین۔ دوسری امام حسنؑ کی جس پر انی واثق برحمتک کندہ ہوگا۔ سنِ اقدس چالیس سال کا معلوم ہوگا۔ اس طرح تنہا در خانہ کعبہ پہ پہنچیں گے اہلِ مکہ سو جائیں گے۔ حضرت دستِ مبارک روئے اقدس پر پھیریں گے۔ اور فرمائیں گے حمد و شکر اس خدا کا جس نے ہمارے وعدے کو سچا کیا اور بہشت کو ہماری میراث کی کہ جہاں ہم چاہیں قرار کریں۔ بعد اس کے درمیان حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیمؑ پہ آپ کھڑے ہوں گے۔ اور ایک عمودِ نور زمین سے آسمان تک بلند ہوگا۔ صبح کو ۳۱۳ مومنین خدمتِ حضرت میں حاضر ہوں گے جن میں سے چھ مومنین ہندوستان سے مذکور ہیں۔ منجملہ از حضرت امام عصر محمد حنفیہ ہونگے۔ بموجب حدیث امام علی رضاؑ اسّی ہزار ملائک محدقین قبر الحسینؑ حضرت قائمؑ کے ہمرکاب شریک جہاد ہوں گے اور انتقام خونِ ناحق مظلوم کربلا لیں گے۔

امام عصرؑ کے ظہور کا تعیّن

اگرچہ روایات میں امام عصرؑ کے ظہور کی صرف علامات ہی بیان کی گئی ہیں اور اس کے تعین کی نفی کی گئی ہے لیکن اس سلسلہ میں ایک روایت اور ایک خواب ہم درج کرتے ہیں جس کو رویائے صادقہ کہا جا سکتا ہے جس سے

آپ کے وقت ظہور پر روشنی پڑتی ہے وھو ہذا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنے رسالہ رجعت میں تفسیر عیاشی سے ایک روایت درج کی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یقوم قائمنا عند انقضائھا بالـرا۔ یعنی ہمارا قائم "الرا" کے خاتمہ پر ظہور کرے گا۔ اس حدیث کے معنی علامہ مجلسیؒ نے یوں کیے کہ قرآن کے پانچ سورے جہاں "الرآ" آیا ہے اس کو جمع کر کے اس کے عدد جوڑے ۱۱۵۵ھ بنا۔ جو گذر گیا۔ اور آپ کا ظہور نہیں ہوا۔ وہ پانچ سورے یہ ہیں۔
(۱) ہُود (۲) ابراہیم (۳) حجر (۴) یونس (۵) یوسف۔ حالانکہ قرآن کریم میں ایک چھٹا سورہ رعد بھی ہے۔ جس میں آلرا ہے۔ لہذا اب کل چھ سورے ہوئے۔ الرا کے عدد ۲۳۱ ہیں اس کو ۶ سے ضرب دینے پر ۱۳۸۶ نکلتا ہے۔ یہ اگرچہ مجملات میں سے ہے لیکن اگر اس کا یہی مطلب ہے جو علامہ مجلسیؒ نے سمجھا ہے تو ۱۳۸۶ھ یعنی آج سے دو سال بعد آپ کا ظہور موفور السرور ہو گا۔ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ وسہل مخرجہ

پیشین گوئی بذریعہ رویائے صادقہ

شب نوزدہم ماہ شوال ۱۳۵۹ھ میں بوقت نماز صبح عمی سید محمد صادق رضوی ولد سید ابوالفضل صاحب رئیس کرولی نے ایک خواب دیکھا۔ جس کی تعبیر کیلئے موصوف نے حقیر سے دوسری شب میں بموجودگی سید کرار حسین و سید فدا محمد و شیخ محمد حسین صاحبان سیدانوی جائسی ذکر کیا۔ میں نے تعبیر موافق دی۔ حسب مطلب خواب کا اقتباس درج ذیل ہے۔

ایک شخص نے آکر کہا کہ صادق تم کو حضرتؑ یاد فرماتے ہیں۔ میں روانہ ہوا۔ پہلے سیاہ دریا ملا۔ پھر سفید۔ پھر سبز۔ اس کے گرد گرم پانی کا دھارا تھا۔ سرسبز وادی میں داخلہ۔ پہاڑ۔ قلعہ کوہ پر عمارت۔ در پر خادم۔ دیر اقدس پر جا کر میں ٹھہرا۔

وقت جزیرہ میں داخل ہوا تھا ایک بزرگ ملے تھے جنہوں نے فرمایا تھا کہ
نام سید محمد ہے۔ میں حضرت کا پرپوتا ہوں۔ میری عمر اس وقت پونے
سو سال ہے میں نے تم کو حسب الحکم حضرت طلب کیا ہے۔ اور صادق!
پنے کو عارف باللہ مشہور کرد۔ بہرحال در دولت پر بوسہ دینے کے بعد
یعہ خادم کئی مرتبہ آمد و رفت کے بعد یہ حکم ہوا کہ تم مسلح تیار رہو۔ پچاس
کے بعد۔ صحیح وقت کا علم صرف خدا کو ہے۔ اس وقت جبکہ چالیس مومن
یں یک وقت جمع ہو جائیں گے۔ ابھی تک چالیس مومن یک وقت زندہ
ں رہتے۔ گھوڑا اسی وقت ملے گا۔ اس کے بعد حکم واپسی ملا۔ خدمت سید محمد
آیا۔ انہوں نے دو رکعت نماز زیارت اور دو رکعت نماز شکر پڑھائی۔ ناگاہ
ھڑاہٹ کی شدید آواز سنائی دی۔ دیکھا تو ہزارہا آدمی سرخ گھوڑوں پر
سوار تھے۔ دریافت پر سید صاحب سے معلوم ہوا کہ یہ وہ مومنین ہیں
لنا ئے جہاد میں فوت ہو چکے۔ سب یہاں ہیں۔ آنکھ کھل گئی۔

تصدیق کرتا ہوں۔

محمد صادق

۱۹ر شوال المکرم ۵۹ھ

بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا ظہور پنجشنبہ یا جمعہ بروز عاشورہ
نہ طاق میں ہوگا شیخ مفید نے تاریخ ظہور ۲۵ر ذیقعدہ بتائی ہے۔

پ کے ظہور کے دیگر کیفیات

جس وقت حضرت امام عصر ظہور فرمائیں گے تو حضرت عیسیٰ و خضر و
لیس و ادریس علیہم السلام خدمت امام میں حاضر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ
م علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام
ی روایت کی ہے کہ آپ کا پایہ تخت شہر کوفہ ہوگا جس کی آبادی اس قدر

بغداد سے ملحق ہو جائے گی۔ دربار مسجد کوفہ میں لگے گا۔ بیت المال مسجد سہلہ میں، مقام خلوت نجف اشرف، تعداد لشکر ظفر پیکر ایک لاکھ ۹ میل کے رقبہ میں لشکر پڑاؤ ڈالے گا۔ آپ کے علمدار محمد علقیہ ہوں گے اسیّ ہزار ملائکہ مجاورین قبر امام حسینؑ آپ کے پابہ رکاب شریک جہاد ہوں جو انتقام خون ناحق امام حسین علیہ السلام ظالموں سے لیں گے۔ حضرت معرکہ شدید دجال ملعون کو قتل کریں گے۔ اور ظلم و عدوان کو روئے زمین سے حرف غلط کی طرح مٹا دیں گے۔ اس کے بعد ۳۰۹ برس تک بادشاہت کریں گے۔

امام عصرؑ کی شہادت اور دیگر معصومینؑ کی رجعت

بعض کتب سے مستفاد ہے کہ آپ کی شہادت کا باعث ایک ریش دار "ملیحہ" نامی ہوگی جو دمشق میں آپ کو شہید کرے گی۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ کیونکہ حضرت کے ظہور کے ساتھ باقی معصومین کی رجعت ہوگی۔ اور اس وقت سب موجود ہوں گے چنانچہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر نماز پڑھیں گے امام حسین علیہ السلام کفن دیں گے۔ اور مسجد رسولؐ مدینہ منورہ میں نزدیک جائے قبر رسولؐ آپ کو دفن کریں گے۔

باب دوم

درارشادات امام عصر علیہ السّلام

صفحات گذشتہ میں درحالات علماء گزرچکا کہ مقدس اردبیلی رح نے حضرت
سے جواب مسائل طلب کئے۔ توآپ نے ان کو مسجد کوفہ جاکر امام عصر ع
سے پوچھنے کی ہدایت کی اور ارشاد فرمایا ۔ ملّا احمد ! مسجد کوفہ چلے جاؤ اور اپنے مسائل
کے جوابات قائم آل محمدؑ سے دریافت کرو۔ کیونکہ وہ اس وقت امام زمانہ ہیں حضرت
کے ارشاد سے واضح ہے کہ اس وقت ہم کو اپنے زمانہ کے جملہ ارشادات واقرابی
سے باخبر رہنا چاہیئے تاکہ ابتلاءات عصریہ میں ہم آپ سے حل مشکل چاہیں
اور آپ کے حکم کے مطابق طریقے اختیار کریں۔ چنانچہ ہم ذیل میں حضرت کے ان
ارشادات کو ذکر کرتے ہیں جو در زمان غیبت صغریٰ نواب اربعہ کے ذریعہ
بشکل توقیع برآمد ہوئے ہیں۔ وھوھذا ۔

فتاویٰ حضرت امام العصرؑ والزّمان

۱) ابوالعباس احمد بن خضر کا بیان ہے کہ میں ایام غیبت صغریٰ امام عصر کی رویت
اور زیارت کی تمنا میں از حد بے چین تھا ۔ اسی اثنا میں بغیر کسی تحریک کے ایک
توقیع مبارک میرے نام برآمد ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

جواب مسئلہ

جس شخص نے میری جستجو کی وہ حقیقتاً میری تلاش میں میرے پیچھے پڑ گیا۔
اور جو شخص میری تلاش میں میرے پیچھے پڑ گیا وہ ضرور تمام خلائق کو میرا نشان
بتلادے گا۔ اور جس شخص نے خلائق کو میرا نشان بتلا دیا وہ میرے قتل و ہلاکت کا

باعث ہوا۔ اور جو شخص میرے قتل و ہلاکت کا باعث ہوا وہ مُش
بھی ہوا اور کافر بھی۔

(۲) سائل نے نماز جناب جعفر طیارؓ کی نسبت استفسار کیا کہ حالت قیام میں
رکوع و سجود کی حالتوں میں ذکر تسبیح اس سے سہو ہو گیا اور نماز تمام ہونے
سے پہلے ذکر سہو شدہ کا اس کو خیال آ گیا تو ایسی حالت میں وہ اپنے سہو
ذکر تسبیح کو ادا کرے یا نماز کو ادا کر لے۔ بعد اس کے ذکر تسبیح کو ادا
کرے۔ سائل کے جواب میں توقیع مقدس نکلی۔ ترجمہ:۔

جواب:۔

جب ایسی حالتوں میں سے کسی حالت میں سہو واقع ہوا اور وقت گذر جانے
کے بعد وہ یاد آئے تو جو چیز کہ اس سے فوت ہوئی ہے ادا کر سکتا ہے۔

(۳) زن و شو کے معاملات میں پوچھا گیا کہ آیا عورت اپنے شوہر کی مشایعت
جنازہ میں شریک ہو سکتی ہے؟ جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب:۔

مشایعت جنازہ کر سکتی ہے۔

(۴) پھر دریافت کیا گیا کہ بیوہ کو ایام عدت میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت
جائز ہے یا نہیں؟ تحریر فرمایا گیا۔

جواب:۔

شوہر کی قبر کی زیارت کر سکتی ہے مگر رات کے وقت اپنے گھر سے
باہر نہ نکلے۔

(۵) پھر استفسار کیا گیا کہ وہ اپنے کار ضروری کے لئے بھی ایسی حالت میں باہر جا
سکتی ہے؟ حکم ہوا۔

جواب:۔

اگر اُس کو کسی شخص غیر سے اپنا کوئی حق لینا ہے تو وہ اس سے لے سکتی ہے

اور اس کے لئے باہر جا سکتی ہے۔ مگر رات کے وقت اپنا گھر نہیں چھوڑ سکتی۔

(۶) وداع ماہ رمضان المبارک کی نسبت پوچھا گیا کہ عموماً وداع ماہ مبارک رمضان شب آخر میں پڑھی جاتی ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ روزِ آخر جب ہلالِ عید نمودار ہو پڑھنا چاہیئے۔ ان دونوں صورتوں میں کون سی صورت اختیار کی جائے؟ جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب:-

اعمال ماہ رمضان المبارک تمام تر رات کو کئے جاتے ہیں اس لئے وداع بھی آخر شب میں کرنی چاہیئے۔ اگر گمی ایام کا خیال ہے تو دونوں راتوں (۲۹/۳۰) کو وداع کریں۔

(۷) نماز کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے۔ جب تشہد اوّل سے فارغ ہوا۔ اور تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہوا۔ تو اس کے لئے تکبیر کہنا واجب ہے یا نہیں؟ بعضے اس کے وجوب کے قائل نہیں۔ صرف بحول اللہ تعالیٰ وقوتہ اقوم و اقعد کے ذکر کو کافی سمجھتے ہیں۔ اس مسئلہ کے جواب میں ارشاد ہوا۔

جواب:-

اس امر میں دو حدیثیں وارد ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب مصلّی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو تو اس پر تکبیر ہے۔ اور دوسری یہ ہے کہ جب سجدہ دوم سے سر اٹھائے تو اس پر تکبیر ہے۔ پھر بیٹھ جائے پھر اُٹھے۔ پس بیٹھنے کے بعد اٹھنے کے لئے اسے تکبیر کہنا لازم نہیں ہے۔ اور اسی طرح تشہد اوّل کی بھی صورت ہے اور ان دونوں صورتوں میں سے جس پر عمل کیا جائے وہ صحیح ہوگا۔

(۸) قربانی کے متعلق سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ اس کی طرف سے اونٹ مول لے کر اسی کی طرف سے منیٰ میں نحر کر دے

چنانچہ اس شخص نے اونٹ تو خرید لئے مگر قربانی کرتے وقت اس کا نام لینا بھول گیا۔ جب ذبح کر چکا تو نام یاد آیا۔ تو آیا ایسی قربانی اس شخص کی طرف سے صحیح ہو گی یا نہیں؟ جواباً قلمی ہوا۔

جواب:۔

اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس کے دوست کی طرف سے جائز ہے

(۹) دریافت کیا گیا کہ کتب اعمال مثل (ثواب القرآن فی الفرائض) وغیرہا میں وارد ہے کہ آپ کی خدمت سے حکم ہوا ہے کہ مجھے سخت تعجب ہوتا ہے اس شخص کی غفلت پر جو اپنی نماز میں سورۃ انا انزلناہ کی تلاوت ترک کرتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کی نماز کیسے مقبول بارگاہ احدیت ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ حکم ہوا کہ وہ نماز کسی طرح بہتر نہیں کہی جا سکتی جس میں سورۃ قل ھو اللہ احد کی تلاوت نہیں کی جاتی۔ پھر تیسری جگہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں سورۃ ہمزۃ یعنی ویل لکل ھمزۃ۔ پارہ ۳۰ میں ہے) کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کو بقدر دنیا ثواب ملتا ہے۔ کیا ایسی حالت میں مناسب ہے کہ سورہ ہائے انا انزلناہ اور قل ھو اللہ احد کو ترک کرکے سورۃ ہمزۃ کی تلاوت کی جائے۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں سورتوں کے ترک کرنے میں اجابت و مقبولیت نماز میں تردد واقع ہوتا ہے۔ جواب بذریعہ توقیع عطا ہوا کہ:۔

جواب:۔

ثواب ان سورتوں کی تلاوت کا ایسا ہی ہے جیسا کہ وارد کیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان سورتوں میں سے جن کا ثواب لکھا ہے ترک کر دے اور بجائے اس کے سورۃ قل ھو اللہ احد اور سورۃ انا انزلناہ ان کی فضیلت کی وجہ سے پڑھے تو ثواب ان سورتوں کا جو اس نے پڑھے اور ان سوروں کا بھی جو اس نے ترک کر دئے دونوں اس کو عطا کئے جائیں گے۔

اور یہ بھی جائز ہے کہ ان دونوں سورتوں کے سوا دوسرے سورے بھی پڑھے جائیں۔ نماز ہو جائے گی لیکن ان دو سورتوں کا ثواب اسے نہیں ملے گا۔

(۱۰) ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص کو تحصیل اموال موقوفات کا عہدہ سپرد ہے اور وہ ان اموال کو جو اس کے قبضہ میں ہیں اپنے لئے حلال جانتا ہے۔ اور اموال موقوفات کو لے لینے سے کوئی پرہیز نہیں کرتا ایسی حالت میں مجھ کو اکثر ان دیہات میں جانے کا اتفاق ہوا جو اس کے زیر انتظام ہیں۔ اور اس کو میں اکثر وہاں پاتا ہوں۔ اور مجھے اس کے پاس جانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے۔ اور اکثر کھانے کا وقت بھی ہو جاتا ہے۔ وہ مجھے کھانے کی تکلیف دیتا ہے۔ اگر میں اس کے کھانے سے انکار کرتا ہوں تو وہ مجھ سے سخت عداوت کرتا ہے۔ اور اس کی موجودہ عداوت میری مختلف اقسام کی مضرت کا باعث ہوتی ہے ایسی خاص حالت میں مجھے اس کا کھانا کھانا جائز ہوگا یا نہیں۔ اور اگر میں اس کے کفارہ میں تصدق کرنا چاہوں تو اس تصدق کی کیا مقدار ہونی چاہیئے۔ اور اگر یہ وکیل موقوفات کسی شخص کے پاس کوئی شے کھانے کی ہدیہ کے طور پر بھیجتا ہو اور اتفاق وقت سے میں بھی اس کے پاس موجود ہوں اور وہ مجھ سے کہے کہ اس میں سے کھا لو۔ یا اپنے گھر لے جاؤ۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ ہدیہ بھیجنے والا۔ وکیل موقوفات ان اموال موقوفات کے تصرف میں کوئی خوف نہیں کرتا ہے تو اگر وہ ہدیہ میں لے لوں یا اس میں سے کچھ اپنے گھر لے جاؤں تو میرے اس عمل سے خاص میرے لئے کوئی حرج ہوگا یا نہیں؟ اس کا جواب ذیل کی عبارت میں مرحمت کیا گیا۔

جواب :-

اگر اس شخص کی کوئی جائداد یا آمدنی سوائے اموال موقوفات کے اس کے اختیار میں ہے تو اس کا کھانا بھی کھایا جا سکتا ہے اور تحفہ بھی لیا جا سکتا ہے۔

اور اگر دوسری معاش نہیں ہے تو جائز نہیں ہوگا۔

(۱۱) ارکان نماز واجب و سنت اور سجدہ شکر کی نسبت پوچھا گیا کہ نماز واجب میں مصلی قنوت کی دعا پڑھ کر اپنے ہاتھ اپنے منہ اور سینہ کی طرف سیدھا کر لیتا ہے مطابق اس روایت کے جس میں وارد ہوا کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اس سے کہیں زیادہ بزرگ ہے کہ وہ اپنے بندے کے ہاتھوں کو دعا کرنے کے بعد خالی پھیر دے بلکہ وہ اپنی رحمت سے اس کے ہاتھوں کو لبریز کر دیتا ہے۔ اور دوسری روایت کی رو سے ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا منقول ہوا ہے۔ آیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟ بعض علماء سے مروی ہے کہ نماز میں دونوں صورتوں میں سے صرف ایک ہی پر عمل جائز ہو سکتا ہے۔ جواب میں ارشاد فرمایا گیا۔

جواب:۔ نماز واجبی میں ہاتھوں کو سر اور منہ پر پھیرنا جائز نہیں ہے اور جس چیز کے ساتھ نماز واجبی میں عمل کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب مصلی قنوت پڑھ چکے تو وہ اپنے ہاتھوں کو آہستگی اور سہولت کے ساتھ اپنے سینے کے مقابل لا کر اپنے زانوؤں تک پہنچائے اور تکبیر کہے۔ اور پھر رکوع میں جلد چلا جائے۔ منہ پر ہاتھ پھیر لینے کی خبر بھی صحیح ہے۔ مگر نوافل شب و روز میں نہ کہ نماز ہائے واجب میں۔ اور نوافل میں اس عمل کا بجا لانا یعنی ہاتھوں کا منہ پر پھیر لینا افضل ہے

(۱۲) سجدہ ہائے شکر کے بارے میں پوچھا گیا کہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ کیونکہ بعض اس کو بدعت بتلاتے ہیں۔ اور اگر جائز ہے تو نماز مغرب کے بعد ہے یا نافلہ پڑھ کر ہے۔؟ اس مسئلہ کا جواب ذیل کی عبارت میں صادر ہوا۔

جواب:۔ سجدہ شکر لازم و واجب ترین سنت سے ہے اور کبھی کسی نے اس کو بدعت نہیں بتلایا مگر اس شخص نے جس نے دین خدا میں احداث و اختراع کیا ہوگا۔ اب اس امر کا جواب کہ سجدہ شکر خصوصاً بعد

از مغرب وقبل از چہار رکعت نوافل مغرب کے ساتھ لازم ہے یہ ہے کہ اُن دُعا اور تسبیحات کی فضیلت جو بعد فرائض بجالائی جائیں اُن دعاؤں پر جو نوافل کے ساتھ ادا کی جائیں بعینہٖ ایسی ہے جیسا کہ فرائض کی فضیلت نوافل پر ثابت ہے۔ اور سجدہ اصل میں دعا و تسبیح ہے لہٰذا افضل یہی ہے کہ فرائض کے بعد بجالایا جائے اور اگر بعد نوافل بجالائیں تو بھی جائز ہوگا۔

(۱۲) بیع وشرار کے متعلق یہ سوال کیا گیا کہ ہمارے چند برادرانِ ایمانی ایسے ہیں جنہیں ہم پہچانتے ہیں۔ ایک قطعہ زمین نوآباد قید خانہ شاہی سے ملحق ہے جس میں حاکم وقت کا بھی حصّہ ہے اور قبضہ جابرانہ وغاصبانہ ہے اکثراوقات بعض اہل شہر اُسے بغیر اجازت جوت بو لیتے ہیں اور اس کی وجہ سے عمال شاہی اُن کو سزا بھی دیتے ہیں۔ اور حتی الامکان ملازمین سلطانی اس کی پیداوار پہ قابض و متصرف ہونے سے اہلِ شہر کو باز رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ زمین بوجہ ویران رہنے کے کچھ ایسی قیمت بھی نہیں رکھتی اس لئے کہ کامل بیس۲۰ برس سے محض افتادہ پڑی ہوئی ہے۔ یہ مذکورہ بالا برادران ایمانی اس کی خریداری سے انکار محض کرتے ہیں اس لئے کہ ان کو معلوم ہوچکا ہے کہ یہ قطعہ زمین کسی زمانہ میں کسی شخص خاص نے وقف کیا تھا جس کو سلطان وقت نے بجبراً لے لیا ہے، پس صورت مسطورہ میں اگر زمین مذکور کی بیع سلطان وقت کی طرف سے جائز ہے اور اس میں کوئی حرج شرعی نہیں ہے تو اس کا خرید لینا ہمارے برادران ایمانی کے لئے نہایت مفید اور نافع ثابت ہوگا۔ اور زمین مذکورہ بھی شاداب و آباد ہوجائے گی۔ اور وہ قطعہ زمین ایسا ہے کہ آسانی سے سیراب ہوسکتا ہے اور عمدہ پیداوار دے سکتا ہے۔ اور اگر اس کی بیع سلطان وقت کی جانب سے حلال نہیں ہے تو حکم امتناع جاری فرمایا جائے۔ جواب یہ آیا۔

جواب: سوائے مالک زمین مذکورہ کے بیع کئے ہوئے یا

اس کا حکم یا اس کی رضا و استمزاج لئے ہوئے معاملہ مسطورہ صحیح و جائز نہ ہوگا۔

(۱۴) ۳۰۸ھ میں (غیبت صغریٰ) محمد بن عبداللہ حمیری نے آپ کی خدمت میں ایک بہت بڑا عریضہ لکھا اور یہ بیان کیا کہ ہماری قوم و ملّت کے بعض اہل علم و یقین اور اکثر خواتین با تمکین آج ۲۲ برس سے ماہ رجب کے روزے رکھتی ہیں۔ اور اپنے ان روزوں کو علی التسلسل شعبان اور ماہ رمضان کے روزوں سے ملا دیتی ہیں۔ بخلاف اس سیرت کے ہمارے بعض علما فرماتے ہیں کہ یہ روزے معصیت میں داخل ہیں اس مسئلہ کے جواب میں ذیل کی عبارت تحریر فرمائی گئی۔

جواب :۔ ماہ رجب میں پندرہ روز تک تو روزہ رکھیں پھر منقطع کر دیں مگر اپنے قضا روزوں میں سے تین روزے بعد کو بھی رکھ سکتی ہے۔ کیونکہ اس امر میں حدیث خاص وارد ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ماہ رجب قضا روزوں کے ادا کرنے کے لئے سب سے اچھا مہینہ ہے۔

(۱۵) دریافت کیا گیا کہ ماموم اس وقت شریک جماعت ہوا جب امام ذکر رکوع میں مشغول تھا۔ وہ اپنے موجودہ الحاق بالجماعت اور ذکر رکوع کو جو اس نے امام کے ساتھ کیا ہے رکعت فوت شدہ کے برابر جانتا ہے۔ بخلاف اس کے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ تاوقتیکہ یہ شخص اس تکبیر کی آواز کو جو امام پیش از رکوع کہتا ہے نہ سن لے صرف ذکر رکوع یا محض اقتدائے امام جماعت کو ایک رکعت فوت شدہ کی جگہ نہیں شمار کر سکتا اس مسئلہ کا جواب ان لفظوں میں قلمی ہوا۔

جواب :۔ اگر وہ شخص ایسی حالت میں بھی امام جماعت سے مل جائے کہ جب اس کو ذکر رکوع میں صرف ایک بار سبحان اللہ کہنے کو اور رہ گیا

ہوتا ہے اس کی ایک رکعت شمار میں آئے گی خواہ اس نے امام جماعت
کی تکبیر قبل از رکوع کی آواز کو سنا ہو یا نہیں۔

(۱۶) دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نماز ظہر کے بعد نماز عصر پڑھی جب
نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکا تو اُسے خیال آیا کہ اس نے نماز ظہر کی
کُل دو۲ رکعتیں پڑھی ہیں۔ ایسی صورت میں اُسے کیا کرنا چاہیئے؟ جواب
میں تحریر فرمایا گیا۔

جواب :- اگر اس نے درمیان نماز کے کوئی ایسا امر کیا ہے جس سے
نماز باطل ہو جاتی ہے تو اسے دونوں نمازوں کا اعادہ کرنا چاہیئے۔ اور
اگر ایسا امر کوئی اس سے سرزد نہیں ہوا ہے تو ان دونوں رکعتوں کو جو اس
نے نماز عصر کے حساب میں پڑھی ہیں۔ نماز ظہر کے تتمہ میں محسوب کرے
بعد اس کے نماز عصر پڑھ لے۔

(۱۷) سوال ہوا کہ آیا اہل بہشت کے لیے توالد و تناسل بھی ہے یا نہیں ؟
جواب مرحمت ہوا۔

جواب :- عورتوں کو بہشت میں ولادت، حیض، نفاس اور تمام
نسائی ضرورتوں کی کوئی حاجت نہیں ہو گی۔ (اس کے بعد جنت کی حالت
تحریر فرمائی گئی ہے) .... عورتوں کو بہشت میں حمل ہونے
اور بچہ جننے وغیرہ کی کوئی ضرورت نہ ہو گی اور تمام اشیاء وہاں ایسی
ہی مخلوق ہوں گی جیسے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام کو
اس نے عبرت اور تنبیہ الخلائق کے لئے خاص طور پر بغیر ان اسباب
کے لیے خلق فرمایا ہے۔

(۱۸) پوچھا گیا کہ خاک تربت جناب امام حسینؑ میت کے ساتھ قبر میں رکھنا
جائز ہے یا نہیں ؟

جواب میں تحریر فرمایا گیا۔ جائز ہے۔

(۱۹) استفسار کیا گیا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے فرزند گرامی حضرت اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کے کفن پر اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرما دیا تھا۔ اسمٰعیل یشھد ان لا الٰہ الا اللہ
آیا ہم لوگوں کے لئے بھی اپنی میت کے پارچہ ہائے کفن پر اس کا لکھنا جائز ہوگا یا نہیں ؟ اور آیا ہم ان فقرات کو خاک تربت امام حسین سے لکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ جواب میں تحریر ہوا۔

جواب :۔ جائز ہے۔

(۲۰) پوچھا گیا کہ خاک تربت حضرت امام حسین سے تسبیح تیار کر کے اس پر سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم پڑھنا جائز ہوگا یا نہیں ؟ اگر جائز ہے تو اس میں کوئی فضیلت خاص بھی ہے یا نہیں۔ جواب میں حکم ہوا :

جواب :۔ تسبیح خاک شفا پر ذکر جائز ہے کسی دوسری شے پر ذکر تسبیح کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو خاک شفا پر ہے اور جو فضیلت مخصوصہ اس کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ذکر تسبیح کو بھول جائے اور صرف اس کے دانوں کو گردش دیا کرے تو اس کو ذکر تسبیح کا پورا ثواب دیا جائے گا۔

(۲۱) دریافت کیا گیا کہ بائیں ہاتھ سے تسبیح پڑھنا جائز ہے۔؟

جواب :۔ جائز ہے۔

(۲۲) سوال کیا گیا کہ کیا انسان کے لیے جائز ہے کہ وہ نماز واجبی یا مستحبی میں تسبیح کو اپنے ہاتھ سے گردش دے۔

جواب :۔ اگر اس کو غلطی یا سہو کا خوف ہو تو جائز ہے۔

(۲۳) پوچھا گیا کہ خاک پاک پر سجدہ صحیح ہے۔ اور اس میں بھی کوئی فضیلت خاص ہے ؟ حکم ہوا۔

جواب :۔ جائز ہے اور اس میں بھی فضیلت ہے۔

(۲۴) استفسار کیا گیا کہ ایک شخص زیارت قبور حضرات آئمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے لیے جایا کرتا ہے۔ اس کو ان قبور مطہرہ کے آگے سجدہ جائز ہے یا نہیں۔ آیا یہ بھی اس کے لیے جائز ہے کہ وہ قبر مطہرات کے نزدیک نماز پڑھے اور اگر نماز پڑھے تو قبر مطہر کی پشت پر کھڑا ہو۔ اور مزار کو قبلہ کی طرف آگے لے لے۔ یا قبر مطہر کی دائیں جانب ایستادہ ہو۔ یا بائیں جانب کھڑا ہو کر نماز ادا کرے۔ آیا جائز ہے کہ قبر منور کو اپنی پشت پر لے کر اس کے آگے قبلہ کی طرف اس طرح کھڑا ہو کہ قبر مطہر اس کی پس پشت واقع ہو؟ ناحیہ مقدسہ سے اس کا جواب اس عبارت میں صادر ہوا۔

جواب:۔ قبور پر سجدہ کرنا کسی صورت میں عام اس سے کہ بقصد زیارت ہو یا نوافل یا فرائض جائز نہیں ہے۔ باقی رہا جس امر پر عمل ہو سکتا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ سجدے سے رخسار کو قبر مطہر پر رکھے۔ اور نماز ہر قبر منور کے پشت پر اس طرح ادا کرے کہ قبر منور کو اپنے منہ کے آگے رکھے۔ اور قبر منور کے آگے کھڑے ہو کر یا بالائے سر یا پائیں پا نماز کا ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ امامؑ کے آگے کھڑے ہونا یا ان کے برابر کھڑا ہونا یا ان کے یمین و یسار کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

(۲۵) استفسار کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے مال میں سے کچھ نذر خدا نکالا اور نیت کی کہ اپنے اس مال کو اپنے کسی برادر مومن پر ایثار کر دے گا۔ مگر اس نیت کے بعد وہ اپنے عزیز و اقارب میں سے خاص ایک شخص کو محتاج پاتا ہے تو کیا ہو سکتا ہے کہ بخلاف نیت سابق وہ اپنے اس مال کو بجائے عام برادران ایمانی کے اپنے اس عزیز اور قریبی برادر کے حوالہ کر دے۔ ناحیہ مقدسہ سے یہ جواب عنایت کیا گیا۔

جواب:۔ دونوں میں سے جو شخص اس کے مذہب سے قریب تر

ہو اس کو دینا چاہیئے۔ اور اگر اس حدیث پر نظر کی جائے کہ معصومؑ نے فرمایا۔ خدا اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں کرتا جس کا کوئی عزیز محتاج ہو تو اس مال کو دونوں پر تقسیم کر دینا چاہیئے۔ تاکہ دونوں فضیلتیں ہاتھ آجائیں :۔

(۲۶) پوچھا کہ مبروص و مجذوم اور مفلوج کی گواہی درست ہے کیونکہ ان کے متعلق وارد ہوا ہے کہ یہ امامت نماز نہیں کر سکتے۔

جواب :۔ اگر یہ امراض ان کو پیدائش کے بعد حادث ہوئے ہوں تو جائز ہے۔ اور اگر خلقی ہوں تو جائز نہیں ہے۔

(۲۷) پوچھا گیا کہ خز[1] کا لباس جس میں خرگوش کے بال مخلوط ہوں اس کے بارے میں امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا کہ آیا اس میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ — فرمایا ہو سکتی ہے۔ پھر ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہو سکتی۔ پس ان دونوں روایتوں میں سے کس پر عمل کیا جائے ؟

جواب :۔ ان کی جلد کے ساتھ نماز حرام خالی بالوں میں جائز ہے۔

(۲۸) دریافت کیا گیا کہ بعض اوقات انسان اندھیرے میں نماز شب پڑھتا ہے اور غلطی سے پیشانی بجائے سجدہ گاہ کے فرش پر پڑ جاتی ہے۔ جب سر اٹھایا تو سجدہ گاہ نظر آئی کیا یہ سجدہ محسوب ہو گا یا نہیں ؟

جواب :۔ جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھا ہے سجدہ گاہ ڈھونڈنے کے لئے سر اٹھا سکتا ہے۔ (احتجاج طبرسی)

(۲۹) وقت طلوع و غروب آفتاب نماز کے متعلق پوچھا گیا کیونکہ روایات بہ طرق عامہ وارد ہیں کہ یہ وقت شیطان کے سینگ نکلنے کا ہوتا ہے۔

---

[1] ایک قسم کا دریائی چوپایہ جو لومڑی سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کو دریائی کتا بھی کہتے ہیں۔ اس کے سمور میں نماز درست ہے جلد میں درست نہیں ہے۔ (جزائری)

لہٰذا ان اوقات میں نماز نہیں پڑھنا چاہیئے۔ جواب بہ الفاظِ ذیل برآمد ہوا:-

جواب :- تم نے طلوع و غروب شمس کے وقت نماز کی بابت جو دریافت کیا ہے تو اس کے متعلق یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ بات مان لی جائے جو عامۃ الناس میں مشہور ہے کہ صبح کو سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے اور شام کو بھی اس کے سینگوں کے بیچ میں غروب کرتا ہے تو شیطان کی ناک رگڑنے کے لیئے نماز سے بہتر کونسی چیز ہو سکتی ہے لہذا تم ان اوقات میں نماز پڑھ کر ابلیس کی ناک کو خوب رگڑا کرو۔

(۳۰) ایک ایسے بچہ کے متعلق سوال کیا گیا جس کا ختنہ کیا گیا۔ لیکن بعد میں کھال دوبارہ بڑھ گئی۔ اس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے یا نہیں۔ ؟

جواب :- اس کا ختنہ دوبارہ واجب ہے کیونکہ اغلف (جس کا ختنہ نہ کیا گیا ہو) جب زمین پر پیشاب کرتا تو چالیس روز تک زمین فریاد کرتی ہے۔

(۳۱) نماز کی حالت میں سامنے آگ، صورت اچراغ کی بابت پوچھا گیا کہ ایسی حالت میں نماز درست ہے یا نہیں!

جواب :- جو بت پرستوں اور آتش پرست کی اولاد ہو اس کے لیئے جائز نہیں ہے۔

نمازِ مغرب و صبح دیر سے پڑھنے والا ملعون ہے

شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں زہری سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں عرصہ سے صاحب الزمان کی زیارت کا مشتاق تھا۔ اور اس مقصد کے لیئے میں نے کافی پیسہ صرف کیا یہاں تک کہ میں محمد بن عثمان عمری

(حضرت کے دوسرے نائب خاص) کی خدمت میں شرف یاب ہوا۔ اور ایک عرصہ تک میں ان کی خدمت کرتا رہا۔ آخر میں میں نے ان سے اپنا مدعا بیان کیا پہلے تو انہوں نے میری مطلب برآری سے پہلوتہی کی۔ جب میں نے بہت الحاح وزاری کی تو انہوں نے کہا کہ کل صبح سویرے آجانا۔ چنانچہ میں دوسرے روز ان کی خدمت میں پہنچا۔ جس وقت میں وہاں گیا تو میں نے ان کو ایک جوان سے گفتگو میں مشغول پایا۔ جس کا چہرہ بہت خوب صورت تھا اور اس کے جسم سے خوشبو نکل رہی تھی اور اس کی آستین میں تاجروں کی طرح سے کوئی چیز تھی۔ میں عمری کی طرف بڑھا۔ مگر انہوں نے اس شخص کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ میں نے اس شخص سے جو سوالات کئے انہوں نے ہر بات کا جواب شافی دیا۔ بعد ازاں وہ گھر میں داخل ہونے لگے۔ عمری نے کہا۔ اور جو پوچھنا ہو پوچھ لو۔ کیونکہ اس کے بعد پھر کبھی ان کو نہ دیکھ سکو گے۔ میں مزید سوالات کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ تو انہوں (صاحب الزمان علیہ السلام) نے اس سے زیادہ کوئی بات نہ فرمائی کہ۔

مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ اَخَّرَ الْعِشَاءَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَخَّرَ الْغَدَاةَ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِيَ النُّجُوْمُ۔ ———— ملعون ہے ملعون ہے۔ وہ شخص جو شام کی نماز (یعنی مغرب) اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے آسمان پر چھٹک جائیں اور صبح کی نماز اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے غائب ہو جائیں۔ ———— یہ کہکر آپ گھر میں داخل ہو گئے۔ (احتجاج طبرسی)

خمس کے متعلق امام عصرؑ کا ارشاد

خمس کے متعلق ہمارے اہل ثروت حضرات بڑی سستی کرتے ہیں اور ان کو اللہ کی غفاری اور اہلبیت کی رحیمی پر بھروسہ ہے کہ وہ بروز قیامت بخشوالیں گے

حالانکہ ان کو خبر نہیں کہ یہ حقوق الناس میں سے ہے۔ اور یہ بھی خبر نہیں کہ امام عصرؑ نے اس معاملہ میں سہل انگاری کرنے والے کو کن الفاظ میں یاد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل احادیث ملاحظہ ہوں۔

(۱) من یستحل ما فی یدہ من اموالنا ویتصرف فیہ تصرفہ فی مالہ من غیر امرنا فمن فعل ذلک فہو ملعون ونحن خصماؤہ یوم القیمۃ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المستحل من عترتی ما حرم اللہ ملعون علی لسانی ولسان کل نبی مجاب فمن ظلمنا کان فی جملۃ الظالمین لنا وکانت لعنۃ اللہ علیہ لقولہ عزوجل الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین۔

(ترجمہ) اگر کسی کے پاس ہمارا مال (سہم امام) ہو۔ اور وہ اس میں اس طرح تصرّف کرے کہ جس طرح اپنے مال میں تصرّف کرتا ہے پس جو بھی ایسا کرے وہ ملعون ہے اور ہم بروز قیامت اس کے دشمن ہوں گے۔ کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص میری عترت سے وہ حلال سمجھے جو اللہ نے اس کے لیئے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان سے ملعون ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات کی زبان سے ملعون ہے۔ لہٰذا جو بھی ہم پر ظلم کرے وہ بھی انہی ظالموں میں سے محسوب ہوگا جنہوں نے ہم اہل بیت پر ظلم کیا اور اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔ کیونکہ اس نے قرآن میں ظالموں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲) اور جو تو نے اس جائداد کے متعلق سوال کیا ہے جو از باب خمس

ہم سے متعلق ہے کہ کیا اس پہ عمارت بنائی جا سکتی ہے اور اس کا خراج دے کہ اور مخارج ادا کرکے جو کچھ بچ رہے وہ ہم کو بھجوا دیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کے مال میں اس کے بدون اجازت تصرّف کرے. جب یہ عام لوگوں کا قانون ہے تو ہمارے مال میں یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے. پس جس نے بھی ہماری اجازت کے بغیر ایسا کیا تو اس نے فعلِ حرام کا ارتکاب کیا۔ وَمَنْ اَكَلَ مِنْ اَمْوَالِنَا شَيْئًا فَاِنَّمَا يَاْكُلُ فِی بَطْنِهٖ نَارًا وَسَيَصْلٰى سَعِيْرًا. جس نے بھی ہمارے اموال (خمس وغیرہ) میں سے کچھ بھی کھایا اس نے اپنے پیٹ میں آگ کو بھرا۔ اور عنقریب وہ جہنم میں جائے گا.

۳ ابوالحسن اسدی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عثمان عمری کے پاس حضرت کی حسب ذیل توقیع برآمد ہوئی.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ عَلٰى مَنِ اسْتَحَلَّ مِنْ اَمْوَالِنَا دِرْهَمًا:۔ اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اس شخص پر جو ہمارے اموال میں سے ایک درہم کو بھی حلال سمجھے. اس روایت کے راوی بیان کرتے ہیں کہ اس توقیع مبارک کو دیکھنے کے بعد میرے دل میں یہ خیال گزرا یہ عقاب اس شخص کے لئے ہے جو ناحیہ مقدسہ کے مال کو اپنے لئے حلال سمجھے وہ شخص اس میں داخل نہیں ہے جو اپنے کو غلطی پر جانتے ہوئے اس میں تصرف کرے. اگر یہی امر ہے تو پھر اس معاملہ میں کیا خصوصیت ہے ہر حرام کے حلال سمجھنے والے کے لئے یہی پاداش وعقاب ہے.

راوی کہتا ہے بخدا! اس کے بعد جونہی میری نظر دوبارہ توقیع پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ حروف بدل گئے تھے۔ اور اب یہ نئی عبارت مرقوم تھی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ عَلٰى مَنْ اَكَلَ مِنْ مَالِنَا دِرْهَمًا حَرَامًا۔ اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اُس پر جو ہمارے مال میں سے ایک درہم کھالے۔

مذکورہ بالا توقیعات کے ملاحظہ سے معلوم ہوا ہوگا کہ سادات کا حق دبانا خصوصاً امام زمانہ کا حق واجب (جس کو سہم امامؑ کہتے ہیں) ادا نہ کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔ افسوس کہ ہماری قوم کے متمول افراد اس اہم فریضہ سے چشم پوشی کرتے ہیں اور جب دُنیا ان کی آنکھوں پر چھائی ہوتی ہے وہ یا تو خمس نکالتے ہی نہیں یا اگر نکالتے بھی ہیں تو غلط جگہ صرف کر دیتے ہیں۔ جو نہ نکالنے سے بھی بدتر ہے۔

ضروری مسائلِ خمس

۱:۔ خمس ہر اس شخص پر نکالنا فرض ہے جس کا کوئی کاروبار یا نوکری ہو۔ آمدنی میں سے سال کا خرچ نکالنے کے بعد جو کچھ پس انداز ہو اس پر خمس نکلے گا۔

۲:۔ ایک دفعہ جس چیز پر خمس نکال دیا جائے دوبارہ اس پر خمس واجب نہیں ہوتا۔

۳:۔ خمس کا تعلق ہر چیز سے ہے۔ لہذا اگر ایک چھلہ بھی بلا ضرورت پڑا ہوا ہے تو اس پر بھی خمس ہے۔ اسی طرح سال کے بعد مٹھی بھر اناج بچ رہے تو اس کا بھی خمس نکلے گا۔

۴۔ اگر ایک شخص کی دو طرح سے آمدنی ہو۔ ایک حرام دوسری حلال دونوں کی مقدار بھی معلوم نہ ہو تو خمس نکالنے سے وہ پاک ہو جائے گی۔

۵۔ خمس سے مراد ۱/۵ واں حصہ ہے جس کے دو حصے کیے جائیں گے۔ ایک حصہ (یعنی ۱/۱۰) نماز گذار سادات کو خود دے سکتے ہیں دوسرا حصہ مجتہد جامع الشرائط کو پہنچانا چاہیئے۔ یا اس کو دے جس کو مجتہد جامع الشرائط نے اجازت دی ہو۔

نوٹ:۔

شروع کتاب میں آیۃ اللہ سید محسن حکیم مدظلہ کے فرمان (جو خمس سے متعلق ہے) کا فوٹو و ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

خمس کے تفصیلی مسائل ہمارے تازہ رسالے "خمس" مولفہ علامہ جزائری میں ملاحظہ ہوں۔ (رسالہ زیر طبع ہے)

باب سوم

در اعمال و اوراد

خواص سورہائے قرآنی

بعض سوروں کے خواص امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ نے بیان فرمائے ہیں :-

سورۂ توحید (اخلاص)

سورۂ قل ھو اللہ احد کے متعلق حضرتِ حجت کا ارشاد ہے کہ وہ نماز کسی طرح بہتر نہیں کہی جاسکتی جس میں سورۂ قل ھو اللہ کی تلاوت نہیں کی جاتی۔

سورۂ قدر

سورۂ انا انزلناہ کے متعلق حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سخت تعجب ہے اس شخص کی غفلت پر جو اپنی نماز میں سورۂ انا انزلناہ کی تلاوت کو ترک کرتا ہے۔ مجھ کو تعجب ہے کہ اس کی نماز قبول بارگاہ احدیت کیسے ہوتی ہے۔

بسند معتبر حضرتِ حجتؑ سے منقول ہے کہ اگر کسی سورہ کا ثواب تم کو پہنچا ہو اور تم اس کو ترک کر کے نماز میں قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ پڑھو تو ان سوروں کا ثواب ملے گا جن کو ان دو سوروں کی خاطر ترک کیا ہے :-

سور مسبحات یعنی حدید وحشر وصف وجمعہ وتغابن کے متعلق وارد ہوا ہے کہ اگر قبل سونے کے پڑھے تو نہ مرے گا جب تک امام عصرؑ کی زیارت سے شرف یاب نہ ہو۔ اور اگر مرے گا تو بہشت میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمسایہ میں جگہ پائے گا۔

اعمال برائے حضرت حجت علیہ السلام

زیارت امام عصرؑ (مختصر)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ الرَّحْمٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيكَ الْقُرْاٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَاطِعَ الْبُرْهَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ، عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰے فَرَجَكَ وَسَهَّلَ مَخْرَجَكَ وَجَعَلَنَا مِنْ اَعْوَانِكَ وَاَنْصَارِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَائِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَاَجْدَادِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

زیارت امام عصرؑ (طویل)

کتاب احتجاج طبرسی میں ہے کہ ناحیہ مقدسہ سے محمد حمیری کے نام جو توقیع شریف برآمد ہوئی اس میں یہ مرقوم تھا کہ جب تم ہمارے واسطہ سے خدا کی طرف اور خود ہماری طرف توجہ کرنا چاہو تو یوں کہو جس طرح خود خدا نے فرمایا ہے۔

سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسٓ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَاعِیَ اللّٰهِ وَرَبَّانِیَّ اٰیَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَابَ اللّٰهِ وَدَیَّانَ دِیْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِیْلَ اِرَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا تَالِیَ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمَانَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ فِیْ اٰنَاۗءِ لَیْلِكَ وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مِیْثَاقَ اللّٰهِ الَّذِیْ اَخَذَهٗ وَوَكَّدَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِیْ ضَمِنَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ وَالْغَوْثُ

وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْدًا غَيْرَ مَكْذُوبٍ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
حِيْنَ تَقْعُدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْرَءُ
وَتُبَيِّنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصَلِّيْ وَ
تَقْنُتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَرْكَعُ وَ
تَسْجُدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُهَلِّلُ
وَتُكَبِّرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَحْمَدُ وَ
تَسْتَغْفِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصْبِحُ
وَتُمْسِيْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى
وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْإِمَامُ
الْمَأْمُوْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَأْمُوْلُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ اُشْهِدُكَ
يَا مَوْلَايَ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
لَا حَبِيْبَ اِلَّا هُوَ وَاَهْلُهٗ وَاُشْهِدُكَ يَا
مَوْلَايَ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهٗ
وَالْحُسَيْنَ حُجَّتُهٗ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ

حُجَّتُهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ وَجَعْفَرُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ
وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى حُجَّتُهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
حُجَّتُهُ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ وَالْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ حُجَّتُهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ اَنْتُمُ
الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَاَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لَا رَيْبَ
فِيهَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيمَانِهَا خَيْرًا
وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَاَنَّ نَاكِرًا وَنَكِيرًا حَقٌّ
وَاَشْهَدُ اَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ
الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِرْصَادَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ
وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ
وَالْوَعِيدَ بِهِمَا حَقٌّ يَا مَوْلَايَ شَقِيَ مَنْ
خَالَفَكُمْ وَسَعِدَ مَنْ اَطَاعَكُمْ فَاشْهَدْ
عَلٰى مَا اَشْهَدْتُكَ عَلَيْهِ وَاَنَا وَلِيٌّ لَكَ
بَرِيءٌ مِنْ عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِيتُمُوهُ
وَالْبَاطِلُ مَا اَسْخَطْتُمُوهُ وَالْمَعْرُوفُ مَا

اَمَرْتُمْ بِهٖ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ فَنَفْسِىْ مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِرَسُوْلِهٖ وَبِاَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَبِكُمْ يَا مَوْلَایَ اَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ وَنُصْرَتِیْ مُعَدَّةٌ لَكُمْ وَمَوَدَّتِیْ خَالِصَةٌ لَكُمْ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِیِّ رَحْمَتِكَ وَكَلِمَةِ نُوْرِكَ وَاَنْ تَمْلَاَ قَلْبِیْ نُوْرَ الْيَقِيْنِ وَصَدْرِیْ نُوْرَ الْاِيْمَانِ وَفِكْرِیْ نُوْرَ النِّيَّاتِ وَعَزْمِیْ نُوْرَ الْعِلْمِ وَقُوَّتِیْ نُوْرَ الْعَمَلِ وَلِسَانِیْ نُوْرَ الصِّدْقِ وَدِيْنِیْ نُوْرَ الْبَصَآئِرِ مِنْ عِنْدِكَ وَبَصَرِیْ نُوْرَ الضِّيَآءِ وَسَمْعِیْ نُوْرَ الْحِكْمَةِ وَمَوَدَّتِیْ نُوْرَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَتّٰى اَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَمِيْثَاقِكَ فَتُغَشِّيَنِیْ رَحْمَتُكَ يَا وَلِیُّ يَا حَمِيْدُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِیْ اَرْضِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِیْ بِلَادِكَ وَالدَّاعِیْ

اِلٰی سَبِیْلِكَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِكَ وَالثَّائِرِ
بِاَمْرِكَ وَلِیِّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَوَارِ الْكٰفِرِیْنَ وَ
مُجَلِّی الظُّلْمَةِ وَمُنِیْرِ الْحَقِّ وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ
وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ التَّآمَّةِ فِیْ اَرْضِكَ
الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِیِّ النَّاصِحِ سَفِیْنَةِ
النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰی وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰی
وَخَیْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰی وَمُجَلِّی
الْعَمٰی الَّذِیْ یَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا وَّقِسْطًا
كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی وَلِیِّكَ وَابْنِ
اَوْلِیَائِكَ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَاَوْجَبْتَ
حَقَّهُمْ وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ
تَطْهِیْرًا. اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهٖ لِدِیْنِكَ
وَانْصُرْ بِهٖ اَوْلِیَائَكَ وَاَوْلِیَائَهٗ وَشِیْعَتَهٗ
وَاَنْصَارَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ
شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ
وَاحْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ

وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ
مِنْ اَنْ يُّوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ
رَسُوْلَكَ وَاٰلَ رَسُوْلِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ
وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ
خَاذِلِيْهِ وَاقْصِمْ قَاصِمِيْهِ وَاقْصِمْ بِهِ
جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ
وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَّشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَاْ بِهِ
الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهِ دِيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاجْعَلْنِى اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهِ
وَاَعْوَانِهِ وَاَتْبَاعِهِ وَشِيْعَتِهِ وَاَرِنِىْ فِىْ اٰلِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا يَاْمُلُوْنَ وَفِىْ عَدُوِّهِمْ
مَا يَحْذَرُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

زیارتِ دیگر آں حضرتؑ (طویل)

یہ زیارت سید ابن طاؤس ؒ نے نقل کی ہے جو مضامین
عالیہ پر مشتمل ہے

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَقِّ الْجَدِيدِ وَالْعَالِمِ الَّذِي عِلْمُهُ
لَا يَبِيدُ اَلسَّلَامُ عَلَى مُحْيِي الْمُؤْمِنِينَ وَمُبِيرِ
الْكَافِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَى مَهْدِيِّ الْأُمَمِ وَ
جَامِعِ الْكَلِمِ اَلسَّلَامُ عَلَى خَلَفِ السَّلَفِ وَ
صَاحِبِ الشَّرَفِ اَلسَّلَامُ عَلَى حُجَّةِ الْمَعْبُودِ
وَكَلِمَةِ الْمَحْمُودِ اَلسَّلَامُ عَلَى مُعِزِّ الْأَوْلِيَاءِ وَمُذِلِّ
الْأَعْدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى وَارِثِ الْأَنْبِيَاءِ وَخَاتَمِ
الْأَوْصِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَائِمِ الْمُنْتَظَرِ وَالْعَدْلِ
الْمُشْتَهَرِ اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيْفِ الشَّاهِرِ وَالْقَمَرِ
الزَّاهِرِ وَالنُّورِ الْبَاهِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى شَمْسِ
الظَّلَامِ وَبَدْرِ التَّمَامِ اَلسَّلَامُ عَلَى رَبِيعِ الْأَنَامِ
وَنَضْرَةِ الْأَيَّامِ اَلسَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ الصَّمْصَامِ وَ
فَلَّاقِ الْهَامِ اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّينِ الْمَأْثُورِ وَالْكِتَابِ
الْمَسْطُورِ اَلسَّلَامُ عَلَى بَقِيَّةِ اللّٰهِ فِي بِلَادِهِ وَحُجَّتِهِ
عَلَى عِبَادِهِ الْمُنْتَهَى إِلَيْهِ مَوَارِيثُ الْأَنْبِيَاءِ وَ
لَدَيْهِ مَوْجُودٌ آثَارُ الْأَصْفِيَاءِ الْمُؤْتَمَنِ عَلَى
السِّرِّ وَالْوَلِيِّ لِلْأَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَهْدِيِّ

الَّذِیْ وَعَدَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہِ الْاُمَمَ اَنْ یَجْمَعَ
بِہِ الْکَلِمَ وَیَلُمَّ بِہِ الشَّعْثَ وَیَمْلَاءَ بِہِ الْاَرْضَ
قِسْطًا وَّعَدْلًا وَیُمَکِّنَ لَہٗ وَیُنْجِزَ بِہٖ وَعْدَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَشْھَدُ یَا مَوْلَایَ اَنَّکَ وَالْاَئِمَّۃَ مِنْ
اٰبَائِکَ اَئِمَّتِیْ وَمَوَالِیَّ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ
یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ اَسْئَلُکَ یَا مَوْلَایَ اَنْ
تَسْئَلَ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ صَلَاحِ شَاْنِیْ
وَقَضَاءِ حَوَائِجِیْ وَغُفْرَانِ ذُنُوْبِیْ وَالْاَخْذِ بِیَدِیْ
فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَلِاِخْوَانِیْ وَاَخَوَاتِیْ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَآفَّۃً اِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اس کے بعد دو دو رکعت کر کے بارہ رکعت نماز زیارت پڑھیں ! ہر نماز کے بعد تسبیح زہرا پڑھیں - اور ان نمازوں کے ثواب کو حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ کریں جب آخری نماز سے فارغ ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حُجَّتِکَ فِیْ اَرْضِکَ وَخَلِیْفَتِکَ
فِیْ بِلَادِکَ الدَّاعِیْ اِلٰی سَبِیْلِکَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِکَ
وَالْفَائِزِ بِاَمْرِکَ وَلِیِّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمُبِیْرِ الْکَافِرِیْنَ
وَمُجَلِّی الظُّلْمَۃِ وَمُنِیْرِ الْحَقِّ وَالصَّادِعِ بِالْحِکْمَۃِ

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ وَعَيْبَتِكَ
وَعَيْنِكَ فِي اَرْضِكَ الْمُتَرَقِّبِ الْخَائِفِ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ
سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰى وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰى
وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى وَالْوِتْرِ الْمَوْتُوْرِ وَ
مُفَرِّجِ الْكَرْبِ وَمُزِيْلِ الْهَمِّ وَكَاشِفِ الْبَلْوٰى
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ
وَالْقَادَةِ الْمَيَامِيْنِ مَا طَلَعَتْ كَوَاكِبُ الْاَسْحَارِ
وَاَوْرَقَتِ الْاَشْجَارُ وَاَيْنَعَتِ الْاَثْمَارُ وَاخْتَلَفَ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَغَرَّدَتِ الْاَطْيَارُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا
بِحُبِّهٖ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ اِلٰهَ
الْحَقِّ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

صلوات بر آل حضرت۳

یہ صلوات حضرت حجتؑ کے لئے مخصوص ہے ہر روز پڑھی جاسکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَصَلِّ
عَلٰى وَلِيِّ الْحَسَنِ وَوَصِيِّهٖ وَوَارِثِهِ الْقَائِمِ
بِاَمْرِكَ وَالْغَائِبِ فِيْ خَلْقِكَ وَالْمُنْتَظِرِ لِاِذْنِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَقَرِّبْ بُعْدَهُ وَاَنْجِزْ وَعْدَهُ وَاَوْفِ عَهْدَهُ وَاكْشِفْ عَنْ بَأْسِهِ حِجَابَ الْغَيْبَةِ وَاَظْهِرْ بِظُهُوْرِهِ صَحَائِفَ الْمِحْنَةِ وَقَدِّمْ اَمَامَهُ الرُّعْبَ وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ وَاَقِمْ بِهِ الْحَرْبَ وَاَيِّدْهُ بِجُنْدٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَسَلِّطْهُ عَلٰى اَعْدَاءِ دِيْنِكَ اَجْمَعِيْنَ وَاَلْهِمْهُ اَنْ لَّا يَدَعَ مِنْهُمْ رُكْنًا اِلَّا هَدَّهُ وَلَا هَامًا اِلَّا قَدَّهُ وَلَا كَيْدًا اِلَّا رَدَّهُ وَلَا فَاسِقًا اِلَّا حَدَّهُ وَلَا فِرْعَوْنَ اِلَّا اَهْلَكَهُ وَلَا سِتْرًا اِلَّا هَتَكَهُ وَلَا عَلَمًا اِلَّا نَكَّسَهُ وَلَا سُلْطَانًا اِلَّا كَسَبَهُ وَلَا رُمْحًا اِلَّا قَصَفَهُ وَلَا مِطْرَدًا اِلَّا خَرَقَهُ وَلَا جُنْدًا اِلَّا فَرَّقَهُ وَلَا مِنْبَرًا اِلَّا اَحْرَقَهُ وَلَا سَيْفًا اِلَّا كَسَرَهُ وَلَا صَنَمًا اِلَّا رَضَّهُ وَلَا دَمًا اِلَّا اَرَاقَهُ وَلَا جَوْرًا اِلَّا اَبَادَهُ وَلَا حِصْنًا اِلَّا هَدَمَهُ وَلَا بَابًا اِلَّا رَدَمَهُ وَلَا قَصْرًا اِلَّا خَرَّبَهُ وَلَا مَسْكَنًا اِلَّا فَتَّشَهُ وَلَا سَهْلًا اِلَّا اَوْطَئَهُ وَلَا جَبَلًا اِلَّا صَعِدَهُ وَلَا كَنْزًا اِلَّا اَخْرَجَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

صلواتِ دیگر بر آن حضرتؑ

صلوات بعد نمازِ صبح :-

اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِھَا وَبَرِّھَا وَبَحْرِھَا وَسَھْلِھَا وَجَبَلِھَا حَیِّھِمْ وَمَیِّتِھِمْ وَعَنْ وَالِدَیَّ وَوَلَدِیْ وَعَنِّیْ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰہِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَمُنْتَھٰی رِضَاہُ وَعَدَدَ مَا اَحْصَاہُ کِتَابُہٗ وَاَحَاطَ بِہٖ عِلْمُہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَہٗ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ کُلِّ یَوْمٍ عَھْدًا وَعَقْدًا وَبَیْعَةً فِیْ رَقَبَتِیْ اَللّٰھُمَّ کَمَا شَرَّفْتَنِیْ بِھٰذَا التَّشْرِیْفِ وَفَضَّلْتَنِیْ بِھٰذِہِ الْفَضِیْلَةِ وَخَصَصْتَنِیْ بِھٰذِہِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلٰی مَوْلَایَ وَسَیِّدِیْ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَالذَّابِّیْنَ عَنْہُ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْتَشْھَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ طَائِعًا غَیْرَ مُکْرَہٍ فِی الصَّفِّ الَّذِیْ نَعَتَّ اَھْلَہٗ

فِی کِتَابِکَ فَقُلْتَ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَرْصُوْصٌ عَلٰی طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ وَآلِہٖ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ بَیْعَةٌ لَہٗ فِیْ عُنُقِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ :۔ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ اس صلوات کے پڑھنے کے بعد اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اس طرح مارے جس طرح بیعت کی جاتی ہے۔

دعائے حفظ برائے امام زمان ۴

امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ صاحب الامر کیلئے یہ دعا کیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِیِّکَ وَخَلِیْفَتِکَ وَحُجَّتِکَ عَلٰی خَلْقِکَ وَلِسَانِکَ الْمُعَبِّرِ عَنْکَ النَّاطِقِ بِحِکْمَتِکَ وَعَیْنِکَ النَّاظِرَةِ بِاِذْنِکَ وَ شَاھِدِکَ عَلٰی عِبَادِکَ الْجَحْجَاحِ الْمُجَاھِدِ الْعَائِذِ بِکَ الْعَابِدِ عِنْدَکَ وَاَعِذْہُ مِنْ شَرِّ جَمِیْعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَاَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْہُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَمِنْ فَوْقِہٖ وَمِنْ تَحْتِہٖ بِحِفْظِکَ الَّذِیْ لَا یَضِیْعُ مَنْ حَفِظْتَہٗ بِہٖ

وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآبَائَهُ أَئِمَّتَكَ وَ
دَعَائِمَ دِينِكَ وَاجْعَلْهُ فِي وَدِيعَتِكَ الَّتِي
لَا تَضِيعُ وَفِي جِوَارِكَ الَّذِي لَا يُخْفَرُ وَفِي
مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِي لَا يُقْهَرُ وَآمِنْهُ بِأَمَانِكَ
الْوَثِيقِ الَّذِي لَا يُخْذَلُ مَنْ آمَنْتَهُ بِهِ وَاجْعَلْهُ
فِي كَنَفِكَ الَّذِي لَا يُرَامُ مَنْ كَانَ فِيهِ وَانْصُرْهُ
بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ وَأَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ وَ
قَوِّهِ بِقُوَّتِكَ وَأَرْدِفْهُ بِمَلَائِكَتِكَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَأَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ
وَحُفَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ حَفًّا اللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ
وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ
وَزَيِّنْ بِطُولِ بَقَائِهِ الْأَرْضَ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَ
انْصُرْهُ بِالرُّعْبِ وَقَوِّ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ
خَاذِلِيهِ وَدَمْدِمْ مَنْ نَصَبَ لَهُ وَدَمِّرْ مَنْ
غَشَّهُ وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمُدَهُ
وَدَعَائِمَهُ وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُسَ الضَّلَالَةِ وَشَارِعَةَ
الْبِدَعِ وَمُمِيتَةَ السُّنَّةِ وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ وَ

ذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَاَبِرْ بِهِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَمِيْعَ
الْمُلْحِدِيْنَ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَ
بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتّٰى لَاتَدَعَ
مِنْهُمْ دَيَّارًا وَّلَا تُبْقِيَ لَهُمْ اٰثَارًا، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ
مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبَادَكَ وَاَعِزَّ بِهِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَدَارِسَ
حُكْمِ النَّبِيِّيْنَ وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ
وَبُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ حَتّٰى تُعِيْدَ دِيْنَكَ بِهِ
وَعَلٰى يَدَيْهِ جَدِيْدًا غَضًّا مَحْضًا صَحِيْحًا لَا
عِوَجَ فِيْهِ وَلَابِدْعَةَ مَعَهُ وَحَتّٰى تُنِيْرَ بِعَدْلِهِ
ظُلَمَ الْجَوْرِ وَتُطْفِئَ بِهِ نِيْرَانَ الْكُفْرِ وَتُوْضِحَ
بِهِ مَعَاقِدَ الْحَقِّ وَمَجْهُوْلَ الْعَدْلِ فَاِنَّهُ عَبْدُكَ
الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ
عَلٰى غَيْبِكَ وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَبَرَّأْتَهُ
مِنَ الْعُيُوْبِ وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ وَسَلَّمْتَهُ
مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ فَاِنَّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ
يَوْمَ حُلُوْلِ الطَّآمَّةِ اَنَّهُ لَمْ يُذْنِبْ ذَنْبًا وَّ

لَا اَتٰی حُوْبًا وَلَمْ یَرْتَکِبْ مَعْصِیَۃً وَلَمْ یُضَیِّعْ
لَکَ طَاعَۃً وَلَمْ یَھْتِکْ لَکَ حُرْمَۃً وَلَمْ یُبَدِّلْ
لَکَ فَرِیْضَۃً وَلَمْ یُغَیِّرْ لَکَ شَرِیْعَۃً وَاَنَّہُ الْھَادِیْ
الْمُھْتَدِیْ الطَّاھِرُ التَّقِیُّ النَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّکِیُّ اَللّٰھُمَّ
اَعْطِہٖ فِیْ نَفْسِہٖ وَاَھْلِہٖ وَوَلَدِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَ
اُمَّتِہٖ وَجَمِیْعِ رَعِیَّتِہٖ مَا تَقَرُّ بِہٖ عَیْنُہٗ وَتَسُرُّ بِہٖ نَفْسُہٗ
وَتَجْمَعُ لَہٗ مُلْکَ الْمَمْلَکَاتِ کُلِّھَا قَرِیْبِھَا وَبَعِیْدِھَا
وَعَزِیْزِھَا وَذَلِیْلِھَا حَتّٰی تُجْرِیَ حُکْمَہٗ عَلٰی کُلِّ حُکْمٍ
وَتَغْلِبَ بِحَقِّہٖ کُلَّ بَاطِلٍ اَللّٰھُمَّ اسْلُکْ بِنَا عَلٰی
یَدَیْہِ مِنْھَاجَ الْھُدٰی وَالْمَحَجَّۃَ الْعُظْمٰی وَالطَّرِیْقَۃَ
الْوُسْطٰی الَّتِیْ یَرْجِعُ اِلَیْہِ الْغَالِیْ وَیَلْحَقُ بِھَا
التَّالِیْ وَقَوِّنَا عَلٰی طَاعَتِہٖ وَثَبِّتْنَا عَلٰی مُشَایَعَتِہٖ
وَامْنُنْ عَلَیْنَا بِمُتَابَعَتِہٖ وَاجْعَلْنَا فِیْ حِزْبِہٖ
الْقَوَّامِیْنَ بِاَمْرِہٖ الصَّابِرِیْنَ مَعَہٗ الطَّالِبِیْنَ رِضَاکَ
بِمُنَاصَحَتِہٖ حَتّٰی تَحْشُرَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ اَنْصَارِہٖ
وَاَعْوَانِہٖ وَمُقَوِّیَۃِ سُلْطَانِہٖ اَللّٰھُمَّ وَاجْعَلْ ذٰلِکَ
لَنَا خَالِصًا مِنْ کُلِّ شَکٍّ وَشُبْھَۃٍ وَرِیَاءٍ وَسُمْعَۃٍ

حَتّٰی لَا نَعْتَمِدَ بِہٖ غَیْرَکَ وَلَا نَطْلُبَ بِہٖ اِلَّا وَجْهَكَ وَحَتّٰی تُحِلَّنَا مَحِلَّهٗ وَتَجْعَلَنَا فِی الْجَنَّةِ مَعَهٗ وَاَعِذْنَا مِنَ السَّاٰمَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَتُعِزُّ بِهٖ نَصْرَ وَلِيِّكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِنَا غَيْرَنَا فَاِنَّ اسْتِبْدَالَكَ بِنَا غَيْرَنَا عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَهُوَ عَلَيْنَا كَثِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی وُلَاةِ عَهْدِهٖ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَبَلِّغْهُمْ اٰمَالَهُمْ وَزِدْ فِیْ اٰجَالِهِمْ وَاَعِزَّ نَصْرَهُمْ وَتَمِّمْ لَهُمْ مَا اَسْنَدْتَ اِلَيْهِمْ مِنْ اَمْرِكَ لَهُمْ وَثَبِّتْ دَعَائِمَهُمْ وَاجْعَلْنَا لَهُمْ اَعْوَانًا وَعَلٰی دِيْنِكَ اَنْصَارًا فَاِنَّهُمْ مَعَادِنُ كَلِمَاتِكَ وَخُزَّانُ عِلْمِكَ وَاَرْكَانُ تَوْحِيْدِكَ وَدَعَائِمُ دِيْنِكَ وَوُلَاةُ اَمْرِكَ وَخَالِصَتُكَ مِنْ عِبَادِكَ وَصَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ وَاَوْلِيَاؤُكَ وَسَلَائِلُ اَوْلِيَائِكَ وَصَفْوَةُ اَوْلَادِ نَبِيِّكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

حضرتؑ کا شرفِ ملازمت حاصل کرنے کیلئے صلوات

کفعمیؒ نے بسند معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص بعد نماز صبح و ظہر حسب ذیل صلوات کی مداومت کرے تو اس کو موت نہ آئے گی یہاں تک کہ مولانا صاحب العصر علیہ السّلام کی ملازمت کا شرف حاصل کرے گا۔ اور وہ صلوات یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ۔

دُعائے دیگر برائے حشر با امامِ عصرؑ

جو شخص ہر روز بعد نماز اس دُعا کو پڑھے گا وہ بروز قیامت حضرت حجّت علیہ السّلام کے ساتھ محشور ہو گا۔

یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ یَا بَاعِثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِیْ وَلِشِیْعَتِیْ مِنَ الضِّیْقِ وَمِنَ الْھَمِّ مَخْرَجًا وَاَوْسِعْ لَنَا الْمَنْھَجَ وَاَطْلِقْ مِنْ عِنْدِكَ مَا یُفَرِّجُ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ یَا کَرِیْمُ ط

دعائے عہد

مصحفِ ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عہد نامہ کو قربۃً الی اللہ لگاتار چالیس روز تک نماز صبح کے بعد باوضو رو بہ قبلہ پڑھے گا تو وہ ہمارے قائم (آلِ محمدؐ) کے یار و انصار میں ہوگا۔ اور اگر امام آخر الزمانؑ کے ظہور پر نور سے قبل وہ مر جائے گا تو خدائے بزرگ و برتر اس کو قبر سے اٹھائے گا (اور امام زمانہ کے انصار میں شامل کرے گا) اور اسے ہر کلمہ و لفظ کے عوض میں ہزار نیکیاں اور حسنات عطا فرمائے گا اور اس کے نامہ اعمال سے ہزار برائیاں محو کرے گا۔ نیز اس دعائے مبارکہ کو پندرہ ماہ شعبان کو بعد نماز صبح ضرور پڑھنا چاہیئے۔ جو امام آخر الزمان کی ولادت باسعادت کا دن ہے :۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ

يَصْلَحُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّيْ وَعَنْ وَّالِدَيَّ وَإِخْوَانِيْ وَأَخَوَاتِيْ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَأَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُجَدِّدُ لَهُ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ أَيَّامِيْ عَهْدًا وَّعَقْدًا وَّبَيْعَةً لَهُ فِيْ عُنُقِيْ لَا أَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا أَزُوْلُ أَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِيْنَ إِلَيْهِ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِهِ وَالْمُمْتَثِلِيْنَ لِأَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيْهِ وَالْمُحَامِيْنَ عَنْهُ وَالسَّابِقِيْنَ إِلٰى إِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ

إن حال بيني وبينه الموت الذي جعلته
على عبادك حتما مقضيا فأخرجني من
قبري مؤتزرا كفني شاهرا سيفي مجردا
قناتي ملبيا دعوة الداعي في الحاضر والبادي اللهم
أرني الطلعة الرشيدة والغرة الحميدة واكحل
ناظري بنظرة مني إليه وعجل فرجه وسهل
مخرجه وأوسع منهجه واسلك بي محجته وأنفذ
أمره واشدد أزره واعمر اللهم به بلادك وأحي
به عبادك فإنك قلت وقولك الحق ظهر الفساد
في البر والبحر بما كسبت أيدي الناس فأظهر
اللهم لنا وليك وابن بنت نبيك المسمى باسم
رسولك حتى لا يظفر بشيء من الباطل إلا مزقه
ويحق الحق ويحققه واجعله اللهم مفزعا
لمظلوم عبادك وناصرا لمن لا يجد له ناصرا
غيرك ومجددا لما عطل من أحكام كتابك
ومشيدا لما ورد من أعلام دينك وسنن
نبيك صلى الله عليه وآله وسلم واجعله اللهم

مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ سُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرُؤْيَتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهٗ عَلٰى دَعْوَتِهٖ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَنَرٰهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اس کے بعد اپنا ہاتھ دائیں ران پر تین مرتبہ ماریں اور ہر بار یہ کہیں :-

اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ يَا مَوْلَایَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ۔

اعمال برائے قضائے حوائج

ہر دُعا سے پہلے امام عصرؑ کا واسطہ دینا چاہیئے

بسندِ معتبر منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ حضرات کا واسطہ دے کر دُعا کرتا ہوں لیکن میری دُعا مستجاب نہیں ہوتی۔ حضرت نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تم چہاردہ معصومینؑ کا واسطہ علی العموم دیا کرو۔ اور میرا واسطہ علی الخصوص دو کیونکہ میں امام عصر ہوں اور روئے زمین پر خدا کی حجت ہوں۔

نمازِ استغاثہ بہ امامِ عصرؑ

مفاتیح الجنان میں ہے کہ دو رکعت اس طرح بجا لائے کہ ہر رکعت میں سورہ الحمد، ایاك نعبد وایاك نستعین تک پڑھے اور جب اس آیت پر پہنچے تو اس کو سو دفعہ پڑھے۔ اس کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک دفعہ پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَآءُ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِى الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَآئِمِهِمْ وَاَظْهِرْ اِعْزَازَهٗ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ

اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِيْ اِحْفَظَانِيْ فَاِنَّكُمَا حَافِظَايَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ۔

نماز استغاثہ دیگر (بعد از نماز صبح)

بعد نماز صبح دو رکعت نماز سلامتی حضرت حجت علیہم السلام پڑھے سورۂ حمد کے بعد انا انزلناہ پڑھ کر رکوع و دونوں سجدے بجا لائے جب سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھے تو آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد کھڑا ہو کر دوسری رکعت تمام کرے۔ بعد فراغت نماز صحن خانہ میں کھڑے ہو کر اوّل و آخر تین دفعہ درود شریف پڑھے۔ درمیان میں ایک سو چوراسی (۱۸۴) مرتبہ یَا حُجَّةَ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ کہے۔ اس کے بعد حسب ذیل دعا پڑھے وہ۔

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى اٰبَائِهِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّ دَلِيْلًا وَّعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلًا۔ اس کے بعد کہے۔ يَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ يَا

بَاعِثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ یَا مُجْرِیَ الْبُحُوْرِ یَا مُلَیِّنَ الْحَدِیْدِ لِدَاوٗدَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ افْعَلْ بِیْ کَذَا وَکَذَا ۔ کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے

دُعائے سہم اللیل

بلد الامین میں حضرت صاحب العصر والزمان سے منقول ہے کہ اس دعا کو ہر حاجت طلب کرنے سے پہلے پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعَزِیْزِ تَعْزِیْزِ اِعْتِزَازِ عِزَّتِکَ بِطُوْلِ حَوْلِ شَدِیْدِ قُوَّتِکَ بِقُدْرَۃِ مِقْدَارِ اِقْتِدَارِ قُدْرَتِکَ بِتَاکِیْدِ تَحْمِیْدِ تَمْجِیْدِ عَظَمَتِکَ بِسُمُوِّ نُمُوِّ عُلُوِّ رِفْعَتِکَ بِدَیْمُوْمِ قَیُّوْمِ دَوَامِ مُدَّتِکَ بِرِضْوَانِ غُفْرَانِ اَمَانِ رَحْمَتِکَ بِرَفِیْعِ بَدِیْعِ مَنِیْعِ سَلْطَنَتِکَ بِسَعَاطِ صَلٰوۃِ بِسَاطِ رَحْمَتِکَ بِحَقَائِقِ الْحَقِّ مِنْ حَقِّ حَقِّکَ بِمَکْنُوْنِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عِزِّ عِزِّکَ بِحَنِیْنِ اَنِیْنِ تَسْکِیْنِ الْمُرِیْدِیْنَ بِحُرُقَاتِ خَضَعَاتِ زَفَرَاتِ الْخَائِفِیْنَ بِاٰمَالِ اَعْمَالِ اَقْوَالِ الْمُجْتَھِدِیْنَ بِتَخَشُّعِ تَخَضُّعِ تَقَطُّعِ مَرَارَاتِ

الصَّابِرِیْنَ بِتَعَبُّدٍ تَهَجُّدِ تَجَلُّدِ الْعَابِدِیْنَ اَللّٰهُمَّ
ذُهِلَتِ الْعُقُوْلُ وَانْحَسَرَتِ الْاَبْصَارُ وَضَاعَتِ
الْاَفْهَامُ وَحَارَتِ الْاَوْهَامُ وَقَصُرَتِ الْخَوَاطِرُ
وَبَعُدَتِ الظُّنُوْنُ عَنْ اِدْرَاكِ کُنْهِ کَیْفِیَّةِ مَا ظَهَرَ
مِنْ بَوَادِیْ عَجَائِبِ اَصْنَافِ بَدَائِعِ قُدْرَتِكَ
دُوْنَ الْبُلُوْغِ اِلٰی مَعْرِفَةِ تَلَأْلُؤِ لَمَعَاتِ بُرُوْقِ
سَمَائِكَ اَللّٰهُمَّ مُحَرِّكَ الْحَرَكَاتِ وَمُبْدِئَ نِهَایَةِ
الْغَایَاتِ وَمُخْرِجَ یَنَابِیْعِ تَفْرِیْعِ قُضْبَانِ النَّبَاتِ
یَا مَنْ شَقَّ صُمَّ جَلَامِیْدِ الصُّخُوْرِ الرَّاسِیَاتِ
وَاَنْبَعَ مِنْهَا مَآءً مَعِیْنًا حَیٰوةً لِّلْمَخْلُوْقَاتِ فَاَحْیَا
مِنْهَا الْحَیَوَانَ وَالنَّبَاتَ وَعَلِمَ مَا اخْتَلَجَ فِیْ
سِرِّ اَفْکَارِهِمْ مِنْ نُطْقِ اِشَارَاتِ خَفِیَّاتِ لُغَاتِ
النَّمْلِ السَّارِحَاتِ یَا مَنْ سَبَّحَتْ وَهَلَّلَتْ
وَقَدَّسَتْ وَکَبَّرَتْ وَسَجَدَتْ لِجَلَالِ جَمَالِ
اَقْوَالِ عَظِیْمِ عِزَّةِ جَبَرُوْتِ مَلَکُوْتِ سَلْطَنَتِهٖ
مَلَائِکَةُ السَّبْعِ سَمٰوٰتٍ یَا مَنْ دَارَتْ فَاَضَاءَتْ
وَاَنَارَتْ لَدَیْهِ وَاَمْرِهٖ دَیْمُوْمِیَّتِهِ النُّجُوْمُ الزَّاهِرَاتُ وَ

اَحْصٰی عَدَدَ الْاَحْیَآءِ وَ الْاَمْوَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْبَرِیَّاتِ وَافْعَلْ بِیْ کَذَا کَذَا[1]۔

اس کے بعد تحفۃ العوام میں مذکور ہے۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّہٗ لَا یَمْلِکُھَآ اَحَدٌ غَیْرُکَ

تحفۃ العوام مرتبہ مولوی باقر حسین میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ دعا خلوت میں با طہارت بخور روشن کر کے گریہ زاری کے ساتھ بغیر بات چیت کئے نصف شب کے اوّل حصہ میں شب چہار شنبہ سے شب جمعہ تک پڑھے تو جس مقصد کے لئے پڑھے وہ بہت جلد پورا ہوگا۔

دعائے وسعتِ رزق

یہ دعا حضرت صاحب العصرؑ نے مومنین کو برائے کشائش رزق[2] و برآوردن حاجات تعلیم فرمائی ہے جو ایک قلمی بیاض سے نقل کی جاتی ہے۔

یَا مَالِکَ الرِّقَابِ وَیَا ھَازِمَ الْاَحْزَابِ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِیْعُ لَہٗ طَلَبًا بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

[1] کذا کذا کی جگہ اپنی حاجت بیان کرے۔ ج۔ ۲

[2] مفاتیح میں یہ دعا حرز امام عصرؑ کے عنوان سے درج ہے۔ ۳۰۔ ز۔ ۱۲

دُعائے فرج

تحفۃ الناحیہ میں حضرت صاحب الامر والزمانؑ سے حسب ذیل دُعا مروی ہے۔ اور بعض علماء نے اس کے مجرب ہونے کی شہادت دی ہے۔ اوّل دو رکعت نماز قربت کی نیت سے مثل نماز صبح بجا لائے۔ پھر حسب ذیل دُعا پڑھے:۔

يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ وَالسَّرِيْرَةِ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا مُنْتَهٰى كُلِّ نَجْوٰى يَا صَاحِبَ كُلِّ شَكْوٰى وَيَا عَوْنَ كُلِّ مُسْتَعِيْنٍ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا۔ اس کے بعد دس مرتبہ کہے يَا رَبَّاهُ دس مرتبہ يَا سَيِّدَاهُ دس مرتبہ يَا غَايَتَاهُ دس مرتبہ يَا مُنْتَهٰى غَايَةِ رَغْبَتَاهُ پھر کہے

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اِلَّا مَا كَشَفْتَ كَرْبِيْ وَنَفَّسْتَ هَمِّيْ وَفَرَّجْتَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَاَصْلَحْتَ حَالِيْ۔

اس کے بعد سجدہ میں جا کر داہنا رخسارہ خاک یا سجدہ گاہ پر رکھے۔ اور سو مرتبہ کہے:۔

یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اِکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا کَافِیَایَ وَانْصُرَانِیْ فَاِنَّکُمَا نَاصِرَایَ۔ پھر بایاں رخسار زمین پر رکھے۔ اور سو مرتبہ اَدْرِکْنِیْ کہے۔ پھر جہاں تک سانس کرے اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ کہے۔ پھر اپنی حاجت طلب کرے انشاء اللہ بر آئے گی۔

عمل کامیابی امتحان

حسب ذیل دعا انگلی یا قلم بے روشنائی سے کاپی پر لکھ کر پرچہ امتحان لکھے تو انشاء اللہ کامیابی نصیب ہوگی۔

فرمایا امام جعفر صادق نے کہ حاجت کے وقت نامہ پر قلم بے روشنائی سے لکھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان اللہ وعد الصابرین المخرج مما یکرھون والرزق من حیث لا یحتسبون جعلنا اللہ وایاکم من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اور بین السطور میں اسی طرح قلم بے روشنائی سے لکھے۔ اللھم انی اسئلک بحق محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وعلی ابن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی ابن جعفر وعلی بن موسیٰ ومحمد علی وعلی بن محمد والحسن بن علی و

الحجۃ الخلف القائم المنتظر صلواۃ اللہ علیہم وسلم تسلیماً ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تیسر مری وتسہلہ وتصلیہ لی وترزقنی خیرہ و تصرف عنی شرہ برحمتک یا ارحم الراحمین

الاستغاثۃ الی امام العصر

یا صاحب الزمان اغثنی یا صاحب الزمان ادرکنی اللّٰھم صل علی محمد واھلبیتہ واسئلک اللّٰھم بحق محمد وابنتہ وابنیھا الحسن والحسین الا اعنتنی بھم علی طاعتک ورضوانک وبلغنی بھم افضل ما بلغتہ احداً من اولیائھم فی ذلک واسئلک اللّٰھم بحق ولیک امیر المومنین علی ابن ابی طالب الا انتقمت لی بہ ممن ظلمنی وکفیتنی بہ مؤنۃ من یرید بی بظلم ابداً ما ابقیتنی واسئلک اللّٰھم بحق ولیک علی ابن الحسین الا کفیتنی بہ ونجیتنی بہ من جور السلاطین ونفث الشیاطین واسئلک اللّٰھم

بِحَقِّ وَلِيِّكَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِلَّا
اَعَنْتَنِيْ بِهِمَا عَلٰى اَمْرِ اٰخِرَتِيْ وَعَلٰى طَاعَتِكَ وَاَسْئَلُكَ
اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ مُوْسَى ابْنِ جَعْفَرٍ
الْكَاظِمِ بِغَيْظِهٖ اِلَّا عَافَيْتَنِيْ بِهٖ مِمَّا اَخَافُهٗ وَاَحْذَرُهٗ
عَلٰى بَصَرِيْ وَجَمِيْعِ سَائِرِ جَوَارِحِ بَدَنِيْ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ مِنْ جَمِيْعِ الْاَسْقَامِ وَالْاَمْرَاضِ وَ
الْاَعْلَالِ وَالْاَوْجَاعِ بِقُدْرَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ عَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى
الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا اَنْجَيْتَنِيْ بِهٖ وَسَلَّمْتَنِيْ مِمَّا
اَخَافُهٗ وَاَحْذَرُهٗ فِيْ جَمِيْعِ اَسْفَارِيْ فِي الْبَرَارِيْ
وَالْقِفَارِ وَالْاَوْدِيَةِ وَالْغِيَاضِ وَالْبِحَارِ وَاَسْئَلُكَ
اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ مُحَمَّدِ الْجَوَادِ اِلَّا جُدْتَ عَلَيَّ بِهٖ
مِنْ فَضْلِكَ وَتَفَضَّلْتَ عَلَيَّ بِهٖ مِنْ وُسْعِكَ
مَا اَسْتَغْنِيْ بِهٖ عَمَّا فِيْ اَيْدِيْ خَلْقِكَ وَخَاصَّةً
يَا رَبِّ لِئَامِهِمْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَفِيْمَا لَكَ
عِنْدِيْ مِنْ نِعْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اِلٰهِيْ
اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِيْكَ

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهُ عَلَيْكَ وَاجِبٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَ أَنْ تُبَسِّطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَهُ مِنْ رِزْقِكَ وَأَنْ تُسَهِّلَ ذَالِكَ وَتُيَسِّرَهُ فِي خَيْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَأَنَا فِي خَفْضِ عَيْشٍ وَدَعَةٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ عَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَعَنْتَنِي بِهِ عَلَى قَضَاءِ نَوَافِلِي وَبِرِّ إِخْوَانِي وَكَمَالِ طَاعَتِكَ وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ الْهَادِي الْأَمِينِ الْكَرِيمِ النَّاصِحِ الثِّقَةِ الْعَالِمِ إِلَّا أَعَنْتَنِي بِهِ عَلَى أَمْرِ آخِرَتِي وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلَى عِبَادِكَ وَبَقِيَّتِكَ فِي أَرْضِكَ الْمُنْتَقِمِ لَكَ مِنْ أَعْدَائِكَ وَأَعْدَاءِ رَسُولِكَ بَقِيَّةِ آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ وَوَارِثِ أَسْلَافِهِ الصَّالِحِينَ صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الْكِرَامِ الْمُتَّقِينَ الْأَخْيَارِ إِلَّا تَدَارَكْتَنِي وَجَنَّبْتَنِي مِنْ كُلِّ كَرْبٍ وَهَمٍّ وَحَفِظْتَ عَلَيَّ قَدِيمَ إِحْسَانِكَ إِلَيَّ وَحَدِيثَهُ وَأَدْرَرْتَ عَلَيَّ جَمِيلَ عَوَائِدِكَ عِنْدِي يَا رَبِّ وَأَعِنِّي بِهِ وَبِحَقِّ بِهِ وَنَجِّنِي بِهِ مِنَ الْمَخَافَةِ وَمِنْ كُلِّ شِدَّةٍ عَظِيمَةٍ وَهَوْلٍ وَنَازِلَةٍ وَغَمٍّ وَدَيْنٍ وَمَرَضٍ وَسُقْمٍ وَإِنَّهُ

وَظُلْمٍ وَجَوْرٍ وَفِتْنَةٍ فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي
بِمَنِّكَ وَرَاْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ وَتَفَضُّلِكَ
وَتَعَطُّفِكَ يَا كَافِيَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِرْعَوْنَ وَ
يَا كَافِيَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَا اَهَمَّهٗ وَيَا كَافِيَ
عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا اَهَمَّهٗ يَوْمَ صِفِّيْنَ وَيَا كَافِيَ عَلِيِّ
ابْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَيَا كَافِيَ جَعْفَرِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ اَبَا الدَّوَانِيْقِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ
وَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا وَكُلَّ هَوْلٍ دُوْنَ
الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا قَاضِيَ
الْحَوَائِجِ يَا وَهَّابَ الرَّغَائِبِ يَا مُعْطِيَ الْجَزِيْلِ يَا فَكَّاكَ الْعُنَاةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ
اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِيْ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَعَجِّلْ يَا رَبِّ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَاقْضِ يَا اَللّٰهُ
حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ صَغِيْرَهَا وَكَبِيْرَهَا فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ وَتَمِّمْ
نِعْمَتَكَ عَلَيَّ وَهَنِّئْنِيْ بِهِمْ كَرَامَتَكَ وَاَلْبِسْنِيْ
بِهِمْ عَافِيَتَكَ وَتَفَضَّلْ بِعَفْوِكَ وَكُنْ لِيْ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَاَهْلِبَيْتِهٖ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ وَلِيًّا وَحَافِظًا
وَرَاعِيًا وَسَاتِرًا وَنَاصِرًا فَمَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا

لَمْ یَشَاءُ لَمْ یَکُنْ لَا یُعْجِزُ اللّٰہَ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ھُوَ کَآئِنٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ۵

یہ استغاثہ قلمی بیاض مولوی رضی حسن مرحوم بن سند المجتہدین فقیہ موتمن السید علی حسن اعلی اللہ مقامہٗ جائسی سے نقل کیا گیا ہے۔

عمل برائے قضائے حاجت

کشکول علامہ بہاؤ الدین عاملی میں ہے کہ ہزار مرتبہ ہر روز ایک ہفتہ تک حسب ذیل عمل کرے تو حضرتِ حجتؑ خود امداد فرماتے ہیں۔ بیک نشست و بیک مقام و بیک وقت اس عمل کو انجام دے بتسبیح درود اوّل و آخر عمل کے پڑھے:۔

شنبہ :۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یک شنبہ :۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

دو شنبہ :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

سہ شنبہ :۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

چہار شنبہ :۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

پنج شنبہ :۔ تسبیحاتِ اربعہ (جو نماز کی آخری دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں)۔

جمعہ :۔ یَا اَللّٰہُ مَحْمُوْدٌ کُلِّ فِعَالِہٖ

عملِ حاجت (بہ طریق دیگر)

من لا یحضرہ الفقیہ میں وارد ہے کہ ہر گاہ جب بعد نماز تسبیح حضرت

فاطمہ زہرا سے فارغ ہو تو کہے :-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَلَكَ السَّلَامُ
وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلَائِكَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
سَيِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى
عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلٰى مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلٰى جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسَى
ابْنِ جَعْفَرِ نِ الْكَاظِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى
الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ نِ الْجَوَادِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدِ نِ الْهَادِیْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ
ابْنِ عَلِيِّ نِ الزَّكِيِّ الْعَسْكَرِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُجَّةِ

قَائِمِ الْمَهْدِی ۔ پھر جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے۔

دُعائے توسّل

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس دعا کو تحفۃ الزائر میں نقل کیا ہے۔
ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جس امر کے متعلق میں نے اس دعا کو پڑھا
بہت جلد کامیابی کا اثر دیکھا اسمیں چہاردہ معصومین کے واسطہ اور توسّل
سے دعا مانگی گئی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ
الرَّحْمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اِمَامَ الرَّحْمَۃِ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ
یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ
یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ
طَالِبٍ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا
اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ
اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ
یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ یَا قُرَّۃَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ یَا سَیِّدَتَنَا
وَمَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا

بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا
وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا
حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ
اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الشَّهِيدُ
يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ
مَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى
اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ
اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ ابْنَ
الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا
حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا
الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَيُّهَا الْكَاظِمُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى اَيُّهَا الرِّضَا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ
مَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ
وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّھَا
الْھَادِیْ النَّقِیُّ یَا بْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی
خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَ
تَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ
حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا
اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ اَیُّھَا الزَّکِیُّ الْعَسْکَرِیُّ
یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا
وَمَوْلٰینَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ
اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا
عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا وَصِیَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ
الْحُجَّۃَ اَیُّھَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَھْدِیُّ یَا بْنَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰینَا
اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا

عِنْدَ اللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ ۔ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے انشاءاللہ پوری ہوگی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کے بعد یہ دعا بھی پڑھے :۔

یَا سَادَتِیْ وَمَوَالِیَّ اِنِّیْ تَوَجَّہْتُ بِکُمْ اَئِمَّتِیْ وَعُدَّتِیْ لِیَوْمِ فَقْرِیْ وَحَاجَتِیْ اِلَی اللّٰہِ وَتَوَسَّلْتُ بِکُمْ اِلَی اللّٰہِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِکُمْ اِلَی اللّٰہِ فَاشْفَعُوْا لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ وَاسْتَنْقِذُوْنِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ عِنْدَ اللّٰہِ فَاِنَّکُمْ وَسِیْلَتِیْ اِلَی اللّٰہِ وَبِحُبِّکُمْ وَبِقُرْبِکُمْ اَرْجُوْ نَجَاۃً مِّنَ اللّٰہِ فَکُوْنُوْا عِنْدَ اللّٰہِ رَجَائِیْ یَا سَادَتِیْ یَا اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ وَلَعَنَ اللّٰہُ اَعْدَآءَ اللّٰہِ ظَالِمِیْہِمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ؕ۔

درودِ طوسی معروف بہ دُعائے اعتصام

ہر چند کہ درود طوسی بعض کتب میں مذکور ہے لیکن اصل اس درود کی دُعائے توسل ہے۔ اور بروایت ابن بابویہ قمیؒ یہ دُعا ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین سے منسوب و منقول ہے۔ اسی باعث سے اس درود کا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور فائدہ اور طریقہ اس درود کا یہ لکھا ہے کہ جب کوئی واسطے حصول مطالب کے اس دعا کو شروع کرے تو ایک دوشنبہ سے شروع کرے۔ اور دوسرے دوشنبہ کو تمام کرے مگر قبل شروع کرنے کے غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور عطر لگائے اور وقت پڑھنے کے

خوشبو اپنے پاس رکھے کہ خدائے تعالیٰ اس کی برکت سے دعا قبول کرتا ہے۔ اور ہر روز گیارہ بار پڑھے اور سو بار شروع کرتے وقت اور سو بار تمام کرتے وقت یہ درود مختصر پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ شب جمعہ اوّل مابین مغرب و عشا غسل کر کے دو رکعت نماز بہ نیت حاجت ادا کرے اور بتوجہ قلب رو بقبلہ بیٹھ کر آیہ کریمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ موافق اعداد اپنے نام کے پڑھے اور چالیس مرتبہ درود پڑھ کر سجدہ میں اور سو بار سَہِّلْ لِیْ بِفَضْلِکَ یَا عَزِیْزُ پڑھے۔ پھر درست بیٹھ کر بتوجہ تمام اور اس درودِ معظم کی تلاوت کرے۔ بعد اس کے ہر روز بعد نمازِ صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دعا اس کی قبول فرماتا ہے۔ اور تمام گناہ اس کے معاف کرے۔ اور ترقیٔ رزق و نعمت و فراوانی مال و دولت عطا کرے۔ اور دشمن اس کے مقہور ہوں اور جملہ آفات سے امانِ الٰہی میں رہے۔ اور روشنیٔ دل حاصل ہو۔ اور بروز قیامت بہ شفاعت حضرات معصومین علیہم السّلام بہشت بریں میں مکان بلند میں جاگزیں ہو اور عذاب قبر اور ہولِ قیامت سے امن میں رہے اور آتش دوزخ اس پر حرام ہو۔ اور جملہ بیماریوں اور تکالیف دنیوی سے حافظِ حقیقی کی امان میں رہے۔ اور درود طوسی سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یَا کَائِنًا قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَیَا بَاقِیًا بَعْدَ فَنَاءِ کُلِّ شَیْءٍ یَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ یَا مَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ یَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَبِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ یَا مَنْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یَا مَنْ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِقْضِ حَاجَاتِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

دُرُوْدِ طوسی علیہ الرحمہ دعائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْعَرَبِیِّ الْقُرَشِیِّ الْمَکِّیِّ الْمَدَنِیِّ الْاَبْطَحِیِّ التِّهَامِیِّ السَّیِّدِ الْبَهِیِّ السِّرَاجِ الْمُضِیِّ الْکَوْکَبِ الدُّرِّیِّ

صَاحِبِ الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ الْمَدْفُونِ بِارْضِ الْمَدِينَةِ الْعَبْدِ الْمُؤَيَّدِ وَالرَّسُولِ الْمُسَدَّدِ الْمُصْطَفَى الْاَمْجَدِ الْمَحْمُودِ الْاَحْمَدِ حَبِيبِ اِلٰهِ الْعٰلَمِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَرَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُطَهَّرِ وَالْاِمَامِ الْمُظَفَّرِ وَالشُّجَاعِ الْغَضَنْفَرِ اَبِىْ شُبَّرٍ وَشَبَّرَ قَاسِمِ طُوْبٰى وَسَقَرَ الْاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ الْاَشْرَفِ الْمَكِيْنِ الْاَشْجَعِ الْمَتِيْنِ الْعَارِفِ الْمُبِيْنِ النَّاصِرِ الْمُعِيْنِ وَلِيِّ الدِّيْنِ الْوَالِىْ

الولیّ السیّد الرّضیّ الامام الوصیّ الحاکم
بالنّصّ الجلیّ المخلص الصّفیّ المدفون بالغریّ
لیث بنی غالب مظهر العجائب ومظهر
الغرائب ومفرّق الکتائب والشّهاب الثّاقب
والهزبر السّالب ونقطة دائرة المطالب اسد
اللّٰہ الغالب غالب کلّ غالب ومطلوب کلّ طالب
صاحب المفاخر والمناقب امام المشارق
والمغارب الّذی حبّه فرض علی الحاضر و
الغائب مولینا ومولی الثّقلین الامام بالحقّ
والامیر المطلق ابی الحسنین امیر المؤمنین علیّ
ابن ابی طالب صلوٰت اللّٰہ وسلامه علیه
الصّلوٰة والسّلام علیک وعلی آلک یا ابا الحسنین
یا امیر المؤمنین یا علیّ ابن ابی طالب یا اخ
الرّسول یا زوج البتول یا ابا السّبطین یا حجّة
اللّٰہ علی خلقه یا سیّدنا ومولینا انّا توجّهنا
واستشفعنا وتوسّلنا بک الی اللّٰہ وقدّمناک
بین یدی حاجاتنا فی الدّنیا والاٰخرة

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدَةِ الْجَلِيْلَةِ
الْجَمِيْلَةِ الْمَعْصُوْمَةِ الْمَظْلُوْمَةِ الْكَرِيْمَةِ النَّبِيْلَةِ
الْمَكْرُوْبَةِ الْعَلِيْلَةِ ذَاتِ الْاَحْزَانِ الطَّوِيْلَةِ
فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ الرَّضِيَّةِ الْحَلِيْمَةِ الْعَفِيْفَةِ
السَّلِيْمَةِ الْمَجْهُوْلَةِ قَدْرًا وَالْمَخْفِيَّةِ قَبْرًا الْمَدْفُوْنَةِ
سِرًّا وَالْمَغْصُوْبَةِ جَهْرًا سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْاِنْسِيَّةِ
الْحَوْرَاءِ اُمِّ الْاَئِمَّةِ النُّقَبَاءِ النُّجَبَاءِ بِنْتِ خَيْرِ
الْاَنْبِيَاءِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُوْلِ الْعَذْرَاءِ
فَاطِمَةَ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الزَّهْرَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ وَ
سَلَامُهُ عَلَيْهَا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى
ذُرِّيَّتِكِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ
اللهِ اَيَّتُهَا الْبَتُوْلُ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ يَا
بِضْعَةَ النَّبِيِّ يَا اُمَّ السِّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ
يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلٰتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَى اللهِ وَقَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهَةً عِنْدَ اللهِ

اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ بَعْلِكَ وَبِحَقِّ
ذُرِّيَّتِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ
عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبٰى وَالْاِمَامِ الْمُرْتَجٰى سِبْطِ
الْمُصْطَفٰى وَابْنِ الْمُرْتَضٰى عَلَمِ الْهُدٰى اَلْعَالِمِ الرَّفِيْعِ
ذِى الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ وَالْفَضْلِ الْجَمِيْعِ الشَّفِيْعِ بْنِ
الشَّفِيْعِ الْمَقْتُوْلِ بِالسَّمِّ النَّقِيْعِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ
الْبَقِيْعِ الْعَالِمِ بِالْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ صَاحِبِ الْجُوْدِ
وَالْمِنَنِ كَاشِفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى وَالْمِحَنِ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ الَّذِىْ عَجَزَ عَنْ مَدَائِحِهٖ لِسَانُ
اللُّسْنِ الْاِمَامِ الْمُؤْتَمَنِ وَالْمَسْمُوْمِ الْمُمْتَحَنِ الْاِمَامِ
بِالْحَقِّ اَبِىْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا سَيِّدَ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِىْ

الدُّنیا وَالاٰخِرَۃِ یا وَجِیہًا عِندَ اللہِ اِشفَع لَنا عِندَ اللہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَزِد وَبارِک عَلَی السَّیِّدِ الزّاھِدِ وَالاِمامِ العابِدِ الرّاکِعِ السّاجِدِ وَلِیِّ المَلِکِ الماجِدِ وَقَتیلِ الکافِرِ الجاحِدِ زَینِ المَنابِرِ وَالمَساجِدِ صاحِبِ المِحنَۃِ وَالکَربِ وَالبَلاءِ المَدفونِ بِاَرضِ کَربَلاءَ سِبطِ رَسُولِ الثَّقَلَینِ وَنُورِ العَینَینِ مَولٰینا وَمَولَی الکَونَینِ الاِمامِ بِالحَقِّ اَبی عَبدِ اللہِ الحُسَینِ صَلَواتُ اللہِ وَسَلامُہٗ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یا اَبا عَبدِ اللہِ یا حُسَینَ بنَ عَلِیٍّ اَیُّھَا الشَّھِیدُ المَظلُومُ یَا بنَ رَسُولِ اللہِ یَا بنَ اَمیرِ المُؤمِنینَ یَا بنَ فاطِمَۃَ الزَّھراءِ یا سَیِّدَ شَبابِ اَھلِ الجَنَّۃِ یا حُجَّۃَ اللہِ عَلٰی خَلقِہٖ یا سَیِّدَنا وَمَولٰینا اِنّا تَوَجَّھنا وَاستَشفَعنا وَتَوَسَّلنا بِکَ اِلَی اللہِ وَقَدَّمناکَ بَینَ یَدَی حاجاتِنا فِی الدُّنیا وَالاٰخِرَۃِ یا وَجِیہًا عِندَ اللہِ اِشفَع لَنا عِندَ اللہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَزِد وَبارِک عَلٰی اَبِی الاَئِمَّۃِ وَسِراجِ الاُمَّۃِ

وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُحْيِي السُّنَّةِ وَسَنِيِّ الْهِمَّةِ رَفِيعِ الرُّتْبَةِ وَاَنِيسِ الْكُرْبَةِ وَصَاحِبِ النُّدْبَةِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ طَيْبَةَ الْمُبَرَّءِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَشَيْنٍ وَ اَفْضَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ وَاَكْمَلِ الشَّاكِرِيْنَ وَالْحَامِدِيْنَ شَمْسِ نَهَارِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَقَمَرِ لَيْلَةِ الْمُتَهَجِّدِيْنَ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَيُّهَا السَّجَّادُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰـنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلٰى قَمَرِ الْاَقْمَارِ وَنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَقَائِدِ الْاَخْيَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ وَالنَّجْمِ

الزَّاهِرِ وَالْبَدْرِ الْبَاهِرِ وَالْبَحْرِ الزَّاخِرِ وَالدُّرِّ
الْفَاخِرِ الْمُلَقَّبِ بِالْبَاقِرِ السَّيِّدِ الْوَجِيْهِ الْاِمَامِ
النَّبِيْهِ الْمَدْفُوْنِ عِنْدَ جَدِّهٖ وَاَبِيْهِ الْحِبْرِ الْمَلِيِّ
عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ الْاَزَلِيِّ اَبِيْ
جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمَا
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ
اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَیْ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ
وَبِحَقِّ اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصَّادِقِ الصِّدِّيْقِ الْعَالِمِ
الْوَثِيْقِ الْحَلِيْمِ الشَّفِيْقِ الْهَادِیْ اِلَى الطَّرِيْقِ السَّاقِیْ
شِيْعَتَهٗ مِنَ الرَّحِيْقِ وَمُبَلِّغِ اَعْدَآئِهٖ اِلَى الْحَرِيْقِ
صَاحِبِ الشَّرَفِ الرَّفِيْعِ ذِی الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ وَ
الْفَضْلِ الْجَمِيْعِ الشَّفِيْعِ ابْنِ الشَّفِيْعِ الْمَدْفُوْنِ

بِاَرضِ البَقِیعِ المُهَذَّبِ المُؤَیَّدِ المُجَدَّدِ الاَمجَدِ
الاِمَامِ بِالحَقِّ اَبِی عَبدِ اللّٰهِ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا
اَبَا عَبدِ اللّٰهِ جَعفَرَ بنَ مُحَمَّدٍ اَیُّهَا الصَّادِقُ یَا بنَ
رَسُولِ اللّٰهِ یَا بنَ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ یَا حُجَّۃَ اللّٰهِ
عَلٰی خَلقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَولٰینَا اِنَّا تَوَجَّهنَا وَاستَشفَعنَا
وَتَوَسَّلنَا بِکَ اِلَی اللّٰهِ وَقَدَّمنَاکَ بَینَ یَدَی
حَاجَاتِنَا فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ یَا وَجِیهًا عِندَ اللّٰهِ
اِشفَع لَنَا عِندَ اللّٰهِ بِحَقِّکَ وَبِحَقِّ جَدِّکَ وَبِحَقِّ
اٰبَائِکَ الطَّاهِرِینَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَزِد وَ
بَارِک عَلَی السَّیِّدِ الکَرِیمِ وَالاِمَامِ الحَلِیمِ وَسَمِیِّ
الکَلِیمِ الصَّابِرِ الکَاظِمِ صَاحِبِ العَسکَرِ وَالجَیشِ
المَدفُونِ بِمَقَابِرِ قُرَیشٍ صَاحِبِ الشَّرَفِ الاَنوَرِ
وَالمَجدِ الاَطهَرِ وَالجَبِینِ الاَزهَرِ وَالنُّورِ الاَبهَرِ
الاِمَامِ بِالحَقِّ اَبِی اِبرَاهِیمَ مُوسَی بنِ جَعفَرٍ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ
یَا اَبَا اِبرَاهِیمَ یَا مُوسَی بنَ جَعفَرٍ اَیُّهَا الکَاظِمُ

اَیُّھَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا بْنَ اَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی
اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ
بِحَقِّکَ وَبِحَقِّ جَدِّکَ وَبِحَقِّ اٰبَآئِکَ الطَّاھِرِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِکْ عَلَی السَّیِّدِ
الْمَعْصُوْمِ وَالْاِمَامِ الْمَظْلُوْمِ وَالشَّھِیْدِ الْمَسْمُوْمِ
وَالْغَرِیْبِ الْمَغْمُوْمِ وَالْقَتِیْلِ الْمَحْرُوْمِ الْعَالِمِ
بِالْعِلْمِ الْمَکْتُوْمِ الْبَدْرِ فِی النُّجُوْمِ الشَّمْسِ الشُّمُوْسِ
وَاَنِیْسِ النُّفُوْسِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ طُوْسِ الرَّضِیِّ
الْمُرْتَضٰی الْمُجْتَبٰی الْمُقْتَدٰی الرَّاضِیْ بِالْقَدْرِ
وَالْقَضَآءِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی
الرِّضَا صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی اَیُّھَا
الرِّضَا یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا بْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا
حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا

تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا بِكَ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ
الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلٰى
السَّيِّدِ الْعَامِلِ الْعَالِمِ الْعَابِدِ الْفَاضِلِ الْكَامِلِ
الْبَاذِلِ الْاَجْوَدِ الْجَوَادِ الْعَارِفِ بِاَسْرَارِ الْمَبْدَءِ
وَالْمَعَادِ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ مَنَاصِ الْمُحِبِّيْنَ يَوْمَ
يُنَادِ الْمُنَادِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْهِدَايَةِ وَالْاِرْشَادِ الْمَدْفُوْنِ
بِاَرْضِ بَغْدَادِ السَّيِّدِ الْعَرَبِيِّ وَالْاِمَامِ الْاَحْمَدِيِّ
وَالنُّوْرِ الْمُحَمَّدِيِّ الْمُلَقَّبِ بِالتَّقِيِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِيْ جَعْفَرٍ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمَا اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا
التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰينَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ
اسْتَشْفَعْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ

اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبَارِكْ عَلَى الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ السَّامِيَيْنِ السَّيِّدَيْنِ
السَّنَدَيْنِ الْفَاضِلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ الْبَاذِلَيْنِ
الْعَادِلَيْنِ الْعَالِمَيْنِ الْعَامِلَيْنِ الْاَوْرَعَيْنِ الْاَطْهَرَيْنِ
الْاَطْهَرَيْنِ الشَّمْسَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ
النُّوْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الْاَسْعَدَيْنِ وَارِثَيِ الْمَشْعَرَيْنِ
وَاَهْلَيِ الْحَرَمَيْنِ كَهْفَيِ التُّقٰى غَوْثَيِ الْوَرٰى
بَدْرَيِ الدُّجٰى طَوْدَيِ النُّهٰى عَلَمَيِ الْهُدٰى
الْمَدْفُوْنَيْنِ بِسُرَّ مَنْ رَاٰى كَاشِفَيِ الْبَلْوٰى
وَالْمِحَنِ صَاحِبَيِ الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ الْاِمَامَيْنِ بِالْحَقِّ
اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ وَاَبِيْ مُحَمَّدٍ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ
عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا اَبَا الْحَسَنِ
يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَيَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَيَا حَسَنَ بْنَ
عَلِيٍّ اَيُّهَا النَّقِيُّ الْهَادِيُّ وَاَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ
يَا ابْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا ابْنَيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّتَيِ
اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ يَا سَيِّدَيْنَا وَمَوْلَيَيْنَا

إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكُمَا إِلَى
اللّٰهِ وَقَدَّمْنٰكُمَا بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيهَيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعَا لَنَا عِنْدَ
اللّٰهِ بِحَقِّكُمَا وَبِحَقِّ جَدِّكُمَا وَبِحَقِّ اٰبَائِكُمَا
الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ
عَلٰى صَاحِبِ الدَّعْوَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالصَّوْلَةِ الْحَيْدَرِيَّةِ
وَالْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ وَالْحِلْمِ الْحَسَنِيَّةِ وَالشُّجَاعَةِ
الْحُسَيْنِيَّةِ وَالْعِبَادَةِ السَّجَّادِيَّةِ وَالْمَاٰثِرِ الْبَاقِرِيَّةِ
وَالْاٰثَارِ الْجَعْفَرِيَّةِ وَالْعُلُوْمِ الْكَاظِمِيَّةِ وَالْحُجَجِ
الرَّضَوِيَّةِ وَالْجُوْدِ التَّقَوِيَّةِ وَالنَّقَاوَةِ النَّقَوِيَّةِ
وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ وَالْغَيْبَةِ الْاِلٰهِيَّةِ الْقَائِمِ
بِالْحَقِّ وَالدَّاعِيْ اِلَى الصِّدْقِ الْمُطْلَقِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَاَمَانِ
اللّٰهِ وَحُجَّةِ اللّٰهِ الْقَائِمِ بِاَمْرِ اللّٰهِ الْمُقْسِطِ لِدِيْنِ اللّٰهِ
الْغَالِبِ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَالذَّابِّ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ اِمَامِ السِّرِّ
وَالْعَلَنِ دَافِعِ الْكَرْبِ وَالْمِحَنِ صَاحِبِ الْجُوْدِ
وَالْمِنَنِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ
صَاحِبِ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ وَخَلِيْفَةِ الرَّحْمٰنِ

وَمَظْهَرِ الْاِیْمَانِ وَقَاطِعِ الْبُرْهَانِ وَشَرِیْکِ الْقُرْاٰنِ وَسَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَصِیَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الصَّالِحِ یَااِمَامَ زَمَانِنَا اَیُّہَا الْقَآئِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَہْدِیُّ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَااِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلَی الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِیْنَ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّہْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْہًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَبِحَقِّکَ وَبِحَقِّ اٰبَآئِکَ الطَّاہِرِیْنَ

پس اپنی حاجت بیان کرے اور ہاتھوں کو اٹھا کر کہے

یَا سَادَتِیْ وَیَا مَوَالِیَّ اِنِّیْ تَوَجَّہْتُ بِکُمْ اَنْتُمْ اَئِمَّتِیْ وَعُدَّتِیْ لِیَوْمِ فَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ وَحَاجَتِیْ اِلَی اللّٰہِ وَتَوَسَّلْتُ بِکُمْ اِلَی اللّٰہِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِکُمْ اِلَی اللّٰہِ وَبِحُبِّکُمْ وَبِقُرْبِکُمْ اَرْجُوا النَّجٰوۃَ مِنَ اللّٰہِ

فَكُونُوا عِنْدَ اللهِ رَجَائِیْ یَا سَادَاتِیْ یَا اَوْلِیَاءَ اللهِ
صَلَّی اللهُ عَلَیْکُمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِحَقِّ هٰـؤُلَاءِ الْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِیْنَ الْمَظْلُوْمِیْنَ
الْهَادِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ الْمُطَهَّرِیْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ
تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتُوْصِلَنِیْ اِلٰی مُرَادِیْ وَ
مَطْلُوْبِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ
وَكَرَمِكَ وَعَفْوِكَ وَاِحْسَانِكَ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ
اَئِمَّتُنَا وَسَادَاتُنَا وَقَادَاتُنَا وَکُبَرَاءُ نَا وَشُفَعَاؤُنَا
بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَادِ
مَنْ عَادَاهُمْ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ
مَنْ خَذَلَهُمْ وَانْصُرْ شِیْعَتَهُمْ وَالْعَنْ عَلٰی
مَنْ ظَلَمَهُمْ وَاغْضِبْ عَلٰی مَنْ جَحَدَهُمْ
وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَاَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِّنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلٰی
یَوْمِ الدِّیْنِ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ

ارزقنا في الدنيا زيارتهم وفي الآخرة
شفاعتهم وزدنا محبتهم واحشرنا معهم
وفي زمرتهم وتحت لوائهم ولا تفرق
بيننا وبينهم يوم القيمة واغفر وارحم
بمنك وكرمك يا اكرم المكرمين ويا ارحم
الراحمين والحمد لله رب العالمين اللهم
صل على محمد وآل محمد وفرج عنا بهم كل
غم واكشف عنا بهم كل هم واقض لنا بهم
كل حاجة من حوائج الدنيا والآخرة اللهم
صل على محمد وآل محمد واعذنا بهم من
شر ما خلقت اللهم صل على محمد وآل محمد
واحفظ بهم عزتنا واستر بهم عورتنا و
اكفنا بهم بغي من بغى علينا وانصرنا بهم
على من عادنا واعذنا بهم من شر الشيطن
الرجيم ومن جور السلطن العنيد.
اللهم صل على محمد وآل محمد واجعلنا بهم
في سترك وفي حفظك وفي كنفك وفي

حِرْزِكَ وَفِي اَمَانِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

دُعائے استشفاع

برائے رویتِ امامِ زمانہ ووسعتِ رزق ودیگر مہمات

حدیثِ صحیح میں وارد ہوا ہے کہ خداوندِ عالم نے نامِ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی مرتضٰے وفاطمہ وحسن وحسین کو اپنے اسماء مبارکہ سے مشتق فرمایا جو کوئی ان حضرات کے اسماء مبارک قبل دعائے حاجت اسطرح لیکر اپنا شفیع بنائے انشاء اللہ اس کی حاجت روا ہوا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ يَا اِلٰهِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاَنْتَ الْمَحْمُوْدُ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ وَّاَنْتَ الْاَعْلٰى وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ وَاَنْتَ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ

وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَاَنْتَ ذُوالْاِحْسَانِ
(اَنْتَ قَدِيْمُ الْاِحْسَانِ) وَبِحَقِّ اَوْلَادِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
الْمَعْصُوْمِيْنَ وَبِحُرْمَةِ جَمِيْعِ مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ
وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُحْسِنَ
عَاقِبَةَ اُمُوْرِيْ وَتَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَرْحَمَنِيْ
وَتَغْفِرَ ذُنُوْبَ وَالِدَيَّ وَتَرْحَمَهُمَا وَجَمِيْعَ
اِخْوَانِيْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَرْزُقَنِيْ رِزْقًا
وَّاسِعًا طَيِّبًا بَلَاغًا لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَتَرُدَّنِيْ
اِلٰى اَهْلِيْ وَاَوْطَانِيْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ وَتُزَوِّجَنِيْ
مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَتَرْزُقَنِيْ رُؤْيَةَ قَائِمِ اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالرَّاضِيْنَ
بِفَضْلِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

حضرت آدم علیہ السلام کی دعائے توبہ بھی انہیں پنجتن پاک کے واسطہ سے قبول ہوئی تھی ۔

تعقیباتِ نماز

مومنین کو نمازِ پنجگانہ کے بعد ایسی دعائیں ضرور پڑھنا چاہئیں جن میں امام زمانہ سے توسل کیا گیا ہو۔ نیز بعض بے بہا دعائیں ناحیہ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں۔ جو دنیوی واخروی جملہ حاجات شرعیہ پر مشتمل ہیں۔ نماز صبح کے بعد دعائے عہد ہر مومن کو پڑھنا چاہیئے جس کو ہم صفحاتِ گذشتہ میں درج کر آئے ہیں۔ اب یہاں پر بعض دیگر ادعیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں امام زمانہ کا واسطہ دیا گیا ہے۔ یا جو آپ کی بارگاہ سے وارد ہوئی ہیں

دعائے عدیلہ صغریٰ

شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے محمد بن سلیمان سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ ایمان دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک مستقر (باقی رہنے والا) دوسرا امانتی۔ جو بعد میں زائل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا مجھ کو حضور ایک ایسی دعا تعلیم فرمائیں کہ جب میں اس کو پڑھوں تو میرا ایمان کامل ہو جائے۔ تب حضرت نے یہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ بعد نماز واجب پڑھا کرو۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا
وَبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَبِعَلِیٍّ وَلِیًّا وَاِمَامًا وَبِالْحَسَنِ

وَالْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوسٰی وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَئِمَّۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِھِمْ اَئِمَّۃً فَارْضِنِیْ بِھِمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بہتر ہے کہ اس کے بعد بھی کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَدِیْلَۃِ عِنْدَ الْمَوْتِ اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِنِّیْ قَدْ اَوْدَعْتُکَ یَقِیْنِیْ ھٰذَا وَثَبَاتَ دِیْنِیْ وَاَنْتَ خَیْرُ مُسْتَوْدَعٍ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّہٗ عَلَیَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِیْ۔

دُعائے عدیلہ کبرٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِی الْمُحْتَاجُ الْحَقِیْرُ اَشْھَدُ لِمُنْعِمِیْ وَخَالِقِیْ وَرَازِقِیْ وَمُکْرِمِیْ

بما شَهِدَ لِذَاتِهٖ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلَآئِكَةُ وَاُولُوا
الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُوالنِّعَمِ وَ
الْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ
اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ
بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ
الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا
قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ
اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَ
لَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَ
وُجُوْدُهٗ قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَاؤُهٗ بَعْدَ
الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ
وَالْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِيْ قَضِيَّتِهٖ
وَلَا مَيْلَ فِيْ مَشِيَّتِهٖ وَلَا ظُلْمَ فِيْ تَقْدِيْرِهٖ وَلَا مَهْرَبَ
مِنْ حُكُوْمَتِهٖ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهٖ وَلَا مَنْجَا مِنْ
نَقِمَاتِهٖ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ وَلَا يَفُوْتُهٗ
اَحَدٌ اِذَا طَلَبَهٗ اَزَاحَ الْعِلَلَ فِي التَّكْلِيْفِ وَسَوّٰى
التَّوْفِيْقَ بَيْنَ الضَّعِيْفِ وَالشَّرِيْفِ مَكَّنَ اَدَاءَ

الْمَاْمُوْرِ وَسَهَّلَ سَبِيْلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ اِلَّا دُوْنَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهٗ مَا اَبْيَنَ كَرَمَهٗ وَاَعْلٰى شَانَهٗ سُبْحَانَهٗ مَا اَجَلَّ نَيْلَهٗ وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهٗ بَعَثَ الْاَنْبِيَآءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهٗ وَنَصَبَ الْاَوْصِيَآءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهٗ وَفَضْلَهٗ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَخَيْرِ الْاَوْلِيَآءِ وَاَفْضَلِ الْاَصْفِيَآءِ وَاَعْلَى الْاَزْكِيَآءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اٰمَنَّا بِهٖ وَبِمَا دَعَانَا اِلَيْهِ وَبِالْقُرْاٰنِ الَّذِيْ اَنْزَلَهٗ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِيْ نَصَبَهٗ يَوْمَ الْغَدِيْرِ وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ هٰذَا عَلِيٌّ اِلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْاَبْرَارَ وَالْخُلَفَآءَ الْاَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهٖ سَيِّدُ اَوْلَادِهِ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اَخُوْهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوْسٰى ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجٰى

اَلَّذِیْ بِبَقَائِہٖ بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَبِیُمْنِہٖ رُزِقَ الْوَرٰی
وَبِوُجُوْدِہٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِہٖ یَمْلَأُ
اللّٰہُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ
جَوْرًا وَاَشْهَدُ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَّامْتِثَالَهُمْ
فَرِیْضَةٌ وَطَاعَتَهُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَمَوَدَّتَهُمْ لَازِمَةٌ
مَقْضِیَّةٌ وَالْاِقْتِدَآءَ بِهِمْ مُنْجِیَةٌ وَمُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِیَةٌ
وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِیْنَ وَشُفَعَآءُ
یَوْمِ الدِّیْنِ وَاَئِمَّةُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَی الْیَقِیْنِ وَاَفْضَلُ
الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
وَمُسَائَلَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ
وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْکِتٰبَ
حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ
فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ
رَجَائِیْ وَکَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ اَمَلِیْ لَا عَمَلَ لِیْ اَسْتَحِقُّ بِہٖ
الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِیْ اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا
اَنِّیْ اعْتَقَدْتُ تَوْحِیْدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَیْتُ
اِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَیْكَ بِالنَّبِیِّ

وَ اٰلِہٖ مِنْ اَحِبَّتِكَ وَ اَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّيْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَ اَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَ قَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَآئِعِ فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

دعائے امام عصرؑ

یہ دعا بعد نماز واجب پڑھنی چاہیئے:-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَ اَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَ طَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ

اللَّغْوِ وَالْغِيبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلَىٰ عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَ
النَّصِيحَةِ وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى
الْمُسْتَمِعِينَ بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلَىٰ مَرْضَى
الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَىٰ مَوْتَاهُمْ بِالرَّأْفَةِ
وَالرَّحْمَةِ وَعَلَىٰ مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ وَ
عَلَى الشَّبَابِ بِالْإِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ
وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَاءِ
بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْأُسَرَاءِ
بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى الْأُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ
وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْإِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيرَةِ وَبَارِكْ
لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَا اَوْجَبْتَ
عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ

دعائے دیگر حضرت حجتؑ

اِلٰهِي بِحَقِّ مَنْ نَاجَاكَ وَبِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَفَضَّلْ عَلَىٰ فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِالْغِنَاءِ وَالثَّرْوَةِ وَعَلَىٰ مَرْضَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّۃِ وَعَلٰی اَحْیَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالرَّحْمَۃِ وَعَلٰی غُرَبَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰی اَوْطَانِہِمْ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

دُعائے دیگر صاحب الزّمان ع

تحفۃ العوام مرتبہ مولوی تصدّق حسین صاحب میں ہے کہ یہ دُعا برائے دفع بلیّات و قضائے حاجات نہایت مجرب ہے۔ اور حضرت صاحب الزمان علیہ السّلام سے منقول ہے اور ہر روز بعد نماز پڑھنی اچھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَالِمٌ بِسَرَائِرِنَا فَاَصْلِحْھَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِھَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْھَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَعْدَائِنَا فَاَھْلِکْھُمْ وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَمْرَاضِنَا فَاشْفِھَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمُھِمَّاتِنَا فَاکْفِھَا یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۵

دُعائے داخلہ بہشت

وظائف جعفریہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

جو شخص یہ دعا بعد نماز صبح کے پڑھے دن میں مرجائے تو داخل بہشت ہوگا۔ اور اگر نماز مغرب کے بعد پڑھے اور اس رات کو مرجائے تو داخل جنت ہوگا۔ برائے مغفرت از گناہاں بہترین دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلٰٓئِكَتَكَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفَیْنَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةَ ابْنَ الْحَسَنِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِیْ وَاَوْلِیَآئِیْ عَلٰى ذٰلِكَ اَحْیٰى وَعَلَیْهِ اَمُوْتُ وَعَلَیْهِ اُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛۔ کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں امام موسیٰ کاظمؑ سے یہ دعا سجدہ شکر میں پڑھنے کے لئے مروی ہے۔ لیکن امام حسنؑ عسکری کے اسم مبارک کے بعد یہ عبارت ہے۔ وَالْخَلَفَ الصَّالِحَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ

بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّأُ۔

ادعیہ حضرت حجتؑ جو ایک جوان کو تعلیم فرمائیں

ابو نعیم انصاری کا بیان ہے کہ میں نے ۶ ذی الحجہ ۲۹۳ھ ہجری کو بزمانہ غیبت کبریٰ مسجد الحرام میں ایک جوان رعنا کو دیکھا۔ فرمایا کہ تم کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی وہ دعا نہیں پہنچی۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ بِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَبِهٖ تُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَبِهٖ تَجْمَعُ بَیْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهٖ تُفَرِّقُ بَیْنَ الْمُجْتَمِعِ وَبِهٖ اَحْصَیْتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَزِنَةَ الْجِبَالِ وَكَیْلَ الْبِحَارِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا۔ (ینابیع المودۃ)

دوسرے دن تعلیم فرمایا کہ یہ دعائے جناب امیرؑ ہے جو بعد فریضہ کے پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَصْوَاتُ وَدُعِیَتِ الدَّعَوَاتُ وَلَكَ دَانَتِ الْوُجُوْهُ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَاِلَیْكَ التَّحَاكُمُ فِی الْاَعْمَالِ یَا خَیْرَ

مَنْ سُئِلَ وَخَیْرَ مَنْ اَعْطٰی یَا صَادِقُ یَا بَارِیُٔ
یَا مَنْ لَّا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یَا مَنْ اَمَرَ بِالدُّعَآءِ وَ
تَکَفَّلَ بِالْاِجَابَۃِ یَا مَنْ قَالَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ
لَکُمْ یَا مَنْ قَالَ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ
قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ
یَا مَنْ قَالَ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی
اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۵

پھر تعلیم فرمایا جناب امیر المومنین علیؑ اس دعا کو سجدہ شکر میں تلاوت اور مداولت فرماتے تھے۔

یَا مَنْ لَا یَزِیْدُہٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اِلَّا کَرَمًا وَ
جُوْدًا یَا مَنْ لَہٗ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا مَنْ لَہٗ فَضْلٌ عَظِیْمٌ لَا تَمْنَعُکَ اِسَآءَتِیْ مِنْ
اِحْسَانِکَ اِلَیَّ اَسْئَلُکَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ
اَھْلُہٗ وَاَنْتَ قَادِرٌ عَلَی الْعُقُوْبَۃِ وَقَدِ
اسْتَحِقُّھَا لَا حُجَّۃَ لِیْ عِنْدَکَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ

بِذُنُوبِی کُلِّهَا وَاَعْتَرِفُ بِهَا کَیْ تَعْفُوَ عَنِّی اَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنِّی بَرِئْتُ اِلَیْکَ بِکُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ اِلَیْکَ وَکُلِّ خَطِیْئَةٍ اَخْطَأْتُهَا وَکُلِّ سَیِّئَةٍ عَمِلْتُهَا یَا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔

دوسرے دن تعلیم فرمایا کہ امام علی زین العابدین بن الحسین علیہم السلام حجر اسود کے پاس سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

عُبَیْدُکَ بِفِنَائِکَ مِسْکِیْنُکَ بِفِنَائِکَ فَقِیْرُکَ بِفِنَائِکَ سَائِلُکَ بِفِنَائِکَ یَسْئَلُکَ مَا لَا یَقْدِرُ عَلَیْهِ سِوَاکَ

پھر اس جوان رعنا نے محمد بن قاسم العلوی کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اپنی اس تمنا میں کہ جناب امام آخر الزمان علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو۔ تم بخیر و برکت فائز المرام ہوئے۔ یہ فرما اور تشریف لے گئے۔

دعا بعد ہر فریضہ

زرارہ بن اعین حضرت امام بحق ناطق جعفر صادقؑ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ قائم آل محمد کے لئے اس کے خروج و ظہور سے قبل غیبت ضروری ہے میں نے عرض کیا۔ کیوں؟ فرمایا کہ قتل کے خطرے سے اگر وہ ظاہر

رہے تو اس کو طائفہ امت اسی طرح شہید کر دیں گے جس طرح دیگر آئمہ طاہرین کو شہید کر دیا۔ پھر فرمایا اے زرارہ امام منتظر یہی امام مہدی موعود ہے اور یہی وہ امام منتظرؑ ہے جس کی ولادت میں لوگ شک کریں گے۔ بعض ان میں سے کہیں گے کہ وہ موجود ہے۔ مگر غائب ہے بعض کہیں گے کہ وہ پیدا نہیں ہوا۔ اس زمانہ آخر الزمان ہی میں پیدا ہوگا۔ بعض یہ کہیں گے کہ اپنے والد بزرگوار کی وفات سے صرف دو سال قبل پیدا ہوا ہے۔ اور سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ اس کی غیبت سے خداوند عالم قلوب مومنین کا امتحان کرنا چاہتا ہے کہ کتنے ایمان بالغیب پر ثابت و قائم رہتے ہیں۔ تا ظہور دو ثلث پھر جائیں گے (معاذ اللہ کما سیجئ) اس وقت باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے۔ زرارہ نے عرض کیا اگر میں اس زمانہ تک زندہ رہوں تو اس زمانہ غیبت امام میں مجھے کیا عمل خاص کرنا چاہیئے۔ فرمایا اس وقت یہ دعا ہمیشہ پڑھنی لازم ہے۔

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّكَ۔ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَبِیَّكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ نَبِیَّكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ۔ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ۔

دُعائے ظہور مختصر

روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ اس کا پڑھنے والا اپنی زندگی میں امام زمانہ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُؤَخِّرَ اَجَلِیْ وَلَا تَقْبِضَ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرٰنِیْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ الْقَائِمَ بِاَمْرِ اللّٰہِ صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ وَخَلِیْفَۃَ الرَّحْمٰنِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ فَرَجَہٗ وَسَھِّلْ مَخْرَجَہٗ۔

تسبیح خاکِ شفا

بذریعہ توقیع مقدسہ جواب ارشاد فرمایا کہ تسبیح خاکِ شفا پر جائز ہے کسی دوسری شے پر ذکر تسبیح کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو خاک شفا پر ہے۔ اور جو فضیلت مخصوصہ اس کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ذکر تسبیح کو بھول جائے اور صرف اس کے دانوں کو گردش دیا کرے تو اس کو ذکر تسبیح کا پورا ثواب دیا جائے گا۔

خاکِ شفا پر سجدہ کے متعلق بذریعہ توقیع مقدسہ حکم ہوا کہ جائز ہے۔ اور اس میں بھی فضیلت ہے۔

طریقہ سجدہ شکر تعلیم کردہ حضرت امام

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا (نقل از جامع عباسی) کہ جو شخص باوضو سجدہ شکر بجا لاوے حق تعالیٰ دس نماز کا ثواب اس کو عطا کرتا ہے اور دس گناہ کبیرہ اس کے بخشتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ خاک پر ماتھا ٹکائے اور اگر خاک کربلا ہو تو اور افضل ہے اور پہنچوں کو اور سینہ کو اور شکم کو زمین پر ٹھہرائے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُكَ وَاُشْھِدُ مَلٰٓئِكَتَكَ وَاَنْبِیَآئَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِیْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰہُ رَبِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَمُحَمَّدٌ نَبِیِّیْ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوْسٰی وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ صَلَوَاتُكَ عَلَیْھِمْ اَئِمَّتِیْ بِھِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِھِمْ اَتَبَرَّءُ۔ بعد اس کے تین مرتبہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ بِدَمِ الْمَظْلُوْمِ۔ اس کے بعد تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ بِاِیْوَآئِكَ عَلٰی نَفْسِكَ لِاَوْلِیَآئِكَ لَتُظْفِرَنَّھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّھِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَی الْمُسْتَحْفِظِیْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ۔ بعد اس کے تین مرتبہ کہے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْیُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ ۔ بعد اس کے داہنا رخسار زمین پر رکھ کر پڑھے یَا کَھْفِیْ حِیْنَ تُعْیِیْنِیَ الْمَذَاھِبُ وَ تَضِیْقُ عَلَیَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یَا بَارِئَ خَلْقِیْ رَحْمَۃً بِیْ وَکَانَ عَنْ خَلْقِیْ غَنِیًّا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَی الْمُسْتَحْفِظِیْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اس کے بعد بایاں رخسار سجدہ گاہ پر رکھ کر کہے ۔ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ وَیَا مُعِزَّ کُلِّ ذَلِیْلٍ وَعِزَّتِکَ بَلَغَ بِیْ مَجْھُوْدِیْ ۔ بعد اس کے تین مرتبہ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا کَاشِفَ الْکَرْبِ الْعِظَامِ ۔ اس کے بعد پھر پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ شُکْرًا شُکْرًا کہے ۔ اس کے بعد اپنی حاجت خدا سے طلب کرے اور جب سجدہ سے سر اٹھاوے تو تین دفعہ داہنا ہاتھ سجدہ گاہ پر پھیر کر پیشانی پر اور داہنے اور بائیں رخسارہ پر ملے اور یہ پڑھے ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالسُّقْمِ وَالْعَدَمِ وَالصَّغَارِ

وَالذُّلِّ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۔

ادعیہ و اعمال برائے حفاظت و ردِ بلا

اب ہم ان ادعیہ نادرہ و اعمال فاخرہ کا ذکر کرتے ہیں جو برائے حفاظت و رد بلا ناحیہ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں اور ہر مومن کو اپنی جان مال عزت و آبرو کی حفاظت کے لیئے پڑھنا چاہیئے ضمناً ہم بعض ان دعاؤں کا بھی ذکر کریں گے جن میں امام عصر کے واسطہ سے دعا مانگی گئی ہے ۔

دُعائے سَبَاسِبْ

یہ دعا صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے جو دشمنوں کے دور کرنے اور سحر باطل کرنے کے لیئے نہایت مجرب و آزمودہ ہے۔ یہ دعا ایک عرصہ تک راز میں رکھی جاتی تھی۔ اور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی تھی یہاں تک کہ جناب سلطان العلماء فرزند غفران مآب علیہ الرحمہ نے راجہ امیر حسن خاں صاحب والی ریاست محمود آباد (موجودہ راجہ صاحب کے جد امجد) کو تعلیم کی۔ رفتہ رفتہ یہ دعا عام ہو گئی۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ٭ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ط اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى فَاُلْقِيَ

السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰارُوْنَ وَمُوْسٰى فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝ عُذْتُ بِاللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ سِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ وَغَدْرِ كُلِّ غَادِرٍ وَمَكْرِ كُلِّ مَاكِرٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ سَامَّةٍ وَّهَامَّةٍ وَّلَامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَاسْتِكْلَابِ كُلِّ ذِيْ صَوْلَةٍ وَغَلَبَةِ كُلِّ عَدُوٍّ وَشَمَاتَةِ كُلِّ كَاشِحٍ اَدْرَءُ بِاللّٰهِ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ تَدَرَّعْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ مِنْ نَقْلِبِهِمْ وَتَحَصَّنْتُ بِقُوَّةِ اللّٰهِ مِنْ جُنُوْدِهِمْ وَدَفَعْتُهُمْ عَنِّيْ بِدِفَاعِ اللّٰهِ الْقَاهِرِ وَسُلْطَانِهِ الْبَاهِرِ وَرَمَيْتُهُمْ بِسَهْمِ اللّٰهِ الْقَاتِلِ وَسَيْفِهِ الْقَاطِعِ اَخَذْتُهُمْ بِبَطْشِ اللّٰهِ وَطَرَدْتُهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ

تَفْرِيْقًا بِحَوْلِ اللّٰهِ وَمَزَّقْتُهُمْ تَمْزِيْقًا
بِقُوَّةِ اللّٰهِ وَشَتَّتُّهُمْ تَشْتِيْتًا بِمَنْعَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ غَلَبْتُ مَنْ
نَاوَانِيْ بِجُنْدِ اللّٰهِ الْاَغْلَبِ وَقَهَرْتُ مَنْ عَادَانِيْ
بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ وَدَمَّرْتُ مَنْ قَصَدَنِيْ
بِحَوْلِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَتَبَرَّتُ مَنْ اٰذَانِيْ بِاَخْذِ
اللّٰهِ الْاَسْرَعِ وَدَفَعْتُ مَنِ اعْتَدٰى عَلَيَّ بِجَلَالِ
اللّٰهِ الْاَمْنَعِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ وَلَا مَنْعَةَ وَلَا عَوْنَ
وَلَا نَصْرَ وَلَا اَيْدَ وَلَا عِزَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ
هَزَمْتُ الْاَحْزَابَ بِسَطْوَةِ اللّٰهِ قَذَفْتُ
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ بِاِذْنِ اللّٰهِ سَلَّطْتُ عَلٰى
اَفْئِدَتِهِمُ الرَّوْعَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِيْقًا
بِسُلْطَانِ اللّٰهِ مَزَّقْتُهُمْ تَمْزِيْقًا بِقُوَّةِ اللّٰهِ
دَمَّرْتُهُمْ تَدْمِيْرًا بِقُدْرَةِ اللّٰهِ اَخَذْتُ
اَسْمَاعَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ وَجَوَارِحَهُمْ وَ
اَرْكَانَهُمْ بِبَطْشِ اللّٰهِ الْقَوِيِّ الشَّدِيْدِ وَشِدَّتِهٖ

وَدَفَعْتُهُمْ عَنَّا بِحَوْلِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَقُوَّتِهٖ
وَهَزَمْتُهُمْ وَجُنُوْدَهُمْ وَاَبْطَالَهُمْ وَشُجْعَانَهُمْ
وَاَنْصَارَهُمْ وَاَعْوَانَهُمْ بِاَيْدِى اللّٰهِ الْمَتِيْنِ
وَنَصْرِ اللّٰهِ الْمُبِيْنِ مَهْزُوْمِيْنَ مَرْعُوْبِيْنَ
خَائِفِيْنَ خَائِبِيْنَ مَحْسُوْبِيْنَ مَغْلُوْبِيْنَ
مَكْسُوْرِيْنَ مَاسُوْرِيْنَ مَبْهُوْرِيْنَ مَلْهُوْرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ ادْفَعْهُمْ عَنَّا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَبَطْشِكَ
وَسَطْوَتِكَ مُفَرَّقِيْنَ مُمَزَّقِيْنَ مَبْهُوْرِيْنَ
مَكْهُوْرِيْنَ مَقْهُوْرِيْنَ مَدْحُوْرِيْنَ مَذْعُوْرِيْنَ
صَاغِرِيْنَ خَاسِرِيْنَ مَخْذُوْلِيْنَ مَغْلُوْبِيْنَ
مَبْهُوْتِيْنَ مَشْمُوْتِيْنَ مُتَبَدِّلِيْنَ تَائِهِيْنَ
فِىْ ذَهَابِهِمْ عَامِهِيْنَ فِىْ اِيَابِهِمْ حَائِرِيْنَ
فِىْ مَابِهِمْ صَائِرِيْنَ فِىْ تَبَابِهِمْ مَشْغُوْلِيْنَ
بِاَجْسَادِهِمْ مَكْلُوْمِيْنَ بِرِقَابِهِمْ مَمْنُوْعِيْنَ
عَنْ سِهَامِهِمْ مَرْدُوْعِيْنَ عَنْ مَرَامِهِمْ
مَحْبُوْسِيْنَ فِىْ كَرَّتِهِمْ مَصْرُوْعِيْنَ عَنْ وِجْهَتِهِمْ
شَتَاتًا مِنْ مُتَوَجِّهِهِمْ شَتَاتًا عَنْ

مُجتمِعِهِم مَطبُوعًا عَلیٰ قُلُوبِهِم مَختُومًا
عَلیٰ اَفئِدَتِهِم مُغشِیًّا عَلیٰ اَبصَارِهِم مَعقُودًا
عَلیٰ اَلسِنَتِهِم مَربُوطًا عَلیٰ اَحلَامِهِم وَاَفهَامِهِم
مَشدُودًا عَلیٰ اَیدِیهِم وَاَرجُلِهِم مَدرُوءً بِكَ
اَللّٰهُمَّ فِی نُحُورِهِم مُستَعَاذًا بِكَ مِن
شُرُورِهِم مُستَغَاثًا بِكَ عَلَیهِم، اَللّٰهُمَّ
فَخُذهُم اَخذَكَ السَّرِیعَ وَسَلِّط عَلَیهِم
بَأسَكَ الفَجِیعَ مَدفُوعِینَ مَصرُوعِینَ
مَذرُوعِینَ فِی اَنفُسِهِم مَسحُورِینَ
فِی اَبشَارِهِم مَکبُوبِینَ عَلیٰ وُجُوهِهِم رَ
مَنَاخِرِهِم مَخنُوقِینَ بِحَبَائِلِهِم وَ
اَوتَارِهِم مُقَیَّدِینَ بِالسَّلَاسِلِ مُکَبَّلِینَ
بِالاَغلَالِ مُقَرَّنِینَ فِی الاَصفَادِ مَطرُوقِینَ
بِمَطَارِقِ البَلَایَا مَصعُوقِینَ بِصَوَاعِقِ
المَنَایَا مَقطُوعًا دَابِرُهُم مَفجُوعًا
غَابِرُهُم مَسلُوبًا سَالِبُهُم مَغلُوبًا
غَالِبُهُم یَا مَوجُودًا عِندَ الشَّدَائِدِ اٰمَن

يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ
اَنَا وَرُسُلِي اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اَلَا اِنَّ حِزْبَ
اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ اِنَّ وَلِيِّ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ
الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ اِنَّا كَفَيْنٰكَ
الْمُسْتَهْزِئِيْنَ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى
عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَاَعَزَّ
جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَصْبَحْتُ فِي حِمَى اللّٰهِ الَّذِي لَا يُسْتَبَاحُ وَفِي
ذِمَّتِهِ الَّتِي لَا تُخْفَرُ وَفِي جِوَارِ اللّٰهِ الَّذِي
لَا يُمْنَعُ وَفِي عِزَّةِ اللّٰهِ الَّتِي لَا تُسْتَذَلُّ وَ
لَا تُقْهَرُ وَفِي حِزْبِهِ الَّذِي لَا يُهْزَمُ وَفِي
جُنْدِهِ الَّذِي لَا يُغْلَبُ وَفِي حَرِيْمِهِ الَّذِي
لَا يُسْتَبَاحُ بِاللّٰهِ اسْتَفْتَحْتُ وَبِاللّٰهِ اسْتَنْجَحْتُ
وَتَعَزَّزْتُ وَتَعَوَّقْتُ وَانْتَصَرْتُ وَبِعِزَّةِ
اللّٰهِ تَقَوَّيْتُ عَلٰى اَعْدَائِي بِجَلَالِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَائِهٖ

ظَهَرتُ عَلَيهِم وَقَهَرتُ بِحَولِ اللهِ وَ قُوَّتِهٖ
وَتَقَوَّيتُ وَاحتَرَستُ وَاستَعَنتُ عَلَيهِم بِاللهِ
وَفَوَّضتُ اَمرِي اِلَى اللهِ حَسبِيَ اللهُ وَنِعمَ
الوَكِيلُ وَتَرَاهُم يَنظُرُونَ اِلَيكَ وَهُم لَا يُبصِرُونَ
صُمٌّ بُكمٌ عُميٌ فَهُم لَا يَرجِعُونَ اَتٰى اَمرُ
اللهِ عَلَت كَلِمَةُ اللهِ وَلَاحَت حُجَّةُ اللهِ عَلٰى اَعدَاءِ
اللهِ الفَاسِقِينَ وَجُنُودِ اِبلِيسَ اَجمَعِينَ
لَن يَّضُرُّوكُم اِلَّا اَذًى وَاِن يُّقَاتِلُوكُم يُوَلُّوكُمُ
الاَدبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ضُرِبَت عَلَيهِمُ الذِّلَّةُ
وَالمَسكَنَةُ اَينَمَا ثُقِفُوا اُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقتِيلًا
لَا يُقَاتِلُونَكُم جَمِيعًا اِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ
اَو مِن وَّرَاءِ جُدُرٍ بَاسُهُم بَينَهُم شَدِيدٌ
تَحسَبُهُم جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُم شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُم
قَومٌ لَّا يَعقِلُونَ تَحَصَّنتُ مِنهُم بِاَحصَنِ
الحُصُونِ فَمَا اسطَاعُوا اَن يَّظهَرُوهُ وَمَا
استَطَاعُوا لَهٗ نَقبًا وَّاَوَيتُ اِلٰى رُكنٍ شَدِيدٍ
وَالتَجَاتُ اِلٰى كَهفٍ مَّنِيعٍ وَتَمَسَّكتُ بِالحَبلِ

الْمَتِيْنِ وَتَدَرَّعْتُ بِدِرْعِ اللّٰهِ الْحَصِيْنَةِ
وَتَدَرَّقْتُ بِدَرَقَةِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَتَعَوَّذْتُ بِعُوْذَتِهٖ وَتَخَتَّمْتُ
بِخَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
فَأَنَا حَيْثُمَا سَلَكْتُ اٰمِنٌ مُطْمَئِنٌّ وَعَدُوِّيْ
فِي الْأَهْوَالِ حَيْرَانٌ قَدْ حُفَّ بِالْمَهَابَةِ وَأُلْبِسَ
بِالذُّلِّ وَالصِّغَارِ وَقُمِعَ بِالصِّفَادِ وَضَرَبْتُ
عَلٰى نَفْسِيْ سُرَادِقَ الْحِيَاطَةِ أَدْخَلْتُ عَلٰى
هَيَاكِلِ الْهَيْبَةِ وَتَتَوَّجْتُ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ
وَتَقَلَّدْتُ بِسَيْفِ الْعِزِّ الَّذِيْ لَا يُفَلُّ وَخَفِيْتُ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَتَوَارَيْتُ عَنِ الظُّنُوْنِ وَ
اٰمَنْتُ عَلٰى رُوْحِيْ وَسَلِمْتُ عَنْ أَعْدَائِيْ فَهُمْ
لِيْ خَاضِعُوْنَ وَعَنِّيْ خَائِفُوْنَ مِنِّيْ نَافِرُوْنَ
كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ
قَصُرَتْ أَيْدِيْهِمْ عَنْ بُلُوْغِ مَا يُؤَمِّلُوْنَهٗ
فِيَّ وَصُمَّتْ اٰذَانُهُمْ عَنْ سَمَاعِ كَلَامٍ يُؤْذِيْنِيْ وَ
عَمِيَتْ أَبْصَارُهُمْ عَنِّيْ وَخَرِسَتْ أَلْسِنَتُهُمْ

عَنْ ذِكْرِي وَذَهَلَتْ عُقُولُهُمْ عَنْ مَعْرِفَتِي
بِتَخَوُّفَتْ وَخَفَّتْ قُلُوبُهُمْ مِنِّي وَارْتَعَدَتْ
فَرَائِصُهُمْ مِنْ مَخَافَتِي وَانْفَلَّ حَدُّهُمْ
وَانْكَسَرَتْ شَوْكَتُهُمْ وَانْحَلَّ عَزْمُهُمْ وَتَشَتَّتْ
جَمْعُهُمْ وَافْتَرَقَتْ أُمُورُهُمْ وَاخْتَلَفَتْ
كَلِمَاتُهُمْ وَضَعُفَ جُنْدُهُمْ وَانْهَزَمَ جَيْشُهُمْ
فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ
الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
أَدْهَى وَأَمَرُّ عَلَوْتُ عَلَيْهِمْ بِعُلُوِّ اللهِ الَّذِي
كَانَ يَعْلُو بِهِ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبُ الْحُرُوبِ
وَمُنَكِّسُ الرَّايَاتِ وَمُفَرِّقُ الْأَقْرَانِ وَتَعَوَّذْتُ
مِنْهُمْ بِالْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى وَكَلِمَاتِهِ الْعُلْيَا وَ
ظَهَرْتُ عَلَى أَعْدَائِي بِبَأْسٍ شَدِيدٍ وَأَمْرٍ
عَتِيدٍ وَأَذْلَلْتُهُمْ وَقَمَعْتُ رُؤُسَهُمْ وَوَطِئْتُ
رِقَابَهُمْ وَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لِي خَاضِعِينَ
قَدْ خَابَ مَنْ نَاوَانِي وَهَلَكَ مَنْ عَادَانِي
فَأَنَا الْمُؤَيَّدُ الْمَحْبُورُ الْمُظَفَّرُ الْمَنْصُورُ

وَقَدْ لَزِمَتْنِي كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاسْتَمْسَكْتُ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى وَاعْتَصَمْتُ بِالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ
فَلَنْ يَّضُرَّنِيْ بَغْيُ الْبَاغِيْنَ وَلَا كَيْدُ الْكَائِدِيْنَ
وَلَا حَسَدُ الْحَاسِدِيْنَ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ
الدَّاهِرِيْنَ فَلَنْ يَّرَانِيْ اَحَدٌ وَلَنْ يَّجِدَ بِيْ
اَحَدٌ وَلَنْ يَّقْدِرَ عَلَيَّ اَحَدٌ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْ
رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ۔ يَا مُتَفَضِّلُ تَفَضَّلْ
عَلَيَّ بِالْاَمْنِ عَلٰى رُوْحِيْ وَالسَّلَامَةِ مِنْ اَعْدَائِيْ
وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ بِالْمَلَائِكَةِ الْغِلَاظِ
الشِّدَادِ وَاَيِّدْنِيْ بِالْجُنُوْدِ الْكَثِيْرَةِ وَ
الْاَرْوَاحِ الْمُطِيْعَةِ فَيَحْصَبُوْنَهُمْ بِالْحُجَجِ
الْبَالِغَةِ وَيَقْذِفُوْنَهُمْ بِالْاَحْجَارِ الدَّامِغَةِ
وَيَضْرِبُوْنَهُمْ بِالسَّيْفِ الْقَاطِعِ وَيَرْمُوْنَهُمْ
بِالشِّهَابِ الثَّاقِبِ وَالْحَرِيْقِ اللَّاهِبِ وَ
الشُّوَاظِ الْمُحْرِقِ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا
مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ اِنِّيْ قَدْ فُتُّهُمْ وَزَجَرْ

وَدَحَرْتُهُمْ وَغَلَبْتُهُمْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ وَطٰهٰ وَيٰسٓ وَالذّٰرِيٰتِ وَالطَّوَاسِيْنِ
التَّنْزِيْلِ وَالْحَوَامِيْمِ وَكٓهٰيٰعٓصٓ وَحٰمٓعٓسٓقٓ
وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ
وَبِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ
فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ
الْمَرْفُوْعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ
لَوَاقِعٌ مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ وَ
عَلٰى اَعْقَابِهِمْ نَاكِصِيْنَ وَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ
جَاثِمِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ
السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا
مَكَرُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ
وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَمَكَرُوْا
وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ اَلَّذِيْنَ
قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَدْرَءُ بِكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ
وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ لِيَا آ اللّٰهُ
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِىْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِىْ
وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِىْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَ اِئِىْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى مُظِلٌّ عَلَیَّ يَا
مَنْ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا اُحْجُبْ
بَيْنِىْ وَبَيْنَ اَعْدَائِىْ فَلَنْ يَّصِلُوْا اِلَیَّ اَبَدًا
بِشَيْءٍ يَسُوْٓئُنِىْ وَبَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ سِتْرُ اللّٰهِ اِنَّ
سِتْرَ اللّٰهِ كَانَ مَحْفُوْظًا حَسْبِىَ اللّٰهُ الَّذِىْ
يَكْفِىْ مَا لَا يَكْفِىْ اَحَدٌ سِوَاهُ وَاِذَا قَرَاْتَ
الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَجَعَلْنَا
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِىْ اٰذَانِهِمْ

وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ
وَلَّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ
اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَ
جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ
اضْرِبْ عَلَیَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ الَّذِیْ لَا تَهْتِكُهُ
الرِّیَاحُ وَلَا تَخْرِقُهُ الرِّمَاحُ وَقِنِیْ رُوْحِیْ
بِرُوْحِ قُدْسِكَ الَّذِیْ مَنْ اَلْقَیْتَهٗ عَلَیْهِ اَصْبَحَ
مُعَظَّمًا فِیْ عُیُوْنِ النَّاظِرِیْنَ وَكَبِیْرًا فِیْ صُدُوْرِ
الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَوَفِّقْ لِیْ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی
وَاَمْثَالِكَ الْعُلْیَا وَاجْعَلْ صَلَاحِیْ فِیْ جَمِیْعِ
مَا اُؤَمِّلُهٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ
عَنِّیْ اَبْصَارَ النَّاظِرِیْنَ وَاصْرِفْ قُلُوْبَهُمْ مِنْ
شَرِّ مَا یُضْمِرُوْنَ اِلٰی خَیْرٍ مَا لَا یَمْلِكُهٗ اَحَدٌ ۝
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَلَاذِیْ فَبِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِیَاذِیْ
فَبِكَ اَعُوْذُ یَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ
وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَجِرْنِیْ مِنْ

خِزْيِكَ وَمِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَمِنْ
نِسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ أَنَا
فِي كَنَفِكَ فِي لَيْلِي وَنَهَارِي وَوَطَنِي وَاَسْفَارِي
ذِكْرُكَ شِعَارِي وَالثَّنَاءُ عَلَيْكَ دِثَارِي
اَللّٰهُمَّ اِنَّ خَوْفِي اَصْبَحَ وَاَمْسٰى مُسْتَجِيْرًا
بِاَمَانِكَ فَاَجِرْنِي مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ شَرِّ
عِبَادِكَ وَاضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ
وَاَدْخِلْنِي فِي حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَقِرْ رُوحِي
بِخَيْرٍ مِّنْكَ وَاكْفِنِي مِنْ مُؤْنَةِ اِنْسَانِ سُوْءٍ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَرِيْنِ سُوْءٍ وَسَاعَةِ سُوْءٍ
وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَجُهْدِ الْبَلَاءِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا
يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالضُّحٰى ○ وَاللَّيْلِ
اِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○ وَلَلْاٰخِرَةُ

خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ○ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ○ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ○ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ○ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ○ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ○

ادعیہ و اعمال برائے حفاظت و ردّ بلا

اب ہم اُن دعاؤں کا ذکر کرتے ہیں جو برائے حفاظت و رد بلا ناحیہ مقدسہ سے وارد ہوئی ہیں۔ یا ان سے امام زمانہ کا تعلق خاص ہے ان دعاؤں میں بعض وہ نادر الوجود دعائیں بھی ہیں جو خاص قلمی نسخوں سے لکھی گئی ہیں۔ عام کتب میں نہیں ملیں گی۔

دُعائے حفاظت یومیہ

یہ دُعا امام زمانہؑ نے مرزا محمد حسن شیرازی جو سرکار میرزا کے لقب سے مشہور تھے کو تعلیم کی تھی اور حکم دیا تھا کہ وہ ناصر الدین شاہ قاچار کو لکھیں کہ مومنین کو جمع کر کے اعلان کریں کہ یہ دُعا ——— برائے حفاظت از ہر بلا، کشائش رزق اور بر آوردن حاجات بعد ہر نماز کے پڑھی جائے۔

اوّل آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر یہ دُعا پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ یَا شَدِیْدَ الطَّمْسِ وَیَا خَالِقَ الْقَمَرِ وَالشَّمْسِ اَسْئَلُکَ

بِاَشْبَاهِ الْخَمْسِ اَنْ تَكْفِيَنَا شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ كَمَا كَفَيْتَنَا مِنْ شَرِّ الْاَمْسِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالتِّسْعَةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

دُعائے فَرَجْ (دیگر)

یہ دعا امام زمانؑ نے ایک مرد محبوس کو تعلیم فرمائی تھی جس کو پڑھنے کے بعد اس کو قید سے رہائی نصیب ہو گئی۔ ہر شخص مبتلا بہ پریشانی و مصیبت کو پڑھنا چاہیے۔ انشاءاللہ اس کی مصیبت برکت امام زمانہؑ سے رفع ہو گی وہ دعا یہ ہے۔ جزوی فرق کے ساتھ باب ادعیہ قضائے حوائج میں بھی گذر چکی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰهِیْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَآءُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اُولِی الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا

كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ
يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا
نَاصِرَانِ يَا مَوْلٰـنَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ السَّاعَةَ
السَّاعَةَ السَّاعَةَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

دُعائے ردِّ بلا

ردّ بلا کے لئے حسب ذیل دُعا کو ستّر مرتبہ پڑھے۔

يَا اللّٰهُ يَا مُحَمَّدُ يَا فَاطِمَةُ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِكْنِيْ
وَلَا تُهْلِكْنِيْ ۔

دُعائے حِصار

یہ دُعا برائے حفاظت خود و مقہوری اعدا ہے۔ اگر کوئی شخص اس بات کا خواستگار ہو کہ قضا اس سے ٹل جائے اور روزی اُس کی فراخ ہو۔ اور دشمن اس کے مقہور ہوں اور وہ خود لوگوں کی نظروں میں عزیز ہو۔ اور حاجتیں اس کی بر آئیں تو ہر روز تین مرتبہ اَلْحَمْدُ پڑھ کر اس حصار کو پڑھ لیا کرے۔ یہ دُعا رسالہ دعائے نور بموجب تصدیق مولانا المولوی سیّد محمد حسین قبلہ اعلی اللہ مقامہ مطبوعہ صادق پریس لکھنؤ ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۳۶ سے نقل کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِمَامِی وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَوْقَ رَأْسِیْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنْ يَّمِيْنِیْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوْسٰی وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الزَّمَانِ اَئِمَّتِیْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَنْ شِمَالِیْ وَاَبُوْذَرٍ وَسَلْمَانُ وَمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ وَّرَائِیْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَوْلِیْ وَاللّٰهُ تَعَالٰی شَانُهٗ رَبِّیْ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُهٗ وَتَظَاهَرَتْ اٰلَاۗؤُهٗ مُحِيْطٌ بِیْ وَحَافِظِیْ وَحَفِيْظِیْ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ يَا رَبِّ الْكَرِيْمِ

وَهُوَ الْعَلِیُّ الْوَلِیُّ الدَّائِمُ یَا وَاحِدُ۔

حرز امام زین العابدینؑ

سید ابن طاؤسؒ نے اس حرز کو نقل کیا ہے۔ اس کو پڑھ بھی سکتے ہیں اور بازو پر بھی باندھ سکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَسْمَعَ
السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ
یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ یَا خَالِقَ الْمَخْلُوْقِیْنَ یَا رَازِقَ
الْمَرْزُوْقِیْنَ یَا نَاصِرَ الْمَنْصُوْرِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
اَغِثْنِیْ یَا مَالِكَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ
یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ
اَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ الْکِبْرِیَآءُ رِدَآءُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَةَ
الزَّهْرَآءِ وَخَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی وَالْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی
وَالْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ بِکَرْبَلَآءَ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ
زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ نِ الْبَاقِرِ وَ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ وَمُوسَى ابْنِ
جَعْفَرٍ الْكَاظِمِ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا وَمُحَمَّدِ
ابْنِ عَلِيٍّ التَّقِيِّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ وَالْحَسَنِ
ابْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ
الْإِمَامِ الْمُنْتَظَرِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ
وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ
وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَانْصُرْ شِيْعَةَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِكْ اَعْدَاءَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِيْ رُؤْيَةَ قَائِمِ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالرَّاضِيْنَ
بِفِعْلِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۵

دعائے امان

(معروف بہ دعائے ظہور)

راوی کہتا ہے کہ خواب میں رسالت پناہ کو دیکھا کہ رنگ مبارک آپ کا زرد ہو گیا تھا میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا واقعہ ہوا۔ فرمایا کہ آج کی رات تیرہ سو آدمیوں نے میری امت

کے انتقال کیا ہے فقط دو آدمی اُن میں سے باایمان تھے اور باقی بے ایمان ۔ میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! کچھ ارشاد فرمائیے کہ آپ کی گنہگار امت کو کیا کرنا چاہیئے جس میں باایمان دنیا سے جاوے ۔ اُس وقت آں حضرتؐ نے یہ دعا لکھی ہوئی مجھ کو عطا کی ۔ اور ارشاد فرمایا شہر میں جا اور ہر شخص کو دے اور یہ کہہ کہ اپنے شہروں اور قصبوں میں جہاں جہاں میری امت کے لوگ ہیں اس دُعا کو پہنچا دے ۔ اور اس میں کمی نہ کرے ورنہ میں اس شخص سے بیزار رہوں گا ۔ اور جو کوئی عمر میں ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے یا اپنے بازو پر باندھے پس جب کہ وہ شخص دنیا سے جاوے باایمان ہو ۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں بیدار ہوا تو یہ دعا میرے ہاتھ میں تھی ۔

اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ عِنْدَ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَعِنْدَ مُفَارَقَةِ الرُّوْحِ وَعِنْدَ مُعَایَنَةِ الْمَوْتِ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ عِنْدَ حَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَعِنْدَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْكَ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ بِهَوْلِ الْقِیٰمَةِ وَشَدَائِدِهَا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰهِیْ

اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ
وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ
اَلْاَمَانُ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا
لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ
صَوَابًا اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ
مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ
كُنْتُ تُرٰبًا اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَاصْبِرْ
صَبْرًا جَمِيْلًا اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ يَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ بِبَنِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ
اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
تَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ
وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا اِلٰهِيْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ

اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یَا وَیْلَتٰی لَمْ
اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا اِلٰھِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ
لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ
سَلِیْمٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَوْجُوْدُ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ الْمَعْبُوْدُ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَعْرُوْفُ
بِالْاِحْسَانِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
یَا دَآئِمَ الْمَعْرُوْفِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا
ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
یَا غَفُوْرُ یَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ یَا غَفَّارُ ہ

اعمال روز پنجشنبہ و شب جمعہ

شب جمعہ عبادت کے لئے بہترین شب ہے مفاتیح الجنان میں ہے یہ رات نورانی ہے اور اس کا روز (جمعہ) بہت روشن ہے لہٰذا اس میں بہت کہو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس رات کو صلوات بہت بھیجنا چاہیئے روایت میں ہے کہ کم از کم اس رات کو سَو دفعہ صلوات بھیجنا چاہیئے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ شب جمعہ محمد وآلِ محمد پر

درود بھیجنا ہزار حسنہ کے برابر ہے اور ہزار سیئہ کو محو کرتا ہے اور ہز
درجہ اضافہ کا باعث ہے۔ نیز آپ سے بسند صحیح مروی ہے کہ جب
عصر پنجشنبہ کا وقت ہوتا ہے تو آسمان سے فرشتے طلائی و
چاندی کے صحیفے لے کر نازل ہوتے ہیں اور عصر پنجشنبہ سے لے کر
غروب آفتاب بروز جمعہ تک سوائے صلوات بر محمد و آل محمد کے
کچھ نہیں لکھتے ہیں۔ طریق صلوات کا حسب ذیل ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ
فَرَجَهُمْ وَ اَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ۔

نیز یہ صلوات بھی شب جمعہ کیلئے وارد ہوئی ہے دس دفعہ پڑھنا چاہئے

يَا ذَا الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ
بِالْعَطِيَّةِ يَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً وَّاغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْعُلٰى
فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ۔

عمل رویت حضرت حجتؑ

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص کربلائے معلیٰ میں مشرف
ہو اور ہر شب جمعہ زیر قبہ حضرت امام حسین علیہ السلام شب بیداری
کرے اور مصروف عبادت ہو تو امام عصرؑ کی زیارت پرسعادت
سے فائز المرام ہوتا ہے۔

علامہ حلی کی خدمت امام عصرؑ میں باریابی

سرآمد علماء جعفریہ علامہ حلی طاب سراہ اپنی کتاب تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث میں دیکھا کہ جو شخص چالیس شب جمعہ تحت قبہ مولانا ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام احیا شب و عبادت و دعا کرے اس کو حضرت امام عصرؑ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ میں ہر شب جمعہ کو حلہ سے کربلا آنے لگا۔ اور اس چلہ میں مشغول ہوا۔ جب انتالیس شب جمعہ گذر گئیں اور چالیسویں شب جمعہ کے لئے حلہ سے کربلا روانہ ہوا، خچر پر سوار تھا اس وقت میں اس شبہ میں گرفتار تھا کہ بہ کثرت احادیث اس مضمون کی وارد ہوئی ہیں کہ جو شخص غم حسینؑ میں روئے اگرچہ آنسو کا ایک قطرہ بھی اس کی آنکھ سے برآمد ہو تو اس رونے والے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں[۱]۔ یہ امر مجھ کو تعجب خیز معلوم ہوا۔ دوسری فکر مجھ کو یہ تھی کہ آج چالیسواں روز ہے مگر ابھی تک امام زمانہ کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ میں اسی محویت میں چلا جا رہا تھا کہ نعلین میرے پیر سے گر گئی ناگاہ ایک صحرائی عرب نے میرے خچر کی لگام تھام لی۔ اور گری ہوئی نعلین اٹھا کر دیدی۔ اور پوچھا کہ کس فکر میں غوطہ زن ہو۔ اس کے سوالات سے مجبور ہو کر میں نے اپنے شکوک اس سے بتائے۔ یہ سنکر اس بزرگ نے فرمایا۔ کہ اے شخص پہلے میں تم کو قطرہ اشک عزا کے متعلق جواب دیتا ہوں اب تم خیال کرو کہ مثلاً ایک سلطان ہفت اقلیم شکار گاہ میں اپنے لشکر سے چھوٹ کر جنگل میں جا نکلا جہاں صرف ایک ضعیفہ ایک جھونپڑی میں رہتی

---

[۱] امام حسین علیہ السلام پر گریہ و بکا بے شک تمام گناہوں سے بخشش کا زبردست سہارا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ ان گناہوں سے سچی توبہ کر لے۔ پھر ان کا اعادہ نہ کرے۔ کیونکہ سہارے کے یہ معنی تو نہیں ہیں کہ ہم کو حرام و حلال خدا کی کوئی پرواہ نہ رہے۔ ج، ن

تھی۔ بادشاہ نے اس سے پیاس کی شکایت کی۔ اس بڑھیا نے جس کے پاس مال دنیا سے صرف ایک بکری تھی اس بکری کا دودھ بادشاہ کو پلا دیا۔ پھر بادشاہ کے بھوکے ہونے کی شکایت کرنے پر بکری کا کباب بنا کر کھلا دیا۔ بادشاہ واپس ہوا۔ اب اگر وہ بڑھیا بادشاہ کے دربار میں جائے اور بادشاہ اس بڑھیا کو اپنی سلطنت دیدے تو بھی زیادہ نہ ہوا۔ کیونکہ بڑھیا نے اپنا سب کچھ بادشاہ کو دیدیا۔۔ یہی مثال امام حسینؑ اور مالک ارض وسما کی ہے۔ اگر وہ حسینؑ کو خدائی کا اختیار عطا فرمائے تو بڑی بات نہیں۔ قطرۂ اشک پر خیال نہ کرو بلکہ امام حسینؑ کی شہادت کی عظمت کی طرف غور کرو۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ تمہارا امام اس وقت تمہارے سامنے ہے۔ یہ سنکر میں نے اپنے کو سواری سے گرا دیا۔ قدم چومے۔ حضرت غائب ہو گئے۔" نیز شب جمعہ زیارت جامعہ پڑھنے کی بہت تاکید ہے۔

زیارت جامعہ کبیرہ

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ زیارت جامعہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بہترین زیارت ہے از روئے متن وسند وفصاحت کے اور تمام زیارتوں سے اکمل ہے۔ ان کے والد ملا تقی مجلسیؒ جب بھی عتبات مقدسہ میں مشرف ہوتے تھے اس زیارت کے علاوہ کوئی دوسری زیارت نہیں پڑھتے تھے

صاحب نجم الثاقب نے اس کے متعلق ایک حکایت نقل کی ہے جس سے اس کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے

حکایت

سید احمد بن سید ہاشم موسوی رشتی تاجر بیان کرتے ہیں کہ ۱۲۸۰ھ میں میں حج بیت اللہ کے ارادہ سے اپنے وطن مالوف رشت سے برآمد ہوا۔ اور وہاں سے چل کر شہر تبریز میں حاجی صفر علی تبریزی کے مکان پر فروکش ہوا۔ پھر وہاں سے حاجی جبار جلودار کی سرکردگی میں مکہ معظمہ کی طرف رہسپر ہوا

اس وقت میرے ساتھ قافلہ میں منجملہ دیگر افراد قافلہ کے حاجی ملا باقر تبریزی وحاجی سید حسین تبریزی تاجر اور حاجی علی خدمت گار بھی تھے۔ جب ہم لوگ مقام اور زنۃ الروم اور طربوزن کی ایک درمیانی منزل میں پہنچے تو حاجی جبار جلودار میرے پاس آئے اور انہوں کہا کہ چونکہ آگے آنے والی منزل ذرا خطرناک ہے اس لئے اپنا سامان جلدی بار کرو تاکہ قافلہ سے پیچھے نہ رہ جاؤ۔ یہ بات انہوں نے اس لیے کہی کہ میں بالعموم قافلہ سے فاصلہ پر چلا کرتا تھا۔ صبح ہونے میں ابھی ڈھائی یا تین گھنٹے باقی تھے کہ ہم لوگوں نے ایک ساتھ کوچ کیا۔ ابھی ہم مشکل سے ایک فرسخ بھی اپنی منزل سے دور نہ گئے ہوں گے کہ یک بیک ہوا تاریک ہو گئی اور برف پڑنے لگی۔ قافلہ والوں نے اپنے سروں سے چادریں لپیٹ لیں اور تیزی سے چلنے لگے۔ میں نے بھی بہت کوشش کی کہ ان لوگوں کے ساتھ بھاگوں مگر مجھ سے ان لوگوں کے ساتھ دوڑنا ممکن نہ ہوا یہاں تک کہ قافلہ نکل گیا اور میں تن تنہا اکیلا رہ گیا۔ آخر تھک ہار کر گھوڑے سے پیادہ ہوا اور راستہ کے ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ اس وقت میں نہایت پریشان تھا کیونکہ چھ سو تومان (ایرانی سکہ جو روپیہ کے برابر ہے) میرے پاس تھے بالآخر میں نے طے کیا کہ اسی جگہ صبح ہونے تک ٹھہرا رہوں۔ سورج نکلنے پر دوبارہ اسی منزل کی طرف مراجعت کروں جہاں سے قافلہ چلا تھا۔ اور پھر وہاں سے کسی راہبر کو لیکر اگلی منزل پر اپنے قافلہ سے جا ملوں۔ ابھی انہی تفکرات میں غوطہ زن تھا کہ میں نے پیش نظر ایک باغ دیکھا جہاں ہاتھ میں بیلچہ لئے ایک باغبان بھی تھا وہ اپنے بیلچہ سے بار بار درختوں کو جھٹکتا تھا تاکہ برف ان کے برگ و بار سے گر جاتے۔ پھر وہ باغبان میرے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور اس نے دریافت کیا تم کون ہو؟ ــــ میں نے کہا میں ایک مسافر ہوں قافلہ سے رہ گیا ہوں راستہ نہ معلوم ہونے کی وجہ سے سخت حیران ہوں کہ کہاں جاؤں۔ باغبان نے زبان فارسی میں مجھ سے خطاب کیا۔

کہا کہ نافلہ پڑھو تاکہ راستہ مل جائے۔ یہ کلام سنکر میں نافلہ پڑھنے لگا۔ جب میں تہجد پڑھ چکا تو وہ پھر میرے پاس آیا اور پوچھا ابھی نہیں گئے ہو

ہیں نے کہا واللہ! میں راستہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا جامعہ پڑھو
سیّد رشتی کہتے ہیں کہ مجھ کو زیارت جامعہ اس وقت زبانی حفظ نہ تھی۔
اب زبانی حفظ ہے۔ یہ سنکر میں کھڑا ہوا اور میں نے زیارت جامعہ
پوری کی پوری زبانی پڑھی۔ جب زیارت ختم ہو گئی تو وہ شخص جس کو
میں باغبان سمجھے ہوئے تھا پھر میرے سامنے آیا اور پوچھا "ابھی تک
تم نہیں گئے یہاں موجود رہو!" اس وقت میں بے اختیارانہ رونے لگا
اور میں نے کہا کہ ہاں میں ابھی تک یہیں ہوں راستہ نہیں جانتا۔ اس
شخص نے کہا کہ زیارت عاشورا پڑھو۔ میں زیارت عاشورا بھی حفظ نہ
رکھتا تھا مگر اس کے کہنے کے بعد کھڑا ہوا۔ اور زیارت عاشورا بھی زبانی
فرفر پڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ لعن وسلام ختم کر کے میں نے دُعائے
علقمہ ختم کی۔ اس کے بعد وہ شخص پھر آیا اور پوچھا "تم نہیں جاتے ہو؟" ہاں ابھی تک نہیں
گئے۔ میں نے کہا میں ابھی نہیں جاؤں گا صبح کو چلا جاؤں گا۔

اس نے کہا میں تم کو ابھی تمہارے قافلہ سے ملائے دیتا ہوں۔ یہ کہکر
وہ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک گدھے پر سوار واپس آیا اور اپنے
بیلچہ کو اپنے کاندھے پر رکھ لیا۔ مجھ سے کہا کہ میرے پیچھے اس گدھے
پر سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو گیا اور اپنی گھوڑے کی لجام میں نے ہاتھ میں
تھام لی۔ مگر گھوڑے نے چلنے سے انکار کیا۔ یہ دیکھ کر اس نے لجام
میرے ہاتھ سے لے لی۔ تب گھوڑا بڑی آسانی سے چلنے لگا۔ اس
وقت اس نے اپنا ہاتھ میرے زانوں پر رکھ کر کہا کہ تم نافلہ کیوں نہیں
پڑھتے پھر تین دفعہ فرمایا نافلہ، نافلہ، نافلہ[1]!

پھر فرمایا تم عاشورا کیوں نہیں پڑھتے پھر تین دفعہ فرمایا عاشورا!
عاشورا! عاشورا! پھر فرمایا تم جامعہ کیوں نہیں پڑھتے؟ پھر فرمایا۔

---

[1] نافلہ شب یعنی نماز تہجد اور زیارت عاشورا کا بیان اسی کتاب کے آخر میں
ملاحظہ کریں۔

جامعہ ! جامعہ ! جامعہ ! ابھی ہم تھوڑا ہی چلے تھے کہ ایک مرتبہ اُس نے پلٹ کر کہا وہ دیکھو تمہارے رفقائے سفر نہر کے کنارہ نماز صبح کے لئے وضو کر رہے ہیں۔ میں نے جو دیکھا تو واقعی اپنے قافلہ کو موجود پایا۔ میں گدھے سے اُترا اپنے گھوڑے پر چڑھنا چاہا مگر چڑھ نہ سکا یہ دیکھ کر اس شخص نے اپنا بیلچہ زمین میں گاڑا۔ اور مجھ کو گھوڑے پر سوار کر کے گھوڑے کا رُخ قافلہ کی طرف موڑ دیا۔ اس وقت میں نے خیال کیا کہ یہ شخص کون ہو سکتا ہے جو اس آسانی سے مجھ سے فارسی میں کلام کرتا ہے حالانکہ یہ ترکستانی علاقہ ہے جہاں کوئی بھی فارسی نہیں جانتا۔ اور اس نے کیونکر مجھ کو اتنی جلدی میرے قافلہ سے ملحق کر دیا۔ اس کے بعد میں نے دوبارہ اُس شخص کو پلٹ کر جو دیکھا تو اس کا کوئی نشان نہ پایا۔

رویائے صادقہ ملا محمد تقی مجلسی رح

دار السلام و روضۃ المتقین وغیرہ میں علامہ محمد تقی مجلسی رح سے منقول ہے کہ میں نجف اشرف میں خواب و بیداری کی درمیانی حالت میں دیکھا کہ میں روضہ مبارکہ سامرا میں مشرف ہوں۔ امام علی نقی ع و امام حسن عسکری ع کی ضریحوں پر حریر سبز جنت کی پوشش پڑی ہے۔ اور امام العصر والزمان علیہ السلام قبر اقدس پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔ آپ کا رُخ مبارک دروازہ کی جانب ہے۔ میری نگاہ جونہی حضرت پر پڑی میں نے زیارت جامعہ پڑھنا شروع کی۔ جب زیارت ختم ہوئی حضرت نے فرمایا کہ خوب زیارت ہے۔ میں نے عرض کی مولا یہ زیارت آپ کے جدّ امجد علی نقی کی ہے۔ (یعنی انہوں نے تعلیم کی ہے) فرمایا سچ ہے کیفیت اس زیارت کی اس طرح پر ہے کہ اگر عتبات مقدسہ میں مشرف ہو تو پہلے غسل کرے۔ پھر دروازہ حرم پر حاضر ہو کر پہلے کہے۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ :-

پھر اندر داخل ہو۔ جب ضریح اقدس پر نظر پڑے تو تیس ۳۰ دفعہ کہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ پھر چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے سکینہ و وقار کیساتھ آگے بڑھو۔ پھر ٹھہر کر تیس ۳۰ دفعہ کہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پھر قبر مطہر کے نزدیک اسی طرح سے جاکر کھڑے ہو۔ اور چالیس دفعہ کہو اَللّٰهُ اَكْبَرُ جب سو تکبیریں پوری ہو جائیں تو ذیل کی زیارت خضوع و خشوع سے پڑھو۔ اگر عتبات عالیہ میں مشرف نہ ہو تو قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ پورا عمل ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر کیا جاسکتا ہے بہتر ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ وہ زیارت یہ ہے :-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ وَخُزَّانَ الْعِلْمِ وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ وَاُصُوْلَ الْكَرَمِ وَقَادَةَ الْاُمَمِ وَاَوْلِيَآءَ النِّعَمِ وَعَنَاصِرَ الْاَبْرَارِ وَدَعَآئِمَ الْاَخْيَارِ وَسَاسَةَ الْعِبَادِ وَاَرْكَانَ الْبِلَادِ وَاَبْوَابَ الْاِيْمَانِ وَاُمَنَآءَ الرَّحْمٰنِ وَسُلَالَةَ النَّبِيِّيْنَ وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَئِمَّۃِ الْھُدٰی وَمَصَابِیْحِ الدُّجٰی وَ
اَعْلَامِ التُّقٰی وَذَوِی النُّھٰی وَاُولِی الْحِجٰی وَکَھْفِ الْوَرٰی
وَوَرَثَۃِ الْاَنْبِیَاۤءِ وَالْمَثَلِ الْاَعْلٰی وَالدَّعْوَۃِ الْحُسْنٰی
وَحُجَجِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ وَ
مَسَاکِنِ بَرَکَۃِ اللّٰہِ وَمَعَادِنِ حِکْمَۃِ اللّٰہِ وَحَفَظَۃِ سِرِّ
اللّٰہِ وَحَمَلَۃِ کِتَابِ اللّٰہِ وَاَوْصِیَاۤءِ نَبِیِّ اللّٰہِ وَذُرِّیَّۃِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ
عَلَی الدُّعَاۃِ اِلَی اللّٰہِ وَالْاَدِلَّاۤءِ عَلٰی مَرْضَاتِ اللّٰہِ
وَالْمُسْتَقِرِّیْنَ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ وَالتَّامِّیْنَ فِیْ مَحَبَّۃِ
اللّٰہِ وَالْمُخْلِصِیْنَ فِیْ تَوْحِیْدِ اللّٰہِ وَالْمُظْھِرِیْنَ لِاَمْرِ
اللّٰہِ وَنَھْیِہٖ وَعِبَادِہِ الْمُکْرَمِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یَسْبِقُوْنَہٗ
بِالْقَوْلِ وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ
بَرَکَاتُہٗ. اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الدُّعَاۃِ وَالْقَادَۃِ
الْھُدَاۃِ وَالسَّادَۃِ الْوُلَاۃِ وَالذَّادَۃِ الْحُمَاۃِ
وَاَھْلِ الذِّکْرِ وَاُولِی الْاَمْرِ وَبَقِیَّۃِ اللّٰہِ وَخِیَرَتِہٖ
وَحِزْبِہٖ وَعَیْبَۃِ عِلْمِہٖ وَحُجَّتِہٖ وَصِرَاطِہٖ وَنُوْرِہٖ

وَبُرْهَانِهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ كَمَا شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ
وَشَهِدَتْ لَهُ مَلَآئِكَتُهُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ
خَلْقِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى
اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى
الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَشْهَدُ
اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ
الْمُكَرَّمُوْنَ الْمُقَرَّبُوْنَ الْمُتَّقُوْنَ الصَّادِقُوْنَ
الْمُصْطَفَوْنَ الْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ الْقَوَّامُوْنَ بِاَمْرِهِ
الْعَامِلُوْنَ بِاِرَادَتِهِ الْفَآئِزُوْنَ بِكَرَامَتِهِ
اِصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهِ وَارْتَضَاكُمْ لِغَيْبِهِ وَاخْتَارَكُمْ
لِسِرِّهِ وَاجْتَبَاكُمْ بِقُدْرَتِهِ وَاَعَزَّكُمْ بِهُدَاهُ
وَخَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهِ وَانْتَجَبَكُمْ لِنُوْرِهِ وَاَيَّدَكُمْ
بِرُوْحِهِ وَرَضِيَكُمْ خُلَفَآءَ فِيْ اَرْضِهِ وَحُجَجًا
عَلٰى بَرِيَّتِهِ وَاَنْصَارًا لِدِيْنِهِ وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ وَخَزَنَةً
لِعِلْمِهِ وَمُسْتَوْدَعًا لِحِكْمَتِهِ وَتَرَاجِمَةً لِوَحْيِهِ

اَرْكَاناً لِتَوْحِيْدِهٖ وَشُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِهٖ وَاَعْلَاماً

لِعِبَادِهٖ وَمَنَاراً فِيْ بِلَادِهٖ وَاَدِلَّآءَ عَلٰى صِرَاطِهٖ

عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ وَاٰمَنَكُمْ مِنَ

الْفِتَنِ وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ وَاَذْهَبَ عَنْكُمُ

الرِّجْسَ وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيْراً فَعَظَّمْتُمْ جَلَالَهٗ

وَاَكْبَرْتُمْ شَانَهٗ وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهٗ وَاَدَمْتُمْ ذِكْرَهٗ

وَوَكَّدْتُمْ مِيْثَاقَهٗ وَاَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِهٖ

وَنَصَحْتُمْ لَهٗ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَدَعَوْتُمْ

اِلٰى سَبِيْلِهٖ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَبَذَلْتُمْ

اَنْفُسَكُمْ فِيْ مَرْضَاتِهٖ وَصَبَرْتُمْ عَلٰى مَا اَصَابَكُمْ

فِيْ جَنْبِهٖ وَاَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ

وَاَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَجَاهَدْتُمْ

فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهٗ وَ

بَيَّنْتُمْ فَرَائِضَهٗ وَاَقَمْتُمْ حُدُوْدَهٗ وَنَشَرْتُمْ

شَرَائِعَ اَحْكَامِهٖ وَسَنَنْتُمْ سُنَّتَهٗ وَصِرْتُمْ

فِيْ ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَى الرِّضَا وَسَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَآءَ

وَصَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهٖ مَنْ مَضٰى فَالرَّاغِبُ

عَنْكُمْ مَارِقٌ وَاللَّازِمُ لَكُمْ لَاحِقٌ وَالْمُقَصِّرُ فِي حَقِّكُمْ
زَاهِقٌ وَالْحَقُّ مَعَكُمْ وَفِيكُمْ وَمِنْكُمْ وَإِلَيْكُمْ
وَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ وَمِيرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ
وَإِيَابُ الْخَلْقِ إِلَيْكُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ وَفَصْلُ
الْخِطَابِ عِنْدَكُمْ وَآيَاتُ اللهِ لَدَيْكُمْ وَعَزَائِمُهُ
فِيكُمْ وَنُورُهُ وَبُرْهَانُهُ عِنْدَكُمْ وَأَمْرُهُ إِلَيْكُمْ
مَنْ وَالَاكُمْ فَقَدْ وَالَى اللهَ وَمَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ
عَادَى اللهَ وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ وَمَنْ
أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ
فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ أَنْتُمُ الصِّرَاطُ الْأَقْوَمُ وَ
شُهَدَاءُ دَارِ الْفَنَاءِ وَشُفَعَاءُ دَارِ الْبَقَاءِ وَالرَّحْمَةُ
الْمَوْصُولَةُ وَالْآيَةُ الْمَخْزُونَةُ وَالْأَمَانَةُ الْمَحْفُوظَةُ
وَالْبَابُ الْمُبْتَلَى بِهِ النَّاسُ مَنْ أَتَاكُمْ نَجَى وَ
مَنْ لَمْ يَأْتِكُمْ هَلَكَ إِلَى اللهِ تَدْعُونَ وَعَلَيْهِ
تَدُلُّونَ وَبِهِ تُؤْمِنُونَ وَلَهُ تُسَلِّمُونَ وَبِأَمْرِهِ
تَعْمَلُونَ وَإِلَى سَبِيلِهِ تُرْشِدُونَ وَبِقَوْلِهِ تَحْكُمُونَ
سَعِدَ مَنْ وَالَاكُمْ وَهَلَكَ مَنْ عَادَاكُمْ

خاب من جحدكم وضل من فارقكم
وفاز من تمسك بكم وامن من لجأ اليكم و
سلم من صدقكم وهدى من اعتصم
بكم من اتبعكم فالجنة ماويه ومن خالفكم
فالنار مثويه ومن جحدكم كافر ومن حاربكم
مشرك ومن رد عليكم فى اسفل درك من
الجحيم اشهد ان هذا سابق لكم فيما
مضى وجار لكم فيما بقى وان ارواحكم ونوركم
وطينتكم واحدة طابت وطهرت بعضها
من بعض خلقكم الله انوارا فجعلكم بعرشه
محدقين حتى من علينا بكم فجعلكم فى
بيوت اذن الله ان ترفع ويذكر فيها اسمه
وجعل صلوتنا عليكم وما خصنا به من
ولايتكم طيبا لخلقنا وطهارة لانفسنا و
تزكية لنا وكفارة لذنوبنا فكنا عنده مسلمين
بفضلكم ومعروفين بتصديقنا اياكم فبلغ
الله بكم اشرف محل المكرمين واعلى

مَنَازِلَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِيْنَ
حَيْثُ لَايَلْحَقُهُ لَاحِقٌ وَلَايَفُوْقُهُ فَائِقٌ وَ
لَايَسْبِقُهُ سَابِقٌ وَلَايَطْمَعُ فِيْ اِدْرَاكِهِ طَامِعٌ
حَتّٰى لَايَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَانَبِيٌّ مُرْسَلٌ
وَلَاصِدِّيْقٌ وَلَاشَهِيْدٌ وَلَاعَالِمٌ وَلَاجَاهِلٌ
وَلَادَنِيٌّ وَلَافَاضِلٌ وَلَامُؤْمِنٌ صَالِحٌ وَلَافَاجِرٌ
طَالِحٌ وَلَاجَبَّارٌ عَنِيْدٌ وَلَاشَيْطٰنٌ مَرِيْدٌ وَ
لَاخَلْقٌ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيْدٌ اِلَّا عَرَّفَهُمْ
جَلَالَةَ اَمْرِكُمْ وَعِظَمَ خَطَرِكُمْ وَكِبَرَ شَاْنِكُمْ
وَتَمَامَ نُوْرِكُمْ وَصِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ وَثَبَاتَ
مَقَامِكُمْ وَشَرَفَ مَحَلِّكُمْ وَمَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَهٗ
وَكَرَامَتَكُمْ عَلَيْهِ وَخَاصَّتَكُمْ لَدَيْهِ وَقُرْبَ
مَنْزِلَتِكُمْ مِنْهُ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ
وَاُسْرَتِيْ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ مُؤْمِنٌ
بِكُمْ وَبِمَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ كَافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَبِمَا
كَفَرْتُمْ بِهٖ مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِكُمْ وَبِضَلَالَةِ
مَنْ خَالَفَكُمْ مُوَالٍ لَكُمْ وَلِاَوْلِيَآئِكُمْ مُبْغِضٌ

لِاَعْدَآئِكُمْ وَمُعَادٍ لَهُمْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُحَقِّقٌ لِمَا حَقَّقْتُمْ مُبْطِلٌ لِمَا اَبْطَلْتُمْ مُطِيْعٌ لَكُمْ عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ مُعْتَرِفٌ بِكُمْ مُؤْمِنٌ بِاِيَابِكُمْ مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ مُنْتَظِرٌ لِاَمْرِكُمْ مُرْتَقِبٌ لِدَوْلَتِكُمْ اٰخِذٌ بِقَوْلِكُمْ عَامِلٌ بِاَمْرِكُمْ مُسْتَجِيْرٌ بِكُمْ زَائِرٌ لَكُمْ عَائِذٌ بِقُبُوْرِكُمْ مُسْتَشْفِعٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِكُمْ وَمُتَقَرِّبٌ بِكُمْ اِلَيْهِ وَمُقَدِّمُكُمْ اَمَامَ طَلِبَتِيْ وَحَوَائِجِيْ وَاِرَادَتِيْ فِيْ كُلِّ اَحْوَالِيْ وَاُمُوْرِيْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَاَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ وَمُفَوِّضٌ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَيْكُمْ وَمُسَلِّمٌ فِيْهِ مَعَكُمْ وَقَلْبِيْ لَكُمْ مُسَلِّمٌ وَرَاْيِيْ لَكُمْ تَبَعٌ وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يُحْيِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى دِيْنَهٗ بِكُمْ وَيَرُدَّكُمْ فِيْ اَيَّامِهٖ وَيُظْهِرَكُمْ لِعَدْلِهٖ وَيُمَكِّنَكُمْ فِيْ اَرْضِهٖ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ غَيْرِكُمْ اٰمَنْتُ بِكُمْ وَتَوَلَّيْتُ اٰخِرَكُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهٖ اَ

اَوَّلِكُمْ وَبَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ
وَمِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَحِزْبِهِمُ
الظَّالِمِيْنَ لَكُمُ الْجَاحِدِيْنَ لِحَقِّكُمْ وَالْمَارِقِيْنَ مِنْ
وِلَايَتِكُمْ وَالْغَاصِبِيْنَ لِاِرْثِكُمُ الشَّاكِّيْنَ فِيْكُمُ
الْمُنْحَرِفِيْنَ عَنْكُمْ وَمِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَكُمْ وَكُلِّ
مُطَاعٍ سِوَاكُمْ وَمِنَ الْاَئِمَّةِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ
فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا مَا حَيِيْتُ عَلٰى مُوَالَاتِكُمْ وَ
مَحَبَّتِكُمْ وَدِيْنِكُمْ وَوَفَّقَنِيْ لِطَاعَتِكُمْ وَرَزَقَنِيْ
شَفَاعَتَكُمْ وَجَعَلَنِيْ مِنْ خِيَارِ مَوَالِيْكُمُ التَّابِعِيْنَ
لِمَا دَعَوْتُمْ اِلَيْهِ وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَقْتَصُّ اٰثَارَكُمْ وَ
يَسْلُكُ سَبِيْلَكُمْ وَيَهْتَدِيْ بِهُدَاكُمْ وَيُحْشَرُ
فِيْ زُمْرَتِكُمْ وَيَكِرُّ فِيْ رَجْعَتِكُمْ وَيُمَلَّكُ فِيْ دَوْلَتِكُمْ
وَيُشَرَّفُ فِيْ عَافِيَتِكُمْ وَيُمَكَّنُ فِيْ اَيَّامِكُمْ وَتَقِرُّ
عَيْنُهُ غَدًا بِرُؤْيَتِكُمْ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ
وَمَالِيْ مَنْ اَرَادَ اللّٰهَ بَدَءَ بِكُمْ وَمَنْ وَحَّدَهٗ قَبِلَ
عَنْكُمْ وَمَنْ قَصَدَهٗ تَوَجَّهَ بِكُمْ مَوَالِيَّ لَا اُحْصِيْ
ثَنَآئَكُمْ وَلَا اَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ وَمِنَ

الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ وَاَنْتُمْ نُوْرُ الْاَخْيَارِ وَهُدَاةُ الْاَبْرَارِ وَحُجَجُ الْجَبَّارِ بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ وَبِكُمْ يَخْتِمُ وَبِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَبِكُمْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَبِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ وَيَكْشِفُ الضُّرَّ وَعِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهٖ رُسُلُهٗ وَهَبَطَتْ بِهٖ مَلَآئِكَتُهٗ وَاِلٰى جَدِّكُمْ (ماسوائے حضرت علیؑ کے زیارت کرنا ہو تو جدکم کہے۔ حضرت علیؑ کیلئے اخیکم کہے اگر سب کو شامل کرنا مطلوب ہو تو الیکم کہے):

بُعِثَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ اٰتَاكُمُ اللّٰهُ مَا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ طَاْطَاَ كُلُّ شَرِيْفٍ لِّشَرَفِكُمْ وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِّطَاعَتِكُمْ وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِّفَضْلِكُمْ وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَّكُمْ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِكُمْ وَفَازَ الْفَآئِزُوْنَ بِوِلَايَتِكُمْ بِكُمْ يُسْلَكُ اِلَى الرِّضْوَانِ وَعَلٰى مَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ذِكْرُكُمْ فِي الذَّاكِرِيْنَ وَاَسْمَآئُكُمْ فِي الْاَسْمَآءِ وَاَجْسَادُكُمْ فِي الْاَجْسَادِ وَاَرْوَاحُكُمْ فِي الْاَرْوَاحِ وَاَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوْسِ وَاٰثَارُكُمْ فِي الْاٰثَارِ وَقُبُوْرُكُمْ

فِي الْقُبُورِ فَمَا أَحْلٰى أَسْمَائَكُمْ وَأَكْرَمَ أَنْفُسَكُمْ
وَأَعْظَمَ شَأْنَكُمْ وَأَجَلَّ خَطَرَكُمْ وَأَوْفٰى عَهْدَكُمْ وَ
أَصْدَقَ وَعْدَكُمْ كَلَامُكُمْ نُورٌ وَأَمْرُكُمْ رُشْدٌ
وَوَصِيَّتُكُمُ التَّقْوٰى وَفِعْلُكُمُ الْخَيْرُ وَعَادَتُكُمُ
الْإِحْسَانُ وَسَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ وَشَأْنُكُمُ الْحَقُّ وَالصِّدْقُ
وَالرِّفْقُ وَقَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَحَتْمٌ وَرَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ
وَحَزْمٌ إِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ أَوَّلَهُ وَأَصْلَهُ وَفَرْعَهُ
وَمَعْدِنَهُ وَمَأْوَاهُ وَمُنْتَهَاهُ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَنَفْسِي
كَيْفَ أَصِفُ حُسْنَ ثَنَائِكُمْ وَأُحْصِي جَمِيلَ
بَلَائِكُمْ وَبِكُمْ أَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ وَفَرَّجَ
عَنَّا غَمَرَاتِ الْكُرُوبِ وَأَنْقَذَنَا مِنْ شَفَا
جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَمِنَ النَّارِ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي وَ
نَفْسِي بِمُوَالَاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعَالِمَ دِينِنَا وَ
أَصْلَحَ مَا كَانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا وَبِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ
الْكَلِمَةُ وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ وَائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ وَ
بِمُوَالَاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ
الْوَاجِبَةُ وَالدَّرَجَاتُ الرَّفِيعَةُ وَالْمَقَامُ الْمَحْمُودُ

الْمَكَانُ الْمَعْلُومُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْجَاهُ الْعَظِيمُ
لشَّأْنُ الْكَبِيرُ وَالشَّفَاعَةُ الْمَقْبُولَةُ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا
نْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ
بَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
دُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّنَا
نْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا يَا وَلِيَّ اللهِ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللهِ
زَّ وَجَلَّ ذُنُوبًا لَا يَأْتِي عَلَيْهَا إِلَّا رِضَاكُمْ فَبِحَقِّ مَنِ
ئْتَمَنَكُمْ عَلَى سِرِّهِ وَاسْتَرْعَاكُمْ أَمْرَ خَلْقِهِ وَقَرَنَ
طَاعَتَكُمْ بِطَاعَتِهِ لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوبِي وَكُنْتُمْ
شُفَعَائِي فَإِنِّي لَكُمْ مُطِيعٌ مَنْ أَطَاعَكُمْ فَقَدْ أَطَاعَ
للهَ وَمَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ أَحَبَّكُمْ
فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ
للّٰهُمَّ إِنِّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ أَقْرَبَ إِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ
أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيَارِ الْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي
بِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ أَسْأَلُكَ أَنْ
تُدْخِلَنِي فِي جُمْلَةِ الْعَارِفِينَ بِهِمْ وَبِحَقِّهِمْ وَفِي زُمْرَةِ
لْمَرْحُومِينَ بِشَفَاعَتِهِمْ إِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

۵ اگر چہاردہ معصومین کو شامل کرنا ہو تو یا اولیاء اللہ کی لفظ کہے۔ جزائری ۱۲

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَ
كَثِيْرًا وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔

آخر شب جمعہ دعائے سباسب بھی پڑھنا مستحب ہے۔
(ص ـــ پر دیکھیں)

اعمال روزِ جمعہ

مفاتیح الجنان میں ہے کہ روز جمعہ اس وجہ سے امام عصر عجل اللہ
فرجہ سے مخصوص ہے کہ اسی روز آپ کی ولادت ہوئی ہے اور ا
روز آپ کا ظہور بھی ہوگا۔ لہذا بروز جمعہ خاص طور سے اپنے امامؑ ز
کو یاد کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں چند اہم اعمال درج کیئے جاتے ہ

زیارت صاحب الزّمان مخصوص بروزِ جمعہ

یہ صاحب الزمان کا روز ہے اور اسی دن آپ ظہور فرمائیں گے لہذا آج کے روز یہ زیارت پڑھنا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا عَيْنَ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِيْ
يَهْتَدِيْ بِهِ الْمُهْتَدُوْنَ وَيُفَرَّجُ بِهٖ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَآئِفُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيٰوةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ

الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ عَجَّلَ
اللّٰہُ لَکَ مَا وَعَدَکَ مِنَ النَّصْرِ وَظُھُوْرِ الْاَمْرِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ اَنَا مَوْلَاکَ عَارِفٌ بِاُوْلٰیکَ وَ
اُخْرٰیکَ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِکَ وَبِاٰلِ بَیْتِکَ
وَاَنْتَظِرُ ظُھُوْرَکَ وَظُھُوْرَ الْحَقِّ عَلٰی یَدَیْکَ
وَاَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ یَّجْعَلَنِیْ
مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ لَکَ وَالتَّابِعِیْنَ وَالنَّاصِرِیْنَ لَکَ
عَلٰی اَعْدَآئِکَ وَالْمُسْتَشْھَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْکَ فِیْ
جُمْلَۃِ اَوْلِیَآئِکَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ
صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِ بَیْتِکَ ھٰذَا یَوْمُ الْجُمُعَۃِ
وَھُوَ یَوْمُکَ الْمُتَوَقَّعُ فِیْہِ ظُھُوْرُکَ وَالْفَرَجُ فِیْہِ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی یَدَیْکَ وَقَتْلُ الْکَافِرِیْنَ بِسَیْفِکَ
وَاَنَا یَا مَوْلَایَ فِیْہِ ضَیْفُکَ وَجَارُکَ وَاَنْتَ یَا
مَوْلَایَ کَرِیْمٌ مِنْ اَوْلَادِ الْکِرَامِ وَمَاْمُوْرٌ بِالضِّیَافَۃِ
وَالْاِجَارَۃِ فَاَضِفْنِیْ وَاَجِرْنِیْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ
وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّاھِرِیْنَ ؛۔

عمل رویت حضرت حجتؑ

بمفاتیح الجنان میں ہے کہ جو شخص بروز جمعہ نماز صبح و نماز ظہر پڑھنے کے بعد اس طرح صلوات پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ۔ جب تک حضرت حجتؑ کی زیارت سے مشرف نہ ہو اس کو موت نہ آئے گی۔

دعائے ندبہ

بروز جمعہ دعائے ندبہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ یہ دعا بہت عالی المضامین ہے اور امام عصر عجل اللہ فرجہ سے اظہار عقیدت اور ان کی غیبت پر اظہار افسوس و حسرت پر مشتمل ہے۔ اس دعا کو اعیاد (عید فطر، وعید الاضحٰے وعید غدیر و جمعہ) میں پڑھنا چاہیئے۔ اور وہ دعا یہ ہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهٖ قَضَاۤؤُكَ فِيْۤ اَوْلِيَاۤئِكَ الَّذِيْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدِيْنِكَ اِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ

جَزِيلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ النَّعِيمِ الْمُقِيمِ الَّذِي
لَا زَوَالَ لَهُ وَلَا اضْمِحْلَالَ بَعْدَ اَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ
الزُّهْدَ فِي دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ
وَزُخْرُفِهَا وَزِبْرِجِهَا فَشَرَطُوا لَكَ ذٰلِكَ وَ
عَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَآءَ بِهٖ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ
وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّنَآءَ الْجَلِيَّ وَ
اَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلَآئِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ
وَرَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الذَّرِيعَةَ
اِلَيْكَ وَالْوَسِيلَةَ اِلٰى رِضْوَانِكَ فَبَعْضٌ اَسْكَنْتَهُ
جَنَّتَكَ اِلٰى اَنْ اَخْرَجْتَهُ مِنْهَا وَبَعْضٌ حَمَلْتَهُ
فِي فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهُ مِنَ الْهَلَكَةِ
بِرَحْمَتِكَ وَبَعْضٌ اتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَلِيلًا
وَسَئَلَكَ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ فَاَجَبْتَهُ
وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَبَعْضٌ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ
تَكْلِيمًا وَجَعَلْتَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ رِدْءًا وَّوَزِيرًا
وَبَعْضٌ اَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ اَبٍ وَّاٰتَيْتَهُ الْبَيِّنَاتِ
وَاَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَكُلٌّ شَرَعْتَ لَهُ

شَرِيعَةً وَنَهَجْتَ لَهُ مِنْهَاجًا وَتَخَيَّرْتَ
لَهُ اَوْصِيَاۤءَ مُسْتَحْفِظًا بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ مِنْ مُدَّةٍ
اِلٰى مُدَّةٍ اِقَامَةً لِدِيْنِكَ وَحُجَّةً عَلٰى عِبَادِكَ
وَلِئَلَّا يَزُوْلَ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهٖ وَيَغْلِبَ الْبَاطِلُ
عَلٰى اَهْلِهٖ وَلَا يَقُوْلَ اَحَدٌ لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا
رَسُوْلًا مُنْذِرًا وَاَقَمْتَ لَنَا عَلَمًا هَادِيًا فَنَتَّبِعَ
اٰيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَذِلَّ وَنَخْزٰى اِلٰى اَنِ
انْتَهَيْتَ بِالْاَمْرِ اِلٰى حَبِيْبِكَ وَنَجِيْبِكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَكَانَ كَمَا انْتَجَبْتَهٗ سَيِّدَ
مَنْ خَلَقْتَهٗ وَصَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهٗ وَاَفْضَلَ
مَنِ اجْتَبَيْتَهٗ وَاَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَهٗ قَدَّمْتَهٗ
عَلٰى اَنْبِيَاۤئِكَ وَبَعَثْتَهٗ اِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ عِبَادِكَ
وَاَوْطَاْتَهٗ مَشَارِقَكَ وَمَغَارِبَكَ وَسَخَّرْتَ لَهُ
الْبُرَاقَ وَعَرَجْتَ بِرُوْحِهٖ اِلٰى سَمَاۤئِكَ وَاَوْدَعْتَهٗ
عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ اِلَى انْقِضَاۤءِ خَلْقِكَ ثُمَّ
نَصَرْتَهٗ بِالرُّعْبِ وَحَفَفْتَهٗ بِجَبْرَئِيْلَ وَمِيْكَاۤئِيْلَ
وَالْمُسَوِّمِيْنَ مِنْ مَلَاۤئِكَتِكَ وَوَعَدْتَهٗ اَنْ

تُظْهِرَ دِينَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ بَوَّأْتَهُ مُبَوَّءَ صِدْقٍ مِنْ اَهْلِهِ
وَجَعَلْتَ لَهُ وَلَهُمْ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي
بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
مَقَامُ اِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا وَقُلْتَ
اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ثُمَّ جَعَلْتَ اَجْرَ
مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ مَوَدَّتَهُمْ فِي كِتَابِكَ
فَقُلْتَ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبٰى وَقُلْتَ مَا سَئَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ فَهُوَ
لَكُمْ وَقُلْتَ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ
شَاءَ اَنْ يَتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهِ سَبِيلًا فَكَانُوا هُمُ السَّبِيلَ
اِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ اِلٰى رِضْوَانِكَ فَلَمَّا انْقَضَتْ
اَيَّامُهُ اَقَامَ وَلِيَّهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا هَادِيًا اِذْ كَانَ هُوَ الْمُنْذِرَ
وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ وَالْمَلَاُ اَمَامَهُ مَنْ كُنْتُ
مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ

مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ
خَذَلَهُ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ اَنَا نَبِيَّهُ فَعَلِيٌّ اَمِيْرُهُ
وَقَالَ اَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَسَائِرُ
النَّاسِ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى وَاَحَلَّهُ مَحَلَّ هَارُوْنَ مِنْ
مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى
اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ سَيِّدَةَ
نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَاَحَلَّ لَهُ مِنْ مَسْجِدِهٖ مَا حَلَّ
لَهُ وَسَدَّ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَهُ ثُمَّ اَوْدَعَهُ عِلْمَهُ
وَحِكْمَتَهُ فَقَالَ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا
فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِيْنَةَ وَالْحِكْمَةَ فَلْيَاْتِهَا مِنْ بَابِهَا
ثُمَّ قَالَ اَنْتَ اَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ لَحْمُكَ
مِنْ لَحْمِيْ وَدَمُكَ مِنْ دَمِيْ وَسِلْمُكَ سِلْمِيْ
وَحَرْبُكَ حَرْبِيْ وَالْاِيْمَانُ مُخَالِطٌ لَحْمَكَ وَدَمَكَ
كَمَا خَالَطَ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَاَنْتَ غَدًا عَلَى الْحَوْضِ
خَلِيْفَتِيْ وَاَنْتَ تَقْضِيْ دَيْنِيْ وَتُنْجِزُ عِدَاتِيْ
وَشِيْعَتُكَ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ مُبْيَضَّةً وُجُوْهُهُمْ
حَوْلِيْ فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ جِيْرَانِيْ وَلَوْلَا اَنْتَ يَا عَلِيُّ

لَمْ يُعْرَفِ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِيْ وَكَانَ بَعْدَهٗ
هُدًى مِنَ الضَّلَالِ وَنُوْرًا مِنَ الْعَمٰى وَحَبْلَ
اللّٰهِ الْمَتِيْنَ وَصِرَاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ لَا يُسْبَقُ بِقَرَابَةٍ
فِيْ رَحِمٍ وَلَا بِسَابِقَةٍ فِيْ دِيْنٍ وَلَا يُلْحَقُ فِيْ مَنْقَبَةٍ
مِنْ مَنَاقِبِهٖ يَحْذُوْ حَذْوَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا وَيُقَاتِلُ عَلَى التَّاْوِيْلِ وَلَا تَاْخُذُهٗ
فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ قَدْ وَتَرَ فِيْهِ صَنَادِيْدَ
الْعَرَبِ وَقَتَلَ اَبْطَالَهُمْ وَنَاوَشَ ذُؤْبَانَهُمْ فَاَوْدَعَ
قُلُوْبَهُمْ اَحْقَادًا بَدْرِيَّةً وَخَيْبَرِيَّةً وَحُنَيْنِيَّةً
وَغَيْرَهُنَّ فَاَضَبَّتْ عَلٰى عَدَاوَتِهٖ وَاَكَبَّتْ
عَلٰى مُنَابَذَتِهٖ حَتّٰى قَتَلَ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ
وَالْمَارِقِيْنَ وَلَمَّا قَضٰى نَحْبَهٗ وَقَتَلَهٗ اَشْقَى الْاٰخِرِيْنَ
يَتْبَعُ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ لَمْ يُمْتَثَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِي الْهَادِيْنَ بَعْدَ
الْهَادِيْنَ وَالْاُمَّةُ مُصِرَّةٌ عَلٰى مَقْتِهٖ مُجْتَمِعَةٌ
عَلٰى قَطِيْعَةِ رَحِمِهٖ وَاِقْصَاءِ وُلْدِهٖ اِلَّا الْقَلِيْلَ
مِمَّنْ وَفٰى لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيْهِمْ فَقُتِلَ مَنْ

قُتِلَ وَسُبِیَ مَنْ سُبِیَ وَاُقْصِیَ مَنْ اُقْصِیَ
وَجَرَی الْقَضَاءُ لَهُمْ بِمَا یُرْجٰی لَهُ حُسْنُ الْمَثُوبَةِ
اِذْ کَانَتِ الْاَرْضُ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَاءُ مِنْ
عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَسُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ
کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ فَعَلَی الْاَطَائِبِ مِنْ اَهْلِ بَیْتِ
مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمَا وَاٰلِهِمَا فَلْیَبْکِ
الْبَاکُوْنَ وَاِیَّاهُمْ فَلْیَنْدُبِ النَّادِبُوْنَ وَلِمِثْلِهِمْ
فَلْتُذْرَفِ الدُّمُوْعُ وَلْیَصْرُخِ الصَّارِخُوْنَ
وَیَضِجَّ الضَّاجُّوْنَ وَیَعِجَّ الْعَاجُّوْنَ اَیْنَ الْحَسَنُ
اَیْنَ الْحُسَیْنُ اَیْنَ اَبْنَاءُ الْحُسَیْنِ صَالِحٌ بَعْدَ
صَالِحٍ وَصَادِقٌ بَعْدَ صَادِقٍ اَیْنَ السَّبِیْلُ بَعْدَ
السَّبِیْلِ اَیْنَ الْخِیَرَةُ بَعْدَ الْخِیَرَةِ اَیْنَ الشُّمُوْسُ
الطَّالِعَةُ اَیْنَ الْاَقْمَارُ الْمُنِیْرَةُ اَیْنَ الْاَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ
اَیْنَ اَعْلَامُ الدِّیْنِ وَقَوَاعِدُ الْعِلْمِ اَیْنَ بَقِیَّةُ
اللّٰهِ الَّتِیْ لَا تَخْلُوْ مِنَ الْعِتْرَةِ الْهَادِیَةِ اَیْنَ الْمُعَدُّ
لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ اَیْنَ الْمُنْتَظَرُ لِاِقَامَةِ

الأمت والعوج أين المرتجى لإزالة الجور والعدوان
أين المدخر لتجديد الفرائض والسنن أين
المتخير لإعادة الملة والشريعة أين المؤمل
لإحياء الكتاب وحدوده أين محيي معالم
الدين وأهله أين قاصم شوكة المعتدين
أين هادم أبنية الشرك والنفاق أين مبيد
أهل الفسوق والعصيان والطغيان أين
حاصد فروع الغي والشقاق أين طامس آثار
الزيغ والأهواء أين قاطع حبائل الكذب
والافتراء أين مبيد العتاة والمردة أين
مستأصل أهل العناد والتضليل والإلحاد
أين معز الأولياء ومذل الأعداء أين جامع الكلمة
على التقوى أين باب الله الذي منه يؤتى
أين وجه الله الذي إليه يتوجه الأولياء أين
السبب المتصل بين الأرض والسماء أين
صاحب يوم الفتح وناشر راية الهدى أين
مؤلف شمل الصلاح والرضا أين الطالب

بِذُحُولِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَبْنَاءِ الْاَنْبِيَآءِ اَيْنَ الطَّالِبُ
بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلَآءَ اَيْنَ الْمَنْصُورُ
عَلٰى مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ وَافْتَرٰى اَيْنَ الْمُضْطَرُّ
الَّذِىْ يُجَابُ اِذَا دَعٰى اَيْنَ صَدْرُ الْخَلَآئِقِ ذُوالْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى اَيْنَ ابْنُ النَّبِىِّ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِىِّ
الْمُرْتَضٰى وَابْنُ خَدِيْجَةَ الْغَرَّآءِ وَابْنُ فَاطِمَةَ
الْكُبْرٰى بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ وَنَفْسِىْ لَكَ الْوِقَآءُ
وَالْحِمٰى يَابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ يَابْنَ النُّجَبَآءِ
الْاَكْرَمِيْنَ يَابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ يَابْنَ
الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِيْنَ يَابْنَ الْغَطَارِفَةِ الْاَنْجَبِيْنَ
يَابْنَ الْاَطَائِبِ الْمُطَهَّرِيْنَ يَابْنَ الْخَضَارِمَةِ
الْمُنْتَجَبِيْنَ يَابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْاَكْرَمِيْنَ يَابْنَ الْبُدُوْرِ
الْمُنِيْرَةِ يَابْنَ السُّرُجِ الْمُضِيْئَةِ يَابْنَ الشُّهُبِ
الثَّاقِبَةِ يَابْنَ الْاَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَابْنَ السُّبُلِ
الْوَاضِحَةِ يَابْنَ الْاَعْلَامِ اللَّائِحَةِ يَابْنَ الْعُلُوْمِ
الْكَامِلَةِ يَابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ يَابْنَ الْمَعَالِمِ
الْمَاثُوْرَةِ يَابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُوْدَةِ يَابْنَ

الدَّلَائِلِ الْمَشْهُودَةِ يَابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ
يَابْنَ النَّبَاِ الْعَظِيمِ يَابْنَ مَنْ هُوَ فِي اُمِّ الْكِتَابِ
لَدَى اللّٰهِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ يَابْنَ الْاٰيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ
يَابْنَ الدَّلَائِلِ الظَّاهِرَاتِ يَابْنَ الْبَرَاهِينِ
الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ يَابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ
يَابْنَ النِّعَمِ السَّابِغَاتِ يَابْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَمَاتِ
يَابْنَ يٰسٓ وَالذَّارِيَاتِ يَابْنَ الطُّورِ وَالْعَادِيٰتِ
يَابْنَ مَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ
اَدْنٰى دُنُوًّا وَاقْتِرَابًا مِنَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى لَيْتَ
شِعْرِي اَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوٰى بَلْ اَيُّ اَرْضٍ
تُقِلُّكَ اَوْ ثَرٰى اَبِرَضْوٰى اَوْ غَيْرِهَا اَمْ ذِي طُوٰى
عَزِيزٌ عَلَيَّ اَنْ اَرَى الْخَلْقَ وَلَا تُرٰى وَلَا اَسْمَعُ لَكَ
حَسِيسًا وَلَا نَجْوٰى عَزِيزٌ عَلَيَّ اَنْ تُحِيطَ بِكَ
دُونِيَ الْبَلْوٰى وَلَا يَنَالُكَ مِنِّي ضَجِيجٌ وَلَا شَكْوٰى
بِنَفْسِي اَنْتَ مِنْ مُغَيَّبٍ لَمْ يَخْلُ مِنَّا بِنَفْسِي
اَنْتَ مِنْ نَازِحٍ مَا نَزَحَ عَنَّا بِنَفْسِي اَنْتَ اُمْنِيَّةُ
شَائِقٍ يَتَمَنّٰى مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ذَكَرَا فَحَنَّا

بِنَفْسِی اَنْتَ مِنْ عَقِیْدِ عِزٍّ لَا یُسَامٰی بِنَفْسِی
اَنْتَ مِنْ اَثِیْلِ مَجْدٍ لَا یُجَارٰی بِنَفْسِی اَنْتَ مِنْ
تِلَادِ نِعَمٍ لَا تُضَاهٰی بِنَفْسِی اَنْتَ مِنْ نَصِیْفِ
شَرَفٍ لَا یُسَاوٰی اِلٰی مَتٰی اُحَارُ فِیْكَ یَا مَوْلَایَ
وَاِلٰی مَتٰی وَاَیَّ خِطَابٍ اَصِفُ فِیْكَ وَاَیَّ نَجْوٰی
عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ اُجَابَ دُوْنَكَ وَاُنَاغٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ
اَنْ اَبْكِیَكَ وَیَخْذُلَكَ الْوَرٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ یَجْرِیَ
عَلَیْكَ دُوْنَهُمْ مَا جَرٰی هَلْ مِنْ مُعِیْنٍ
فَاُطِیْلَ مَعَهُ الْعَوِیْلَ وَالْبُكَاءَ هَلْ مِنْ جَزُوْعٍ
فَاُسَاعِدَ جَزَعَهُ اِذَا خَلَا هَلْ قَذِیَتْ عَیْنٌ
فَسَاعَدَتْهَا عَیْنِی عَلَی الْقَذٰی هَلْ اِلَیْكَ
یَا بْنَ اَحْمَدَ سَبِیْلٌ فَتُلْقٰی هَلْ یَتَّصِلُ یَوْمُنَا
مِنْكَ بِعِدَةٍ فَنَحْظٰی مَتٰی نَرِدُ مَنَاهِلَكَ
الرَّوِیَّةَ فَنَرْوٰی مَتٰی نَنْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ مَآئِكَ
فَقَدْ طَالَ الصَّدٰی مَتٰی نُغَادِیْكَ وَنُرَاوِحُكَ
فَنُقِرَّ عَیْنًا مَتٰی تَرَانَا وَنَرَاكَ وَقَدْ نَشَرْتَ
لِوَاءَ النَّصْرِ تُرٰی اَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ وَاَنْتَ تَامُّ الْمَلَاَ

وَقَدْ مَلَأَتِ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَذَقْتَ اَعْدَائَكَ
هَوَانًا وَعِقَابًا وَاَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَجَحَدَةَ الْحَقِّ
وَقَطَعْتَ دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَاجْتَثَثْتَ اُصُوْلَ
الظَّالِمِيْنَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَشَّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوٰى وَاِلَيْكَ اَسْتَعْدِيْ
فَعِنْدَكَ الْعَدْوٰى وَاَنْتَ رَبُّ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا
فَاَغِثْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلٰى
وَاَرِهٖ سَيِّدَهٗ يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى وَاَزِلْ عَنْهُ بِهِ
الْاَسٰى وَالْجَوٰى وَبَرِّدْ غَلِيْلَهٗ يَا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوٰى وَمَنْ اِلَيْهِ الرُّجْعٰى وَالْمُنْتَهٰى اَللّٰهُمَّ وَنَحْنُ
عَبِيْدُكَ التَّائِقُوْنَ اِلٰى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَ
بِنَبِيِّكَ خَلَقْتَهٗ لَنَا عِصْمَةً وَمَلَاذًا وَاَقَمْتَهٗ لَنَا
قِوَامًا وَمَعَاذًا وَجَعَلْتَهٗ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَّا اِمَامًا
فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَزِدْنَا بِذٰلِكَ
يَا رَبِّ اِكْرَامًا وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهٗ لَنَا مُسْتَقَرًّا
وَمُقَامًا وَاَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِيْمِكَ اِيَّاهُ اَمَامَنَا
حَتّٰى تُوْرِدَنَا جِنَانَكَ وَمُرَافَقَةَ الشُّهَدَاءِ مِنْ

خُلَصَائِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ جَدِّهٖ وَرَسُوْلِكَ السَّيِّدِ الْاَكْبَرِ
وَعَلٰى اَبِيْهِ السَّيِّدِ الْاَصْغَرِ وَجَدَّتِهِ الصِّدِّيْقَةِ
الْكُبْرٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى مَنِ اصْطَفَيْتَ
مِنْ اٰبَائِهِ الْبَرَرَةِ وَعَلَيْهِ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَتَمَّ
وَاَدْوَمَ وَاَكْثَرَ وَاَوْفَرَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ
اَصْفِيَائِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ
عَلَيْهِ صَلٰوةً لَا غَايَةَ لِعَدَدِهَا وَلَا نِهَايَةَ لِمَدَدِهَا
وَلَا نَفَادَ لِاَمَدِهَا اَللّٰهُمَّ وَاَقِمْ بِهِ الْحَقَّ وَاَدْحِضْ
بِهِ الْبَاطِلَ وَاَدِلْ بِهٖ اَوْلِيَائَكَ وَاَذْلِلْ بِهٖ اَعْدَائَكَ
وَصِلِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ وُصْلَةً تُؤَدِّيْ اِلٰى
مُرَافَقَةِ سَلَفِهٖ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّاْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ
وَيَمْكُثُ فِيْ ظِلِّهِمْ وَاَعِنَّا عَلٰى تَاْدِيَةِ حُقُوْقِهٖ
اِلَيْهِ وَالْاِجْتِهَادِ فِيْ طَاعَتِهٖ وَاجْتِنَابِ مَعْصِيَتِهٖ
وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ وَهَبْ لَنَا رَاْفَتَهٗ وَرَحْمَتَهٗ
وَدُعَائَهٗ وَخَيْرَهٗ مَا نَنَالُ بِهٖ سَعَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ
وَفَوْزًا عِنْدَكَ وَاجْعَلْ صَلٰوتَنَا بِهٖ مَقْبُوْلَةً

ذُنُوبُنَا بِهِ مَغْفُورَةً وَدُعَائُنَا بِهِ مُسْتَجَاباً وَاجْعَلْ
اَرْزَاقَنَا بِهِ مَبْسُوطَةً وَهُمُومَنَا بِهِ مَكْفِيَّةً وَ
حَوَائِجَنَا بِهِ مَقْضِيَّةً وَاَقْبِلْ اِلَيْنَا بِوَجْهِكَ
الْكَرِيمِ وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا اِلَيْكَ وَانْظُرْ اِلَيْنَا نَظْرَةً
رَحِيمَةً نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ
لَا تَصْرِفْهَا عَنَّا بِجُودِكَ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ
جَدِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِكَاْسِهٖ وَبِيَدِهٖ
رَيّاً رَوِيّاً هَنِيئاً سَائِغاً لَا ظَمَاَ بَعْدَهٗ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ

صاحب مفاتیح فرماتے ہیں۔ کہ روز جمعہ کو عید اس واسطہ قرار دیا گیا ہے کہ اس روز خداوند عالم امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کی برکت سے دین کو شرک و کفر کی نجاست اور گناہوں کی پلیدگی سے پاک وصاف فرمائے گا۔ اور اس روز سرکشوں ملحدوں منافقوں کو ہلاک کریگا اور کلمۂ حق کے اظہار، دین کی سرفرازی، شریعت مطہرہ کے نفاذ سے اپنے مخصوص اہل ایمان کے دل آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرے گا۔
اور وہ روز فی الحقیقت اس آیت کا مصداق نظر آئے گا۔
وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا۔ زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی۔ لہذا سزاوار ہے کہ اس روز صلوات کبیرہ اور دعائے امام رضا علیہ السلام کو پڑھیں۔ جو آپ نے برائے سلامتی صاحب العصرؑ اپنے ایک صحابی کو تعلیم فرمائی ہے۔ (یہ دعا ص ۹۰

پر گزر چکی ہے۔) شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ نے یہ صلوات بوجہ طوالت ہونے کے مفاتیح میں درج نہیں کی۔ مگر ہم اس صلوات کو بھی درج کرتے ہیں تاکہ مومنین پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس صلوات میں امامؑ زمانہ کا خاص طور سے ذکر ہے۔

صلوات کبیرہ

زاد المعاد میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ شیخ طوسیؒ سے بسند معتبر یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ مجھ کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اوصیاء طاہرین کے لئے مکمل صلوات لکھوا دیں۔ اس وقت حضرت نے یہ صلوات تعلیم کی جو میں نے کاغذ پر درج کر لی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا حَمَلَ وَحْيَكَ وَبَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَحَلَّ حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَعَلَّمَ كِتَابَكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَدَعَا اِلٰى دِيْنِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَدَّقَ بِوَعْدِكَ وَاَشْفَقَ مِنْ وَعِيْدِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا غَفَرْتَ بِهِ الذُّنُوْبَ وَسَتَرْتَ بِهِ الْعُيُوْبَ وَ

رَجْتَ بِہِ الْکُرُوْبَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا دَفَعْتَ بِہِ الشَّقَآءَ وَکَشَفْتَ بِہِ الْغَمَّآءَ وَاَجَبْتَ
بِہِ الدُّعَآءَ وَنَجَّیْتَ بِہٖ مِنَ الْبَلَآءِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ بِہِ الْعِبَادَ وَاَحْیَیْتَ بِہِ
الْبِلَادَ وَقَصَمْتَ بِہِ الْجَبَابِرَۃَ وَاَھْلَکْتَ بِہِ الْفَرَاعِنَۃَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا اَضْعَفْتَ بِہِ الْاَمْوَالَ وَ
اَحْرَزْتَ بِہٖ مِنَ الْاَھْوَالِ وَکَسَرْتَ بِہِ
الْاَصْنَامَ وَرَحِمْتَ بِہِ الْاَنَامَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَعَثْتَہٗ بِخَیْرِ الْاَدْیَانِ وَاَعْزَزْتَ
بِہِ الْاِیْمَانَ وَتَبَّرْتَ بِہِ الْاَوْثَانَ وَعَظَّمْتَ بِہِ
الْبَیْتَ الْحَرَامَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ
بَیْتِہِ الطَّاھِرِیْنَ الْاَخْیَارِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
اَخِیْ نَبِیِّکَ وَوَلِیِّہٖ وَوَصِیِّہٖ وَوَزِیْرِہٖ وَمُسْتَوْدَعِ
عِلْمِہٖ وَمَوْضِعِ سِرِّہٖ وَبَابِ حِکْمَتِہٖ وَالنَّاطِقِ
بِحُجَّتِہٖ وَالدَّاعِیْ اِلٰی شَرِیْعَتِہٖ وَخَلِیْفَتِہٖ فِیْ
اُمَّتِہٖ وَمُفَرِّجِ الْکَرْبِ عَنْ وَجْھِہٖ وَقَاصِمِ

الْكَفَرَةِ وَمُرْغِمِ الْفَجَرَةِ وَالَّذِیْ جَعَلْتَهٗ مِنْ نَبِیِّكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ وَالْعَنْ مَنْ نَصَبَ لَهٗ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْصِیَآءِ اَنْبِیَآئِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الصِّدِّیْقَةِ فَاطِمَةَ الزَّكِیَّةِ حَبِیْبَةِ حَبِیْبِكَ وَنَبِیِّكَ وَاُمِّ اَحِبَّآئِكَ وَاَصْفِیَآئِكَ الَّتِیْ انْتَجَبْتَهَا وَفَضَّلْتَهَا وَاخْتَرْتَهَا عَلٰى نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ كُنِ الطَّالِبَ لَهَا مِمَّنْ ظَلَمَهَا وَاسْتَخَفَّ بِحَقِّهَا وَكُنِ الثَّائِرَ اَللّٰهُمَّ بِدَمِ اَوْلَادِهَا اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهَا اُمَّ اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَحَلِیْلَةَ صَاحِبِ اللِّوَآءِ وَالْكَرِیْمَةَ عِنْدَ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى فَصَلِّ عَلَیْهَا وَعَلٰى اُمِّهَا صَلٰوةً تُكْرِمُ بِهَا وَجْهَ اَبِیْهَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَتُقِرُّ بِهَا اَعْیُنَ ذُرِّیَّتِهَا وَاَبْلِغْهُمْ عَنِّیْ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِیَّةِ

وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
عَبْدَيْكَ وَوَلِيَّيْكَ وَابْنَيْ رَسُوْلِكَ وَسِبْطَيِ
الرَّحْمَةِ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَفْضَلَ مَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ النَّبِيِّيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى الْحَسَنِ ابْنِ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَوَصِيِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ
سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ عِشْتَ مَظْلُوْمًا وَمَضَيْتَ
شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الزَّكِيُّ الْهَادِيُّ
الْمَهْدِيُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَجَسَدَهٗ
عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ
قَتِيْلِ الْكَفَرَةِ وَطَرِيْحِ الْفَجَرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْهَدُ
مُوْقِنًا اَنَّكَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ قُتِلْتَ
مَظْلُوْمًا وَمَضَيْتَ شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ

اللّٰہ تعالیٰ الطالب بثارک ومنجزاً ما وعدک
من النصر والتأیید فی ہلاک عدوک واظہار
دعوتک واشہد انک وفیت بعہد اللّٰہ
وجاہدت فی سبیل اللّٰہ وعبدت اللّٰہ
مخلصاً حتیٰ اتاک الیقین لعن اللّٰہ امۃ
قتلتک ولعن اللّٰہ امۃ خذلتک ولعن اللّٰہ
امۃ البت علیک وابرأ الی اللّٰہ تعالیٰ ممن
اکذب واستخف بحقک واستحل دمک بابی
وامی یا ابا عبد اللّٰہ لعن اللّٰہ قاتلک ولعن اللّٰہ
خاذلک ولعن اللّٰہ من سمع داعیتک فلم یجبک
ولم ینصرک ولعن اللّٰہ من سبا نساءک و
انا الی اللّٰہ منہم بری وممن والاہم ومالاہم
واعانہم علیہ اشہد انک والائمۃ من ولدک
کلمۃ التقویٰ وباب الہدیٰ والعروۃ الوثقیٰ و
الحجۃ علی اہل الدنیا واشہد انی بکم مومن
وبمنزلتکم موقن ولکم تابع بذات نفسی
وشرائع دینی وخواتیم عملی ومنقلبی

فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ
الْحُسَیْنِ سَیِّدِ الْعَابِدِیْنَ الَّذِی اسْتَخْلَصْتَہٗ لِنَفْسِكَ
وَجَعَلْتَ مِنْہُ اَئِمَّۃَ الْھُدٰی الَّذِیْنَ یَھْدُوْنَ
بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ اِخْتَرْتَہٗ لِنَفْسِكَ وَطَھَّرْتَہٗ
مِنَ الرِّجْسِ وَاصْطَفَیْتَہٗ وَجَعَلْتَہٗ ھَادِیًا
مَھْدِیًّا اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ ذُرِّیَّتِہٖ وَذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَآئِكَ حَتّٰی
تَبْلُغَ بِہٖ مَا تَقِرُّ بِہٖ عَیْنُہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
اِنَّكَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِیٍّ بَاقِرِ الْعِلْمِ وَاِمَامِ الْھُدٰی وَقَائِدِ
اَھْلِ التَّقْوٰی وَالْمُنْتَجَبِ مِنْ عِبَادِكَ اَللّٰھُمَّ
وَکَمَا جَعَلْتَہٗ عَلَمًا لِعِبَادِكَ وَمَنَارًا لِبِلَادِكَ
وَمُسْتَوْدَعًا لِحِکْمَتِكَ وَمُتَرْجِمًا لِوَحْیِكَ وَ
اَمَرْتَ بِطَاعَتِہٖ وَحَذَّرْتَ مِنْ مَّعْصِیَتِہٖ
فَصَلِّ عَلَیْہِ یَا رَبِّ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ
مِنْ ذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَآئِكَ وَاَصْفِیَآئِكَ وَرُسُلِكَ
وَاُمَنَآئِكَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ خَازِنِ الْعِلْمِ الدَّاعِي
اِلَيْكَ بِالْحَقِّ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهٗ
مَعْدِنَ كَلَامِكَ وَوَحْيِكَ وَخَازِنَ عِلْمِكَ وَ
لِسَانَ تَوْحِيْدِكَ وَوَلِيَّ اَمْرِكَ وَمُسْتَحْفِظَ
دِيْنِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ
مِّنْ اَصْفِيَآئِكَ وَحُجَجِكَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَمِيْنِ الْمُؤْتَمَنِ مُوْسَى ابْنِ
جَعْفَرِ الْبَرِّ الْوَفِيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ
الْمُجْتَهِدِ الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ عَلَى الْاَذٰى فِيْكَ اَللّٰهُمَّ
وَكَمَا بَلَّغَ عَنْ اٰبَآئِهٖ مَا اسْتُوْدِعَ مِنْ اَمْرِكَ وَنَهْيِكَ
وَحَمَلَ عَلَى الْمَحَجَّةِ وَكَابَدَ اَهْلَ الْعِزَّةِ وَالشِّدَّةِ
فِيْمَا كَانَ يَلْقٰى مِنْ جُهَّالِ قَوْمِهٖ رَبِّ فَصَلِّ
عَلَيْهِ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ
مِّمَّنْ اَطَاعَكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ اِنَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى الَّذِي
ارْتَضَيْتَهٗ وَرَضِيْتَ بِهٖ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِهٖ
اَللّٰهُمَّ وَكَمَا جَعَلْتَهٗ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ وَقَآئِمًا

بِاَمْرِكَ وَنَاصِرًا لِدِيْنِكَ وَشَاهِدًا عَلٰى
عِبَادِكَ لِمَا نَصَحَ لَهُمْ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ
وَدَعٰى اِلٰى سَبِيْلِكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ
مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ
اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى عَلَمِ التُّقٰى وَنُوْرِ الْهُدٰى
وَمَعْدِنِ الْوَفَاءِ فَرْعِ الْاَزْكِيَاءِ وَخَلِيْفَةِ
الْاَوْصِيَاءِ وَاَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ
كَمَا هَدَيْتَ بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاسْتَنْقَذْتَ
بِهٖ مِنَ الْحَيْرَةِ وَاَرْشَدْتَ بِهٖ مَنِ
اهْتَدٰى وَزَكَّيْتَ بِهٖ مَنْ تَزَكّٰى فَصَلِّ عَلَيْهِ اَفْضَلَ
مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَبَقِيَّةِ
اَصْفِيَائِكَ اِنَّكَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَصِيِّ الْاَوْصِيَاءِ وَاِمَامِ
الْاَتْقِيَاءِ وَخَلَفِ اَئِمَّةِ الدِّيْنِ وَالْحُجَّةِ عَلَى
الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا جَعَلْتَهٗ نُوْرًا

يَسْتَضِيئُ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ فَبَشَّرَ بِالْجَزِيلِ
مِنْ ثَوَابِكَ وَاَنْذَرَ بِالْاَلِيمِ مِنْ عِقَابِكَ
وَحَذَّرَ بَأْسَكَ وَذَكَّرَكَ بِاٰيَاتِكَ وَاَحَلَّ
حَلَالَكَ وَحَرَّمَ حَرَامَكَ وَبَيَّنَ شَرَائِعَكَ
وَفَرَائِضَكَ وَحَضَّ عَلٰى عِبَادَتِكَ وَاَمَرَ
بِطَاعَتِكَ وَنَهٰى عَنْ مَعْصِيَتِكَ فَصَلِّ عَلَيْهِ
اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَائِكَ
وَذُرِّيَّةِ اَنْبِيَائِكَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَرِّ التَّقِيِّ الصَّادِقِ
الْوَفِيِّ النُّورِ الْمُضِيْئِ خَازِنِ عِلْمِكَ وَالْمُذَكِّرِ
بِتَوْحِيدِكَ وَوَلِيِّ اَمْرِكَ وَخَلَفِ اَئِمَّةِ
الدِّينِ الْهُدَاةِ الرَّاشِدِينَ وَالْحُجَّةِ عَلٰى
اَهْلِ الدُّنْيَا فَصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَبِّ اَفْضَلَ مَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَصْفِيَائِكَ وَحُجَجِكَ
وَاَوْلَادِ رُسُلِكَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِينَ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ
وَابْنِ اَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ
وَاَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ

طَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْرًا اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ
لِدِيْنِكَ وَانْصُرْ بِهِ اَوْلِيَآئَكَ وَاَوْلِيَآئَهُ وَشِيْعَتَهُ
وَاَنْصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ
مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ
وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَ
عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ
مِنْ اَنْ يُّوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ
وَاٰلَ رَسُوْلِكَ وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ
وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَاقْصِمْ
بِهِ جَبَابِرَةَ الْكَفَرَةِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ
وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَأْ بِهِ
الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهِ دِيْنَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ
وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهِ وَ
اَعْوَانِهِ وَاَتْبَاعِهِ وَشِيْعَتِهِ وَاَرِنِيْ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ
مَا يَاْمُلُوْنَ وَفِيْ عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ
اٰمِيْنَ

دُعا درغیبت امامِ زمانؑ

سیّدابن طاؤس نے جمال اسبوع میں صلوات مذکورہ کے بعد اعمالِ عصر میں اس دُعا کو ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں نے درج کیا ہے اگر تم کو اس کے بجا لانے میں معذور ہو تو اس دعا کو ترک کرنے سے حذر کرنا۔ کیونکہ اس دُعا کی اہمیت کو ہم نے فضلِ الٰہی سے جانا ہے لہذا اس پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ یہ دُعا حضرت حجتؑ کے نائب اوّل نے ابوعلی بن ہمام کو تعلیم دی اور زمانِ غیبت میں اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِيْ لِوِلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ عَلَيَّ طَاعَتَهٗ مِنْ وِلَايَةِ وُلَاةِ اَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَتّٰى وَالَيْتُ وُلَاةَ اَمْرِكَ اَمِيْرَ

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ ابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَالْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰى
وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ
الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ فَثَبِّتْنِيْ عَلٰى
دِيْنِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَلَيِّنْ قَلْبِيْ
لِوَلِيِّ أَمْرِكَ وَعَافِنِيْ مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهٖ خَلْقَكَ
وَثَبِّتْنِيْ عَلٰى طَاعَةِ وَلِيِّ أَمْرِكَ الَّذِيْ سَتَرْتَهٗ
عَنْ خَلْقِكَ وَبِإِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ وَأَمْرَكَ
يَنْتَظِرُ وَأَنْتَ الْعَالِمُ غَيْرُ الْمُعَلَّمِ بِالْوَقْتِ الَّذِيْ
فِيْهِ صَلَاحُ أَمْرِ وَلِيِّكَ فِي الْإِذْنِ لَهٗ بِإِظْهَارِ أَمْرِهٖ
وَكَشْفِ سِتْرِهٖ فَصَبِّرْنِيْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى
لَا أُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ
وَلَا كَشْفَ مَا سَتَرْتَ وَلَا الْبَحْثَ عَمَّا كَتَمْتَ
وَلَا أُنَازِعَكَ فِيْ تَدْبِيْرِكَ وَلَا أَقُوْلَ لِمَ وَكَيْفَ
وَمَا بَالُ وَلِيِّ الْأَمْرِ لَا يَظْهَرُ وَقَدِ امْتَلَأَتِ
الْأَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ وَأُفَوِّضُ أُمُوْرِيْ كُلَّهَا إِلَيْكَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِيْ وَلِيَّ أَمْرِكَ ظَاهِرًا

نافذ الامر مع علمی بانّ لک السلطان والقدرة والبرهان والحجة والمشیّة والحول والقوة فافعل ذلک بی وبجمیع المؤمنین حتی ننظر الی ولیّ امرک صلواتک علیه ظاهر المقالة واضح الدلالة هادیاً من الضلالة شافیاً من الجهالة ابرز یا ربّ مشاهدته وثبّت قواعده واجعلنا ممّن تقرّ عینه برؤیته واقمنا بخدمته وتوفنا علی ملّته واحشرنا فی زمرته اللّهمّ اعذه من شرّ جمیع ما خلقت وذرأت وبرأت وانشأت وصوّرت واحفظه من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه وعن شماله ومن فوقه ومن تحته بحفظک الذی لا یضیع من حفظته به واحفظ فیه رسولک ووصیّ رسولک علیه واله السلام اللّهمّ ومدّ فی عمره وزد فی اجله واعنه علی ما ولّیته واسترعیته وزد فی کرامتک له فانّه الهادی المهدیّ والقائم المهتدی والطاهر التقیّ الزکیّ النقیّ الرّضیّ

الْمَرْضِیُّ الصَّابِرُ الشَّکُوْرُ الْمُجْتَهِدُ اللّٰهُمَّ لَا تَسْلُبْنَا
الْیَقِیْنَ لِطُوْلِ الْاَمَدِ فِیْ غَیْبَتِهٖ وَانْقِطَاعِ خَبَرِهٖ
عَنَّا وَلَا تُنْسِنَا ذِکْرَهٗ وَانْتِظَارَهٗ وَالْاِیْمَانَ بِهٖ
وَقُوَّةَ الْیَقِیْنِ فِیْ ظُهُوْرِهٖ وَالدُّعَاءَ لَهٗ وَالصَّلٰوةَ
عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یُقَنِّطَنَا طُوْلُ غَیْبَتِهٖ مِنْ قِیَامِهٖ
وَیَکُوْنَ یَقِیْنُنَا فِیْ ذٰلِكَ کَیَقِیْنِنَا فِیْ قِیَامِ رَسُوْلِكَ
صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَمَا جَآءَ بِهٖ مِنْ وَحْیِكَ
وَتَنْزِیْلِكَ فَقَوِّ قُلُوْبَنَا عَلَی الْاِیْمَانِ بِهٖ حَتّٰی
تَسْلُكَ بِنَا عَلٰی یَدَیْهِ مِنْهَاجَ الْهُدٰی وَ
الْحُجَّةَ الْعُظْمٰی وَالطَّرِیْقَةَ الْوُسْطٰی وَقَوِّنَا عَلٰی
طَاعَتِهٖ وَثَبِّتْنَا عَلٰی مُتَابَعَتِهٖ وَاجْعَلْنَا فِیْ
حِزْبِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَالرَّاضِیْنَ بِفِعْلِهٖ
وَلَا تَسْلُبْنَا ذٰلِكَ فِیْ حَیَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا حَتّٰی
تَتَوَفَّانَا وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَا شَاکِّیْنَ وَلَا نَاکِثِیْنَ وَ
لَا مُرْتَابِیْنَ وَلَا مُکَذِّبِیْنَ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهٗ
وَاَیِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِیْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِیْهِ
وَدَمْدِمْ عَلٰی مَنْ نَصَبَ لَهٗ وَکَذَّبَ بِهٖ وَاَظْهِرْ

بِهِ الْحَقَّ وَاَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَاسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ
الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الذُّلِّ وَانْعَشْ بِهِ الْبِلَادَ وَاقْتُلْ
بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُسَ
الضَّلَالَةِ وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ وَاَبِرْ
بِهِ الْمُنَافِقِيْنَ وَالنَّاكِثِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُخَالِفِيْنَ
وَالْمُلْحِدِيْنَ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا
وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتّٰى
لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّارًا وَلَا تُبْقِيَ لَهُمْ اٰثَارًا ۲
طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُوْرَ
عِبَادِكَ وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ وَاَصْلِحْ
بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ
حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهِ وَعَلٰى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيْدًا
صَحِيْحًا لَا عِوَجَ فِيْهِ وَلَا بِدْعَةَ مَعَهٗ حَتّٰى
تُطْفِئَ بِعَدْلِهٖ نِيْرَانَ الْكَافِرِيْنَ فَاِنَّهٗ عَبْدُكَ
الَّذِيْ اسْتَخْلَصْتَهٗ لِنَفْسِكَ وَارْتَضَيْتَهٗ
لِنَصْرِ دِيْنِكَ وَاصْطَفَيْتَهٗ بِعِلْمِكَ وَعَصَمْتَهٗ مِنَ
الذُّنُوْبِ وَبَرَّاْتَهٗ مِنَ الْعُيُوْبِ وَاَطْلَعْتَهٗ

على الغيوب وانعمت عليه وطهرته من
الرجس ونقيته من الدنس اللهم فصل عليه
وعلى آبائه الائمة الطاهرين وعلى شيعته
المنتجبين وبلغهم من آمالهم ما يأملون
واجعل ذلك منا خالصا من كل شك وشبهة
ورياء وسمعة حتى لا نريد به غيرك ولا
نطلب به الا وجهك اللهم انا نشكو اليك
فقد نبينا وغيبة امامنا وشدة الزمان علينا
ووقوع الفتن بنا وتظاهر الاعداء علينا
وكثرة عدونا وقلة عددنا اللهم فافرج
ذلك عنا بفتح منك تعجله ونصر منك
تعزه وامام عدل تظهره اله الحق آمين
اللهم انا نسئلك ان تأذن لوليك في اظهار
عدلك في عبادك وقتل اعدائك في بلادك
حتى لا تدع للجور يا رب دعامة الا قصمتها
ولا بقية الا افنيتها ولا قوة الا اوهنتها ولا
ركنا الا هدمته ولا حدا الا فللته ولا سلاحا

اِلَّا كَلَّلْتَهٗ وَلَا رَايَةً اِلَّا نَكَّسْتَهَا وَلَا شُجَاعًا اِلَّا
قَتَلْتَهٗ وَلَا جَيْشًا اِلَّا خَذَلْتَهٗ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ
الدَّامِغِ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَبَاْسِكَ
الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ وَعَذِّبْ
اَعْدَآئَكَ وَاَعْدَآءَ وَلِيِّكَ وَاَعْدَآءَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِيَدِ وَلِيِّكَ وَاَيْدِیْ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِیْ اَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهٖ
وَكَيْدَ مَنْ اَرَادَهٗ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهٖ وَاجْعَلْ
دَآئِرَةَ السَّوْءِ عَلٰى مَنْ اَرَادَ بِهٖ سُوْٓءًا وَاقْطَعْ
عَنْهُ مَادَّتَهُمْ وَاَرْعِبْ لَهٗ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ
وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَّبَغْتَةً وَشَدِّدْ عَلَيْهِمْ
عَذَابَكَ وَاَخْزِهِمْ فِیْ عِبَادِكَ وَالْعَنْهُمْ فِیْ
بِلَادِكَ وَاَسْكِنْهُمْ اَسْفَلَ نَارِكَ وَاَحِطْ بِهِمْ
اَشَدَّ عَذَابِكَ وَاَصْلِهِمْ نَارًا وَاحْشُ قُبُوْرَ مَوْتَاهُمْ
نَارًا وَاَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَاِنَّهُمْ اَضَاعُوا
الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَاَضَلُّوْا عِبَادَكَ
وَاَخْرَبُوْا بِلَادَكَ اَللّٰهُمَّ وَاَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْاٰنَ

وَ اَرِنَا نُوْرَهُ سَرْمَدًا لَا لَیْلَ فِیْهِ وَ اَحْیِ بِهِ الْقُلُوْبَ الْمَیِّتَةَ وَ اشْفِ بِهِ الصُّدُوْرَ الْوَغِرَةَ وَ اجْمَعْ بِهِ الْاَهْوَآءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَی الْحَقِّ وَ اَقِمْ بِهِ الْحُدُوْدَ الْمُعَطَّلَةَ وَ الْاَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ حَتّٰی لَا یَبْقٰی حَقٌّ اِلَّا ظَهَرَ وَ لَا عَدْلٌ اِلَّا زَهَرَ وَ اجْعَلْنَا یَا رَبِّ مِنْ اَعْوَانِهٖ وَ مُقَوِّیَةِ سُلْطَانِهٖ وَ الْمُؤْتَمِرِیْنَ لِاَمْرِهٖ وَ الرَّاضِیْنَ بِفِعْلِهٖ وَ الْمُسَلِّمِیْنَ لِاَحْكَامِهٖ وَ مِمَّنْ لَا حَاجَةَ بِهٖ اِلَی التَّقِیَّةِ مِنْ خَلْقِكَ وَ اَنْتَ یَا رَبِّ الَّذِیْ تَكْشِفُ الضُّرَّ وَ تُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاكَ وَ تُنْجِیْ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِیِّكَ وَ اجْعَلْهُ خَلِیْفَةً فِیْ اَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ خُصَمَآءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَعْدَآءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَهْلِ الْحَنَقِ وَ الْغَیْظِ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعِذْنِیْ وَ اَسْتَجِیْرُ بِكَ فَاَجِرْنِیْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْنِیْ

بِهِمْ فَائِزًا عِنْدَكَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔

صلوات صغیرہ

شیخ علیہ الرحمہ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ یہ صلوات حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے مروی ہے اور سیدؒ نے اس کو اعمال عصر روز جمعہ میں ذکر کیا ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْمُنْتَجَبِ فِى
الْمِيْثَاقِ الْمُصْطَفٰى فِى الظِّلَالِ الْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ
الْبَرِيِّ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ الْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ الْمُرْتَجٰى
لِلشَّفَاعَةِ الْمُفَوَّضِ اِلَيْهِ دِيْنُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ شَرِّفْ
بُنْيَانَهٗ وَعَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَارْفَعْ
دَرَجَتَهٗ وَاَضِئْ نُوْرَهٗ وَبَيِّضْ وَجْهَهٗ وَاَعْطِهِ
الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ وَ
الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا
يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى

اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَسَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ وَصَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَصَلِّ عَلٰى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَصَلِّ عَلَى الْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْاَئِمَّةِ
الْهَادِيْنَ الْعُلَمَاءِ الصَّادِقِيْنَ الْاَبْرَارِ
الْمُتَّقِيْنَ دَعَائِمِ دِيْنِكَ وَاَرْكَانِ تَوْحِيْدِكَ وَ
تَرَاجِمَةِ وَحْيِكَ وَحُجَجِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَخُلَفَائِكَ
فِيْ اَرْضِكَ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهُمْ
عَلٰى عِبَادِكَ وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِيْنِكَ وَخَصَصْتَهُمْ
بِمَعْرِفَتِكَ وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَغَشَّيْتَهُمْ
بِرَحْمَتِكَ وَرَبَّيْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ وَغَذَّيْتَهُمْ
بِحِكْمَتِكَ وَاَلْبَسْتَهُمْ نُوْرَكَ وَرَفَعْتَهُمْ فِيْ
مَلَكُوْتِكَ وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلَائِكَتِكَ وَشَرَّفْتَهُمْ

بِنَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِمْ صَلٰوةً زَاكِيَةً نَامِيَةً كَثِيْرَةً
دَائِمَةً طَيِّبَةً لَا يُحِيْطُ بِهَا اِلَّا اَنْتَ وَ لَا يَسَعُهَا
اِلَّا عِلْمُكَ وَ لَا يُحْصِيْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ
عَلٰى وَلِيِّكَ الْمُحْيِیْ سُنَّتَكَ الْقَآئِمِ بِاَمْرِكَ الدَّاعِیْ
اِلَيْكَ الدَّلِيْلِ عَلَيْكَ حُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَ
خَلِيْفَتِكَ فِیْ اَرْضِكَ وَ شَاهِدِكَ عَلٰى عِبَادِكَ
اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهٗ وَ انْصُرْهُ وَ مُدَّ فِیْ عُمُرِهٖ وَ زَيِّنِ الْاَرْضَ
بِطُوْلِ بَقَآئِهٖ اَللّٰهُمَّ اكْفِهٖ بَغْیَ الْحَاسِدِيْنَ
وَ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَآئِدِيْنَ وَ ازْجُرْ عَنْهُ اِرَادَةَ
الظَّالِمِيْنَ وَ خَلِّصْهُ مِنْ اَيْدِی الْجَبَّارِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اَعْطِهٖ فِیْ نَفْسِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ شِيْعَتِهٖ وَ رَعِيَّتِهٖ
وَ خَاصَّتِهٖ وَ عَآمَّتِهٖ وَ عَدُوِّهٖ وَ جَمِيْعِ اَهْلِ الدُّنْيَا
مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ وَ تَسُرُّ بِهٖ نَفْسُهٗ وَ بَلِّغْهُ اَفْضَلَ
مَا اَمَّلَهٗ فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ بِهٖ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ وَ
اَحْیِ بِهٖ مَا بُدِّلَ مِنْ كِتَابِكَ وَ اَظْهِرْ بِهٖ مَا غُيِّرَ

مِنْ حُکْمِکَ حَتّٰی یَعُوْدَ دِیْنُکَ بِہٖ وَعَلٰی یَدَیْہِ غَضًّا جَدِیْدًا خَالِصًا مُخْلَصًا لَا شَکَّ فِیْہِ وَلَا شُبْہَۃَ مَعَہٗ وَلَا بَاطِلَ عِنْدَہٗ وَلَا بِدْعَ لَدَیْہِ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ بِنُوْرِہٖ کُلَّ ظُلْمَۃٍ وَھُدَّ بِرُکْنِہٖ کُلَّ بِدْعَۃٍ وَاھْدِمْ بِعِزِّہٖ کُلَّ ضَلَالَۃٍ وَاقْصِمْ بِہٖ کُلَّ جَبَّارٍ وَاخْمِدْ بِسَیْفِہٖ کُلَّ نَارٍ وَاَھْلِکْ بِعَدْلِہٖ جَوْرَ کُلِّ جَائِرٍ وَاَجْرِ حُکْمَہٗ عَلٰی کُلِّ حُکْمٍ وَاَذِلَّ بِسُلْطَانِہٖ کُلَّ سُلْطَانٍ اَللّٰھُمَّ اَذِلَّ کُلَّ مَنْ نَاوَاہُ وَاَھْلِکْ کُلَّ مَنْ عَادَاہُ وَامْکُرْ بِمَنْ کَادَہٗ وَاسْتَاْصِلْ مَنْ جَحَدَ حَقَّہٗ وَاسْتَھَانَ بِاَمْرِہٖ وَسَعٰی فِیْ اِطْفَاۤءِ نُوْرِہٖ وَاَرَادَ اِخْمَادَ ذِکْرِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلِیِّنِ الْمُرْتَضٰی وَفَاطِمَۃَ الزَّھْرَاۤءِ وَالْحَسَنِ الرِّضَا وَالْحُسَیْنِ الْمُصَفّٰی وَجَمِیْعِ الْاَوْصِیَاۤءِ مَصَابِیْحِ الدُّجٰی وَاَعْلَامِ الْھُدٰی وَمَنَارِ التُّقٰی وَالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی وَالْحَبْلِ الْمَتِیْنِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَصَلِّ عَلٰی وَلِیِّکَ وَوُلَاۃِ عَھْدِکَ وَالْاَئِمَّۃِ مِنْ وُلْدِہٖ وَمُدَّ فِیْ اَعْمَارِھِمْ

وَزِدْ فِیْ اٰجَالِهِمْ وَبَلِّغْهُمْ اَقْصٰی اٰمَالِهِمْ دِیْنًا وَدُنْیَا وَاٰخِرَةً اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

دُعائے سمات

یہ دعا دعائے شبور کے نام سے بھی معروف ہے۔ محدّث شہیر آقائی شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ مفاتیح الجنان میں فرماتے ہیں کہ اس جلیل القدر دعا کا آخر روز جمعہ میں پڑھنا مستحب ہے۔ یہ دعا مشہور و معروف دعاؤں میں سے ہے۔ اکثر علمائے سلف اس کی مواظبت کرتے تھے۔ معتبر کتابوں میں محمد بن عثمان نائب خاص امام زمانہؑ سے یہ دعا منقول ہے۔ امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے بھی یہ دعا مروی ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَغَالِقِ اَبْوَابِ السَّمَآءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَضَآئِقِ اَبْوَابِ الْاَرْضِ لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلَی الْعُسْرِ لِلْیُسْرِ تَیَسَّرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلَی الْاَمْوَاتِ لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی كَشْفِ الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ انْكَشَفَتْ

وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَكْرَمِ الْوُجُوْهِ وَ
اَعَزِّ الْوُجُوْهِ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ
لَهُ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَ
وَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ مَخَافَتِكَ وَبِقُوَّتِكَ
الَّتِیْ بِهَا تُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى
الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَتُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اَنْ تَزُوْلَا وَبِمَشِيَّتِكَ الَّتِیْ دَانَ لَهَا الْعَالَمُوْنَ
وَبِكَلِمَتِكَ الَّتِیْ خَلَقْتَ بِهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَبِحِكْمَتِكَ الَّتِیْ صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَآئِبَ
وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَهَا لَيْلًا وَجَعَلْتَ
اللَّيْلَ سَكَنًا وَخَلَقْتَ بِهَا النُّوْرَ وَجَعَلْتَهُ
نَهَارًا وَجَعَلْتَ النَّهَارَ نُشُوْرًا مُبْصِرًا وَخَلَقْتَ
بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَخَلَقْتَ
بِهَا الْقَمَرَ وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُوْرًا وَخَلَقْتَ بِهَا
الْكَوَاكِبَ وَجَعَلْتَهَا نُجُوْمًا وَبُرُوْجًا وَمَصَابِيْحَ
وَزِيْنَةً وَرُجُوْمًا وَجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ
وَجَعَلْتَ لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِیَ وَجَعَلْتَ لَهَا

فَلَكًا وَمَسَاجِدَ وَقَدَّرْتَهَا فِي السَّمَاءِ مَنَازِلَ
فَأَحْسَنْتَ تَقْدِيرَهَا وَصَوَّرْتَهَا فَأَحْسَنْتَ
تَصْوِيرَهَا وَأَحْصَيْتَهَا بِأَسْمَائِكَ إِحْصَاءً
وَدَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيرًا وَأَحْسَنْتَ
تَدْبِيرَهَا وَسَخَّرْتَهَا بِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَ
سُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ وَعَدَدِ السِّنِينَ
وَالْحِسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَهَا لِجَمِيعِ النَّاسِ
مَرْئًى وَاحِدًا وَأَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي
كَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَدَّسِينَ فَوْقَ إِحْسَاسِ
الْكَرُوبِيِّينَ فَوْقَ غَمَائِمِ النُّورِ فَوْقَ تَابُوتِ
الشَّهَادَةِ فِي عَمُودِ النَّارِ وَفِي طُورِ سَيْنَاءَ وَ
فِي جَبَلِ حُورِيثَ فِي الْوَادِ الْمُقَدَّسِ فِي الْبُقْعَةِ
الْمُبَارَكَةِ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ مِنَ
الشَّجَرَةِ وَفِي أَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ وَيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ
وَفِي الْمُنْبَجِسَاتِ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ

فِي بَحْرِ سُوفٍ وَعَقَدْتَ مَاءَ الْبَحْرِ فِي قَلْبِ الْغَمْرِ
كَالْحِجَارَةِ وَجَاوَزْتَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ
كَلِمَتُكَ الْحُسْنَى عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرُوا وَاَوْرَثْتَهُمْ
مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْتَ
فِيهَا لِلْعَالَمِينَ وَاَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَ
جُنُودَهُ وَمَرَاكِبَهُ فِي الْيَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ
الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ الَّذِي
تَجَلَّيْتَ بِهِ لِمُوسَى كَلِيمِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طُورِ
سَيْنَاءَ وَلِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيلِكَ
مِنْ قَبْلُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَلِإِسْحٰقَ صَفِيِّكَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بِئْرِ شِيَعٍ وَلِيَعْقُوبَ نَبِيِّكَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتِ اِيلٍ وَاَوْفَيْتَ لِإِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِيثَاقِكَ وَلِإِسْحٰقَ بِحَلْفِكَ وَ
لِيَعْقُوبَ بِشَهَادَتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ بِوَعْدِكَ وَ
لِلدَّاعِينَ بِاَسْمَائِكَ فَاَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ
الَّذِي ظَهَرَ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى
قُبَّةِ الرُّمَّانِ وَبِآيَاتِكَ الَّتِي وَقَعَتْ عَلٰى اَرْضِ

مِصْرَ بِمَجْدِ الْعِزَّةِ وَالْغَلَبَةِ بِاٰیَاتٍ عَزِیْزَةٍ وَبِسُلْطٰنِ
الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَاْنِ الْکَلِمَةِ التَّامَّةِ وَ
بِکَلِمَاتِکَ الَّتِیْ تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلٰی اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاَهْلِ الدُّنْیَا وَاَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَبِرَحْمَتِکَ
الَّتِیْ مَنَنْتَ بِهَا عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَبِاسْتِطَاعَتِکَ
الَّتِیْ اَقَمْتَ بِهَا عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَبِنُوْرِکَ الَّذِیْ
قَدْ خَرَّ مِنْ فَزَعِهٖ طُوْرُ سَیْنَاۤءَ وَبِعِلْمِکَ
وَجَلَالِکَ وَکِبْرِیَآئِکَ وَعِزَّتِکَ وَجَبَرُوْتِکَ
الَّتِیْ لَمْ تَسْتَقِلَّهَا الْاَرْضُ وَانْخَفَضَتْ لَهَا
السَّمٰوٰتُ وَانْزَجَرَ لَهَا الْعُمْقُ الْاَکْبَرُ وَرَکَدَتْ
لَهَا الْبِحَارُ وَالْاَنْهَارُ وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ وَ
سَکَنَتْ لَهَا الْاَرْضُ بِمَنَاکِبِهَا وَاسْتَسْلَمَتْ
لَهَا الْخَلَائِقُ کُلُّهَا وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّیَاحُ فِیْ
جَرَیَانِهَا وَخَمَدَتْ لَهَا النِّیْرَانُ فِیْ اَوْطَانِهَا
وَبِسُلْطَانِکَ الَّذِیْ عُرِفَتْ لَکَ بِهِ الْغَلَبَةُ
دَهْرَ الدُّهُوْرِ وَحُمِدْتَ بِهٖ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ
وَبِکَلِمَتِکَ کَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِیْ سَبَقَتْ لِاَبِیْنَا

اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهٖ بِالرَّحْمَةِ وَاَسْئَلُكَ
بِكَلِمَتِكَ الَّتِیْ غَلَبَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ
الَّذِیْ تَجَلَّيْتَ بِهٖ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهٗ دَكًّا وَخَرَّ
مُوْسٰی صَعِقًا وَبِمَجْدِكَ الَّذِیْ ظَهَرَ عَلٰی طُوْرِ
سَيْنَآءَ فَكَلَّمْتَ بِهٖ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُوْسَی بْنِ
عِمْرَانَ وَبِطَلْعَتِكَ فِیْ سَاعِيْرَ وَظُهُوْرِكَ فِیْ جَبَلِ
فَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِيْنَ وَجُنُوْدِ الْمَلٰٓئِكَةِ
الصَّافِّيْنَ وَخُشُوْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُسَبِّحِيْنَ وَبِبَرَكَاتِكَ
الَّتِیْ بَارَكْتَ فِيْهَا عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِیْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَبَارَكْتَ لِاِسْحٰقَ صَفِيِّكَ فِیْ اُمَّةِ عِيْسٰی عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِيَعْقُوْبَ اِسْرَآئِيْلِكَ فِیْ اُمَّةِ
مُوْسٰی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِیْ عِتْرَتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاُمَّتِهٖ
اَللّٰهُمَّ وَكَمَا غِبْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَاٰمَنَّا
بِهٖ وَلَمْ نَرَهُ صِدْقًا وَعَدْلًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُبَارِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔ اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاۤءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاۤءِ الَّتِيْ لَا يَعْلَمُ تَفْسِيْرَهَا وَلَا يَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ وَاغْفِرْ لِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِيْ مَؤُنَةَ اِنْسَانِ سَوْءٍ وَجَارِ سَوْءٍ وَقَرِيْنِ سَوْءٍ وَسُلْطَانِ سَوْءٍ اِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَاۤءُ قَدِيْرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ بعض نسخوں میں ہے کہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔ اور کہے۔

يَا اَللّٰهُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ تا آخر دعائے مذکور علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ دعائے سمات کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ الَّتِیْ لَا یَعْلَمُ تَفْسِیْرَھَا وَلَا تَاْوِیْلَھَا وَلَا بَاطِنَھَا وَلَا ظَاھِرَھَا غَیْرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَرْزُقَنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ پھر اپنی حاجت طلب کرے اور کہے۔

وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ وَانْتَقِمْ لِیْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

فلاں بن فلاں کی جگہ اپنے دشمن اور اس کے باپ کا نام لے اس کے بعد کہے۔

وَاغْفِرْلِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْھَا وَمَا تَاَخَّرَ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَوَسِّعْ عَلَیَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِکَ وَاکْفِنِیْ مَؤُنَۃَ اِنْسَانِ سَوْءٍ وَّجَارِ سَوْءٍ وَّسُلْطَانِ سَوْءٍ وَّقَرِیْنِ سَوْءٍ وَّیَوْمِ سَوْءٍ وَّسَاعَۃِ سَوْءٍ وَّانْتَقِمْ لِیْ مِمَّنْ یَّکِیْدُنِیْ وَمِمَّنْ یَّبْغِیْ عَلَیَّ وَیُرِیْدُ بِیْ وَبِاَھْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاِخْوَانِیْ

حِجَابِیْ وَقَرَابَاتِیْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ مَا تَشَاۤءُ قَدِیْرٌ وَّبِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ
اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بعض کتب میں دعائے سمات کے بعد یہ دعا وارد ہے۔
اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاۤءِ تَفَضَّلْ عَلٰی فُقَرَاۤءِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنٰی وَالثَّرْوَةِ وَعَلٰی مَرْضَی الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاۤءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰی اَحْیَاۤءِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْکَرَامَةِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰی
مُسَافِرِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ
اِلٰی اَوْطَانِهِمْ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَسَلَّمَ
تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

اس کے بعد کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحُرْمَةِ ھٰذَا الدُّعَاۤءِ وَبِمَا
فَاتَ مِنْهُ مِنَ الْاَسْمَاۤءِ وَبِمَا یَشْتَمِلُ عَلَیْهِ مِنَ
التَّفْسِیْرِ وَالتَّدْبِیْرِ الَّذِیْ لَا یُحِیْطُ بِهٖ اِلَّا

انتَ اَنْ تَفْعَلَ بِی کَذَا وَ کَذَا ۔ اس کے بعد جو حاجت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ سے بہ صمیم قلب طلب کرے ۔

دُعا وقت شام بروز جمعہ

دعائے ساعت دوازدہم بعد زرد ہونے آفتاب کے سے غروب آفتاب تک ۔ اور یہ ساعت منسوب ہے حضرت امام صاحب الزمانؑ کی طرف اور اس ساعت یہ دُعا پڑھے خصوصاً روزِ جمعہ ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ یَا خَالِقَ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ وَالْمِھَادِ الْمَوْضُوْعِ وَالرَّازِقَ الْعَاصِیَ وَالْمُطِیْعَ الَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ مِنْ دُوْنِہٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الَّتِیْ اِذَا سُمِّیَتْ عَلٰی طَوَارِقِ الْعُسْرِ عَادَتْ یُسْرًا وَاِذَا وُضِعَتْ عَلَی الْجِبَالِ کَانَتْ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا وَاِذَا رُفِعَتْ اِلَی السَّمَآءِ تَفَتَّحَتْ لَھَا الْمَغَالِقُ وَاِذَا ھَبِطَتْ اِلٰی ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اتَّسَعَتْ لَھَا الْمَضَایِقُ وَاِذَا دُعِیَتْ بِھَا الْمَوْتٰی انْتَشَرَتْ مِنَ اللُّحُوْدِ وَاِذَا نُوْدِیَتْ بِھَا الْمَعْدُوْمَاتُ خَرَجَتْ اِلَی الْوُجُوْدِ وَاِذَا

ذُكِرَتْ عَلَى الْقُلُوبِ وَجِلَتْ خُشُوعًا وَاِذَا
قُرِعَتِ الْاَسْمَاعُ فَاضَتِ الْعُيُوْنُ دُمُوعًا
اَسْئَلُكَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ الْمُؤَيَّدِ بِالْمُعْجِزَاتِ
الْمَبْعُوْثِ بِمُحْكَمِ الْاٰيَاتِ وَبِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ
ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْ اخْتَرْتَهٗ
لِمُؤَاخَاتِهٖ وَوَصِيَّتِهٖ وَاصْطَفَيْتَهٗ لِمُصَافَاتِهٖ وَمُصَاهَرَتِهٖ
وَبِصَاحِبِ الزَّمَانِ الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ تَجْمَعُ عَلٰى
طَاعَتِهِ الْاٰرَاءُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَتُؤَلِّفُ بِهٖ بَيْنَ الْاَهْوَاءِ
الْمُخْتَلِفَةِ وَتَسْتَخْلِصُ بِهٖ حُقُوْقَ اَوْلِيَآئِكَ وَ
تَنْتَقِمُ بِهٖ مِنْ شَرِّ اَعْدَآئِكَ وَتَمْلَاُ بِهِ الْاَرْضَ
عَدْلًا وَاِحْسَانًا وَتُوَسِّعُ عَلَى الْعِبَادِ بِظُهُوْرِهٖ
فَضْلًا وَامْتِنَانًا وَتُعِيْدُ الْحَقَّ اِلٰى مَكَانِهٖ عَزِيْزًا حَمِيْدًا
وَتُرْجِعُ الدِّيْنَ عَلٰى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيْدًا اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَدِ اسْتَشْفَعْتُ بِهِمْ
اِلَيْكَ وَقَدَّمْتُهُمْ اَمَامِيْ وَبَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ
وَاَنْ تُوْزِعَنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ فِي التَّوْفِيْقِ لِمَعْرِفَتِهٖ
وَالْهِدَايَةِ اِلٰى طَاعَتِهٖ وَتَزِيْدَنِيْ قُوَّةً فِيْ

التَّمَسُّكِ بِعِصْمَتِهٖ وَالْاِقْتِدَآءِ بِسُنَّتِهٖ وَالْكَوْنِ فِیْ زُمْرَتِهٖ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

اعمالِ ماہ رجب

زاد المعاد (علامہ مجلسیؒ) میں ہے کہ فرمایا حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ رجب خدا کا مہینہ ہے شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری اُمت کا مہینہ ہے۔ جو شخص ماہ رجب میں ایک روزہ بھی رکھے تو وہ خدا کی خوشنودی کا مستوجب ہوگا اور غضب الٰہی کو اپنے سے دُور کرے گا اور جہنم کے دروں میں سے ایک در اپنے اوپر بند کرے گا۔ نیز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بسند معتبر مروی ہے کہ جو شخص ماہ رجب میں ایک روز روزہ رکھتے آتش جہنم اس سے ایک سال کی مسافت پر دُور ہو جاتی ہے اور جو شخص تین روز روزہ رکھے اس پر بہشت واجب ہو جاتی ہے نیز حضرت نے فرمایا کہ رجب جنت میں ایک نہر کا نام ہے جس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں ہے جو شخص ماہ رجب میں ایک روز روزہ رکھے اس نہر سے سیراب ہونے کا حق رکھتا ہے۔ ابن بابویہ رحؒ نے بسند معتبر سالم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ماہ رجب کی آخری تاریخوں میں جب کہ مہینہ ختم ہونے میں چند روز باقی تھے صادق آلِ محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب حضرت کی نگاہ میرے اُوپر پڑی۔ آپ نے پوچھا کہ آیا تو نے اس ماہ میں روزہ رکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں اے فرزند رسولِ خداؐ حضرت نے فرمایا کہ تجھ سے اس قدر ثواب فوت ہو گیا جس کا اندازہ سوائے

خدا کے کوئی نہیں کر سکتا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ اس ماہِ مبارک کے بہت سے اعمال کتب اعمال میں لکھے ہیں۔ ہم یہاں پر صرف اُن اعمال کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق امام زمانہ علیہ السلام سے ہے:

دعائے ہر روز ماہ رجب

یہ دعا ناحیہ مقدسہ سے ماہِ رجب میں ہر روز پڑھنے کے لیے وارد ہوئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِالْمَوْلُوْدَیْنِ فِیْ رَجَبٍ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ الثَّانِیْ وَابْنِهٖ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ وَاَتَقَرَّبُ بِهِمَا اِلَیْكَ خَیْرَ الْقُرَبِ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمَعْرُوْفُ طُلِبَ وَفِیْمَا لَدَیْهِ رُغِبَ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ مُذْنِبٍ قَدْ اَوْبَقَتْهُ ذُنُوْبُهٗ وَاَوْثَقَتْهُ عُیُوْبُهٗ فَطَالَ عَلَی الْخَطَایَا دُءُوْبُهٗ وَمِنَ الرَّزَایَا خُطُوْبُهٗ یَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ وَحُسْنَ الْاَوْبَةِ وَالنُّزُوْعَ عَنِ الْحَوْبَةِ وَمِنَ النَّارِ فَكَاكَ رَقَبَتِهٖ وَالْعَفْوَ عَمَّا فِیْ رِبْقَتِهٖ فَاَنْتَ مَوْلَایَ اَعْظَمُ اَمَلِهٖ وَثِقَتِهٖ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ الشَّرِیْفَةِ وَوَسَائِلِكَ الْمُنِیْفَةِ اَنْ تَتَغَمَّدَنِیْ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ

وَ اَسِعَةٍ وَنِعْمَةٍ وَ اَزِعَةٍ وَنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةٍ اِلٰی نُزُوْلِ الْحَافِرَةِ وَمَحَلِّ الْاٰخِرَةِ وَمَا هِیَ اِلَیْهِ صَائِرَةٌ۔

دُعائے دیگر ماہ رجب

یہ دعا بھی ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوئی ہے۔ ماہ رجب میں ہر روز پڑھنا چاہیئے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَانِیْ جَمِیْعِ مَا یَدْعُوْكَ بِهٖ وُلَاةُ اَمْرِكَ الْمَاْمُوْنُوْنَ عَلٰی سِرِّكَ الْمُسْتَبْشِرُوْنَ بِاَمْرِكَ الْوَاصِفُوْنَ لِقُدْرَتِكَ الْمُعْلِنُوْنَ لِعَظَمَتِكَ اَسْئَلُكَ بِمَا نَطَقَ فِیْهِمْ مِنْ مَشِیَّتِكَ فَجَعَلْتَهُمْ مَعَادِنَ لِكَلِمَاتِكَ وَاَرْكَانًا لِتَوْحِیْدِكَ وَاٰیَاتِكَ وَمَقَامَاتِكَ الَّتِیْ لَا تَعْطِیْلَ لَهَا فِیْ كُلِّ مَكَانٍ یَعْرِفُكَ بِهَا مَنْ عَرَفَكَ لَا فَرْقَ بَیْنَكَ وَبَیْنَهَا اِلَّا اَنَّهُمْ عِبَادُكَ وَخَلْقُكَ فَتْقُهَا وَرَتْقُهَا بِیَدِكَ بَدْؤُهَا مِنْكَ وَعَوْدُهَا اِلَیْكَ

عَضَادٌ وَاَشْهَادٌ وَمُنَاةٌ وَاَذْوَادٌ وَحَفَظَةٌ
وَرُوَّادٌ فَبِهِمْ مَلَأْتَ سَمَآئَكَ وَاَرْضَكَ حَتّٰى
ظَهَرَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَبِذٰلِكَ اَسْئَلُكَ وَ
بِمَوَاقِعِ الْعِزِّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَبِمَقَامَاتِكَ وَ
عَلَامَاتِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَزِيْدَنِيْ
اِيْمَانًا وَتَثْبِيْتًا يَا بَاطِنًا فِيْ ظُهُوْرِهٖ وَظَاهِرًا
فِيْ بُطُوْنِهٖ وَمَكْنُوْنِهٖ يَا مُفَرِّقًا بَيْنَ النُّوْرِ
وَالدَّيْجُوْرِ يَا مَوْصُوْفًا بِغَيْرِ كُنْهٍ وَمَعْرُوْفًا بِغَيْرِ
شِبْهٍ وَحَادَّ كُلِّ مَحْدُوْدٍ وَشَاهِدَ كُلِّ مَشْهُوْدٍ
وَمُوْجِدَ كُلِّ مَوْجُوْدٍ وَمُحْصِيَ كُلِّ مَعْدُوْدٍ وَفَاقِدَ
كُلِّ مَفْقُوْدٍ لَيْسَ دُوْنَكَ مِنْ مَعْبُوْدٍ اَهْلَ
الْكِبْرِيَآءِ وَالْجُوْدِ يَا مَنْ لَا يُكَيَّفُ بِكَيْفٍ وَلَا يُؤَيَّنُ
بِاَيْنٍ يَا مُحْتَجِبًا عَنْ كُلِّ عَيْنٍ يَا دَيْمُوْمُ يَا قَيُّوْمُ
وَعَالِمَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰى عِبَادِكَ
الْمُنْتَجَبِيْنَ وَبَشَرِكَ الْمُحْتَجِبِيْنَ وَمَلٰٓئِكَتِكَ
الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْبُهْمِ الصَّآفِّيْنَ الْحَآفِّيْنَ وَبَارِكْ لَنَا
فِيْ شَهْرِنَا هٰذَا الْمُرَجَّبِ الْمُكَرَّمِ وَمَا بَعْدَهٗ

مِنَ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا فِيْهِ النِّعَمَ وَاَجْزِلْ لَنَا فِيْهِ الْقِسَمَ وَاَبْرِرْ لَنَا فِيْهِ الْقَسَمَ بِاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاَضَآءَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا تَعْلَمُ مِنَّا وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاعْصِمْنَا مِنَ الذُّنُوْبِ خَيْرَ الْعِصَمِ وَاكْفِنَا كَوَافِيَ قَدَرِكَ وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِحُسْنِ نَظَرِكَ وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى غَيْرِكَ وَلَا تَمْنَعْنَا مِنْ خَيْرِكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا كَتَبْتَهٗ لَنَا مِنْ اَعْمَارِنَا وَاَصْلِحْ لَنَا خَبِيْئَةَ اَسْرَارِنَا وَاَعْطِنَا مِنْكَ الْاَمَانَ وَاسْتَعْمِلْنَا بِحُسْنِ الْاِيْمَانِ وَبَلِّغْنَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاَيَّامِ وَالْاَعْوَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

نماز حضرت حجّت ۲۷ رجب

۲۷ رجب روزِ بعثت حضرت سرورِ کائنات ؐ ہے۔ اور اعیادِ عظیمہ میں سے ہے۔ اس تاریخ کا روزہ ستّر روزوں کے برابر ہے۔ اس کی تاریخ غسل مستحب ہے۔

ذخیرۂ نجات میں بسندِ معتبر حضرت صاحب الامر ؑ سے منقول ہے کہ اس روز بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے بجا لائے اور ہر

ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد کے جو سورہ چاہے پڑھے اور بعد ہر سلام کے اس دعا کو پڑھے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا یَا عُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ یَا صَاحِبِیْ فِیْ غُرْبَتِیْ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ یَا غِیَاثِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ یَا نَجَاحِیْ فِیْ حَاجَتِیْ یَا حَافِظِیْ فِیْ غَیْبَتِیْ یَا کَالِئِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَا اُنْسِیْ فِیْ وَحْشَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْمُقِیْلُ عَثْرَتِیْ فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْمُنْعِشُ صَرْعَتِیْ وَاصْفَحْ عَنْ جُرْمِیْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِیْ فِیْ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۞ اور جس وقت نماز سے فارغ ہو سورۂ حمد و قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ و قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ و اِنَّا اَنْزَلْنَا و آیۃ الکرسی ہر ایک کو سات سات مرتبہ پڑھے پس کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

باللہ ۱۔ اس کے بعد سات مرتبہ کہے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا ۱۔ بعد اس کے دعا مانگے ۱۔

اعمالِ ماہ شعبان

نقل از زاد المعاد علامہ مجلسیؒ جاننا چاہیئے کہ ماہ شعبان کی فضیلت ماہ رجب سے بھی زیادہ ہے۔ صادق آلِ محمدؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شعبان کا چاند دیکھتے تھے منادی سے فرماتے تھے کہ اہل مدینہ کو میرا یہ پیغام پہنچادے کہ میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہوں۔ شعبان میرا مہینہ ہے لہذا میرے مہینہ میں عمل خیر کر کے میری مدد کرو۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ جس روز سے میں نے اس منادی کو سنا روزہ ماہ شعبان کو کبھی ترک نہ کیا اور جب تک زندہ رہوں گا ترک نہ کرونگا۔ حضرت رسالت مآبؐ سال میں کبھی مسلسل روزے نہ رکھتے تھے۔ بجز ماہ شعبان کے کہ اس کو ماہ رمضان سے وصل فرمادیتے تھے۔ نیز آنحضرتؐ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان خدا کا مہینہ ہے لہذا جو شخص میرے مہینہ میں ایک روزہ بھی رکھے میں بروز قیامت اس کا شفیع ہونگا۔ یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص ماہ شعبان میں ۷۰ مرتبہ استغفار کرے بروز قیامت زمرہ محمد وآل محمد میں محشور ہوگا۔ اور جو شخص ماہ شعبان کے آخیری تین روزے رکھ کر ماہ رمضان سے ملادے اس کو دو ماہ مسلسل روزوں کا ثواب ملے گا۔

چونکہ پہلے ہی ماہ شعبان کے اعمال بھی بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم صرف ان اعمال پر اکتفا کرتے ہیں جن کا حضرت حجت سے مناسبت خاص ہے۔

اعمال شب نیمہ شعبان (پندرہویں شب)

چونکہ یہ شب امام محمد مہدی اللہ تعالیٰ فرجہ کی شب ولادت باسعادت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو بہت نوازا ہے اور اس کی قدر و منزلت شب قدر کے قریب قرار دی ہے۔ یہاں ہم اس سنت کے تمام اعمال درج کرتے ہیں۔ اس رات کے کچھ ایک عمل ہیں۔

پہلے غسل کرنا اس رات میں غسل کرنا گناہوں میں تخفیف کا موجب ہوتا ہے

دوسرے اس رات میں نماز اور دعا اور استغفار کے ساتھ بیدار رہنا جیسا امام زین العابدین علیہ السلام اس رات بیدار رہتے تھے۔ روایت میں ہے کہ جو شخص اس رات بیدار رہے تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جبکہ دل مردہ ہو جائیں گے۔ تیسرے امام حسینؑ کی زیارت کرنا جو اس رات کے سب اعمال سے افضل ہے اور گناہوں کے بخشے جانے کا باعث ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی ارواح طیبہ مصافحہ کریں تو اسے حضرت امام حسینؑ کی زیارت اس رات میں کرنی چاہئے۔ کم از کم آپ کی زیارت یہ بھی ہے کہ کوٹھے پر چڑھ کر دائیں بائیں نگاہ کر کے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کر کے

آپ کی زیارت ان الفاظ میں پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
ہر ایک شخص جہاں بھی ہو اور جب بھی چاہے آپ کی یہ زیارت پڑھ لے تو امید ہے کہ اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

"چوتھے" اس دعا کو پڑھنا کہ جسے شیخ اور سیّد نے نقل فرمایا ہے اور جو امام زمان صلوات اللہ علیہ کی زیارت کے قائم مقام ہے اور وہ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ لَیْلَتِنَا وَمَوْلُوْدِھَا وَحُجَّتِکَ وَمَوْعُوْدِھَا الَّتِیْ قَرَنْتَ اِلٰی فَضْلِھَا فَضْلًا فَتَمَّتْ کَلِمَتُکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِکَ وَلَا مُعَقِّبَ لِاٰیَاتِکَ نُوْرُکَ الْمُتَاَلِّقُ وَضِیَاؤُکَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِیْ طَخْیَاءِ الدَّیْجُوْرِ الْغَائِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُہٗ وَکَرُمَ مَحْتِدُہٗ وَالْمَلٰئِکَۃُ شُہَّدُہٗ وَاللّٰہُ نَاصِرُہٗ وَمُؤَیِّدُہٗ اِذَا اٰنَ مِیْعَادُہٗ وَالْمَلٰئِکَۃُ اَمْدَادُہٗ سَیْفُ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْبُوْ وَنُوْرُہُ الَّذِیْ لَا یَخْبُوْ وَذُو الْحِلْمِ الَّذِیْ لَا یَصْبُوْ مَدَارُ الدَّھْرِ وَنَوَامِیْسُ الْعَصْرِ وَوُلَاۃُ الْاَمْرِ وَالْمُنَزَّلُ عَلَیْھِمْ مَا یَتَنَزَّلُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَاَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

تَرَاجِمَةَ وَحْيِهِ وَوُلَاةَ اَمْرِهِ وَنَهْيِهِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی خَاتِمِهِمْ وَقَائِمِهِمُ الْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوَالِمِهِمْ اَللّٰهُمَّ وَاَدْرِكْ بِنَا اَيَّامَهُ وَظُهُوْرَهُ وَقِيَامَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِهِ وَاقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِهِ وَاكْتُبْنَا فِیْ اَعْوَانِهِ وَخُلَصَائِهِ وَاَحْيِنَا فِیْ دَوْلَتِهِ نَاعِمِيْنَ وَبِصُحْبَتِهِ غَانِمِيْنَ وَبِحَقِّهِ قَائِمِيْنَ وَمِنَ السُّوْٓءِ سَالِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِيْنَ وَعِتْرَتِهِ النَّاطِقِيْنَ وَالْعَنْ عَلٰی جَمِيْعِ الظَّالِمِيْنَ وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ ۞

"پانچویں" اسمٰعیل بن فضل ہاشمی سے شیخ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے امام جعفر صادقؑ نے یہ دعا پندرہویں شعبان کی رات میں پڑھنے کیلئے تعلیم فرمائی:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِیْ الْمُمِيْتُ الْبَدِیُّ الْبَدِيْعُ لَكَ الْجَلَالُ وَلَكَ الْفَضْلُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ

الْجُوْدُ وَلَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْاَمْرُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَحْدَكَ لَا شَهِيْدَ لَكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَاقْضِ دَيْنِيْ وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ فَاِنَّكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ كُلَّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ تَفْرُقُ وَمَنْ تَشَاۤءُ مِنْ خَلْقِكَ تَرْزُقُ فَارْزُقْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَاَنْتَ خَيْرُ الْقَائِلِيْنَ النَّاطِقِيْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَمِنْ فَضْلِكَ اَسْئَلُ وَاِيَّاكَ قَصَدْتُ وَابْنَ نَبِيِّكَ اعْتَمَدْتُ وَلَكَ رَجَوْتُ فَارْحَمْنِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

"چھٹے" اس دعا کو پڑھے کہ جسے رسول خدا پندرہویں شعبان کی رات کو پڑھتے تھے اور وہ دعا یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ رِضْوَانَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا يَهُوْنُ عَلَيْنَا بِهٖ مُصِيْبَاتُ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنَا بِاَسْمَاعِنَا

وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِىْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

یہ دعا جامع کامل ہے کہ جس کا پڑھنا دوسرے وقتوں میں بھی غنیمت ہے۔ اور عوالی اللئالی سے منقول ہے کہ اسے جناب رسول خداؐ ہمیشہ پڑھتے تھے۔

"ساتویں" ہر دن کی صلوات کو کہ جسے زوال کے وقت پڑھتا تھا پڑھے۔

"آٹھویں" دعائے کمیل کو پڑھے کہ یہ اسی رات وارد ہوئی ہے اور دعائے کمیل آگے آئے گی۔

"نویں" ان تسبیحات کو سو دفعہ پڑھے تاکہ خداوند عالم گذرے ہوئے گناہ بخش دے اور دنیا اور آخرت کی حاجتوں کو پورا کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

"دسویں" شیخ نے ابو یحیٰی سے مصباح میں پندرہویں شعبان کی رات کے لیے ایک خبر نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے مولا امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ آج رات سب سے بہتر دعا کونسی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب عشا کی نماز سے فارغ ہو جائے تو اس وقت دو رکعت نماز پڑھے کہ جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ

قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ اور جب سلام دے چکے سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس مرتبہ پڑھے۔ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

يَا مَنْ اِلَيْهِ مَلْجَاُ الْعِبَادِ فِى الْمُهِمَّاتِ وَاِلَيْهِ يَفْزَعُ الْخَلْقُ فِى الْمُلِمَّاتِ يَا عَالِمَ الْجَهْرِ وَالْخَفِيَّاتِ يَا مَنْ لَا تَخْفٰى عَلَيْهِ خَوَاطِرُ الْاَوْهَامِ وَتَصَرُّفُ الْخَطَرَاتِ يَا رَبَّ الْخَلَائِقِ وَالْبَرِيَّاتِ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوَاتِ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَمُتُّ اِلَيْكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَيَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اجْعَلْنِىْ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِمَّنْ نَظَرْتَ اِلَيْهِ فَرَحِمْتَهٗ وَسَمِعْتَ دُعَائَهٗ فَاَجَبْتَهٗ وَعَلِمْتَ اسْتِقَالَتَهٗ فَاَقَلْتَهٗ وَتَجَاوَزْتَ عَنْ سَالِفِ خَطِيْئَتِهٖ وَعَظِيْمِ جَرِيْرَتِهٖ فَقَدِ اسْتَجَرْتُ بِكَ مِنْ ذُنُوْبِىْ وَلَجَاْتُ اِلَيْكَ فِىْ سَتْرِ عُيُوْبِىْ اَللّٰهُمَّ فَجُدْ عَلَىَّ بِكَرَمِكَ وَفَضْلِكَ وَاحْطُطْ خَطَايَاىَ بِحِلْمِكَ وَعَفْوِكَ وَتَغَمَّدْنِىْ فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِسَابِغِ كَرَامَتِكَ وَاجْعَلْنِىْ فِيْهَا

مِنْ اَوْلِيَائِكَ الَّذِيْنَ اجْتَبَيْتَهُمْ بِطَاعَتِكَ وَاخْتَرْتَهُمْ لِعِبَادَتِكَ وَجَعَلْتَهُمْ خَالِصَتَكَ وَصِفْوَتَكَ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ سَعَدَ جَدُّهٗ وَتَوَفَّرَ مِنَ الْخَيْرَاتِ حَظُّهٗ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ سَلِمَ فَنَعِمَ وَفَازَ فَغَنِمَ وَاكْفِنِيْ شَرَّ مَا اَسْلَفْتُ وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الْاِزْدِيَادِ فِيْ مَعْصِيَتِكَ وَحَبِّبْ اِلَيَّ طَاعَتَكَ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ مِنْكَ وَيُزْلِفُنِيْ عِنْدَكَ سَيِّدِيْ اِلَيْكَ يَلْجَاُ الْهَارِبُ وَمِنْكَ يَلْتَمِسُ الطَّالِبُ وَعَلٰى كَرَمِكَ يُعَوِّلُ الْمُسْتَقِيْلُ التَّائِبُ اَدَّبْتَ عِبَادَكَ بِالتَّكَرُّمِ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَمَرْتَ بِالْعَفْوِ عِبَادَكَ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ فَلَا تَحْرِمْنِيْ مَا رَجَوْتُ مِنْ كَرَمِكَ وَلَا تُؤْيِسْنِيْ مِنْ سَابِغِ نِعَمِكَ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ مِنْ جَزِيْلِ قِسَمِكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ لِاَهْلِ طَاعَتِكَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ جُنَّةٍ مِنْ شِرَارِ بَرِيَّتِكَ رَبِّ اِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ اَهْلِ ذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلُ الْكَرَمِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ وَجُدْ عَلَيَّ بِمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ لَا بِمَا اَسْتَحِقُّهٗ فَقَدْ حَسُنَ

ظَنِّیْ بِكَ وَتَحَقَّقَ رَجَائِیْ بِكَ وَعَلِقَتْ نَفْسِیْ بِكَرَمِكَ فَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَاَكْرَمُ الْاَكْرَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اخْصُصْنِیْ مِنْ كَرَمِكَ بِجَزِیْلِ قِسَمِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاغْفِرْ لِیَ الذَّنْبَ الَّذِیْ یَحْبِسُ عَلَیَّ الْخُلُقَ وَیُضَیِّقُ عَلَیَّ الرِّزْقَ حَتّٰی اَقُوْمَ بِصَالِحِ رِضَاكَ وَاَنْعَمَ بِجَزِیْلِ عَطَائِكَ وَاَسْعَدَ بِسَابِغِ نَعْمَائِكَ فَقَدْ لُذْتُ بِحَرَمِكَ وَتَعَرَّضْتُ لِكَرَمِكَ وَاسْتَعَذْتُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِحِلْمِكَ مِنْ غَضَبِكَ فَجُدْ بِمَا سَئَلْتُكَ وَاَنِلْ مَا الْتَمَسْتُ مِنْكَ اَسْئَلُكَ بِكَ لَا بِشَیْءٍ هُوَ اَعْظَمُ مِنْكَ ۔

پھر سجدے میں جاکر یَا رَبِّ بیس مرتبہ یَا اَللّٰهُ سات مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سات مرتبہ مَا شَاءَ اللّٰهُ دس مرتبہ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دس مرتبہ کہے اس کے بعد صلوٰۃ پڑھے۔ اور خداوند عالم سے اپنی حاجت طلب کرے۔ قسم ہے خدا کی کہ اگر اس عمل کے سبب سے بارش کے قطروں کے برابر بھی حاجت طلب کرے تو خداوند عالم کی ذات اپنے فضل کثیر و کرم عمیم سے تیری حاجت کو پورا کردے گی۔

"گیارھویں" شیخ طوسیؒ و کفعمیؒ نے فرمایا ہے کہ اس دعا کو آج رات پڑھے:-

اِلٰھِیْ تَعَرَّضَ لَکَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَکَ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ الطَّالِبُوْنَ وَلَکَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَایَا وَمَوَاھِبُ تَمُنُّ بِھَا عَلٰی مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِکَ وَتَمْنَعُھَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَہُ الْعِنَایَۃُ مِنْکَ وَھَا اَنَا ذَا عُبَیْدُکَ الْفَقِیْرُ اِلَیْکَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ فَاِنْ کُنْتَ یَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ وَعُدْتَ عَلَیْہِ بِعَائِدَۃٍ مِنْ عَطْفِکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الْخَیِّرِیْنَ الْفَاضِلِیْنَ وَجُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِکَ وَمَعْرُوْفِکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا اِنَّ اللّٰہَ حَمِیْدٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ کَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِیْ کَمَا وَعَدْتَ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ - اور یہ وہ دعا ہے جو نماز شفع کے بعد بھی پڑھی جاتی ہے۔

"بارہویں" تہجد کی نماز کی ہر دوسری رکعت کے بعد اور نمازِ شفع اور وتر کے بعد وہ دعا پڑھے کہ جسے شیخ اور سید نے نقل کیا ہے۔

"تیرہویں" ان سجدوں اور دعاؤں کو پڑھے کہ جو جناب رسولِ خداؐ سے روایت کی گئی ہیں۔ ان روایتوں میں سے ایک وہ روایت ہے کہ جسے شیخ نے حمّاد بن عیسےٰ سے اور انہوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب پندرہویں شعبان کی رات آئی تو جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات حضرت عائشہ کے پاس تھے جونہی آدھی رات ہوئی تو جناب رسولِ خداؐ اپنے بستر سے عبادت کے لئے اُٹھ کر چلے گئے جب حضرت عائشہ بیدار ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جناب رسولِ خدا اُن کے بستر سے اُٹھ کر چلے گئے ہیں تو ان کے دل میں وہ غیرت داخل ہوئی جو عورتوں کی عادت ہوتی ہے اور انہوں نے گمان کیا کہ آں حضرتؐ اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے پاس چلے گئے ہیں تو وہاں سے اُٹھ کر آنحضرتؐ کے پیچھے اپنی چادر لپیٹ کر آں حضرت کے ڈھونڈنے کے لئے دوسری بیویوں کے ایک ایک کے حجرہ میں گئیں وہ اسی حالت میں آں حضرتؐ کو ڈھونڈ رہی تھیں تو اچانک ان کی نگاہ پڑی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر مثلِ کپڑے کے لپیٹے ہوئے سجدہ میں پڑے ہیں وہ آں حضرتؐ کے نزدیک ہوئیں تو انہیں سنا کہ آں حضرتؐ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے ہیں:۔

سَجَدَ لَكَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ

هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُهٗ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ تُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرْ لِيَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ ۔ پھر آں حضرتؐ سجدے سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدے میں چلے گئے تو پھر حضرت عائشہ نے سنا کہ یہ پڑھ رہے تھے۔

اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَانْكَشَفَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنْ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيْلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا نَقِيًّا تَقِيًّا وَمِنَ الشِّرْكِ بَرِيًّا لَا كَافِرًا وَلَا شَقِيًّا ۔

پھر آں حضرتؐ نے اپنے دونوں مونہہ کی طرفوں کو مٹی پر رکھا اور یہ پڑھا۔ عَفَّرْتُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ وَحُقَّ لِيْ اَنْ اَسْجُدَ لَكَ ۔ بس جونہی جناب رسول خداؐ نے وہاں سے اٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عائشہ جلدی سے فوراً اپنے بستر پر جناب رسول خداؐ سے پہلے آکر لیٹ گئیں۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر آکر لیٹے تو حضرت عائشہ نے سنا کہ آپ بلند سانس لے رہے تھے۔ تو انہوں نے آنحضرتؐ سے سبب پوچھا

تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ آج پندرہویں شعبان کی رات ہے اور یہ وہ رات ہے کہ جس میں روزی تقسیم ہوتی ہے اور جس میں اجل لکھی جاتی ہے اور جس میں ان لوگوں کا نام لکھا جاتا ہے جو حج کو جائیں گے اور تحقیق خداوند عالم آج رات اپنے بندوں میں سے قبیلہ کلاب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار سے زیادہ کو بخشتا ہے اور خداوند عالم اپنے ملائکہ کو آج رات مکہ معظمہ کیطرف روانہ فرماتا ہے۔ "چودہویں" آج رات نماز جعفر طیار علیہ الرحمۃ کو بجا لائے۔ کیونکہ جناب شیخ نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے۔

"پندرہویں" دعائے سماسب (ص ۱۵۳ پر گزر چکی)

"سولہویں" دعائے عہد[1] (ص ۹۶ پر گزر چکی)

"سترہویں" زیارت حضرت حجتؑ (ص ۷۹ پر ملاحظہ کریں)

"اٹھارہویں" ایام بیض (۱۳-۱۴-۱۵) کو روزہ رکھنا۔

"انیسویں" تیرہویں شب دو رکعت، چودہویں شب چار رکعت (دو دو رکعت کرکے) پندرہویں شب چھ رکعت (دو دو رکعت کرکے) نماز بجا لائے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد یٰس و تبارک الذی و قل ھو اللہ احد پڑھے۔ "بیسویں" حضرت صاحب الامر علیہ السلام کیخدمت

---

[1] اس دعا کو وقت صبح پڑھے تو بہتر ہے۔ جزائری

میں عرایضہ ڈالتے ہیں۔

دُعائے کمیل

یہ مشہور دعاؤں میں سے ہے۔ علامہ مجلسیؒ نے اسے بہترین دعا کہا ہے۔ یہ دُعائے خضر کے نام سے بھی موسوم ہے۔ اس کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے صحابی خاص جناب کمیل بن زیاد کو تعلیم فرمایا تھا۔ اور فرمایا کہ اسے ہر شب جمعہ اور شب پندرہ شعبان پڑھا کرو۔ دشمنوں کی شر سے محفوظ رہنے، رزق کے دروازے کھلنے، گناہوں کے بخشے جانے کے لئے بہترین ہے۔ وہ دعائے شریف یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِيْ قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِيْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِيْ لَا يَقُوْمُ لَهَا شَيْءٌ وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِيْ مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِيْ عَلَا كُلَّ شَيْءٍ وَ

لے عرایضہ کا مفصل بیان آگے آئے گا انشاء اللہ۔

بِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِأَسْمَائِكَ
الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي
أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضَاءَ
لَهُ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ
وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ
أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ خَطِيئَةٍ أَخْطَأْتُهَا اللَّهُمَّ إِنِّي
أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَأَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى
نَفْسِكَ وَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ
قُرْبِكَ وَأَنْ تُوزِعَنِي شُكْرَكَ وَأَنْ تُلْهِمَنِي
ذِكْرَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ
مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ أَنْ تُسَامِحَنِي وَتَرْحَمَنِي وَتَجْعَلَنِي
بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ

مُتَوَاضِعًا اَللّٰھُمَّ وَاَسْئَلُکَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُہٗ وَاَنْزَلَ بِکَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتَہٗ وَ عَظُمَ فِیْمَا عِنْدَکَ رَغْبَتُہٗ اَللّٰھُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُکَ وَعَلَا مَکَانُکَ وَخَفِیَ مَکْرُکَ وَظَہَرَ اَمْرُکَ وَغَلَبَ قَہْرُکَ وَجَرَتْ قُدْرَتُکَ وَلَا یُمْکِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُکُوْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ لَا اَجِدُ لِذُنُوْبِیْ غَافِرًا وَلَا لِقَبَآئِحِیْ سَاتِرًا وَلَا لِشَیْءٍ مِنْ عَمَلِیَ الْقَبِیْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَیْرَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَ بِحَمْدِکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَتَجَرَّأْتُ بِجَہْلِیْ وَ سَکَنْتُ اِلٰی قَدِیْمِ ذِکْرِکَ لِیْ وَمَنِّکَ عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ مَوْلَایَ کَمْ مِنْ قَبِیْحٍ سَتَرْتَہٗ وَکَمْ مِنْ فَادِحٍ مِنَ الْبَلَآءِ اَقَلْتَہٗ وَکَمْ مِنْ عِثَارٍ وَقَیْتَہٗ وَکَمْ مِنْ مَکْرُوْہٍ دَفَعْتَہٗ وَکَمْ مِنْ ثَنَآءٍ جَمِیْلٍ لَسْتُ اَھْلًا لَہٗ نَشَرْتَہٗ اَللّٰھُمَّ عَظُمَ بَلَآئِیْ وَاَفْرَطَ بِیْ سُوْءُ حَالِیْ وَقَصُرَتْ بِیْ اَعْمَالِیْ وَقَعَدَتْ بِیْ اَغْلَالِیْ وَحَبَسَنِیْ عَنْ نَفْعِیْ بُعْدُ اٰمَالِیْ وَخَدَعَتْنِیَ الدُّنْیَا بِغُرُوْرِھَا وَنَفْسِیْ

بِجِنَايَتِهَا وَمِطَالِیْ يَا سَيِّدِیْ فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ
اَنْ لَا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَائِیْ سُوْءُ عَمَلِیْ وَفِعَالِیْ
وَلَا تَفْضَحْنِیْ بِخَفِیِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ
سِرِّیْ وَلَا تُعَاجِلْنِیْ بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰى مَا عَمِلْتُهٗ
فِیْ خَلَوَاتِیْ مِنْ سُوْءِ فِعْلِیْ وَاِسَائَتِیْ وَدَوَامِ
تَفْرِيْطِیْ وَجَهَالَتِیْ وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِیْ وَغَفْلَتِیْ وَ
كُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِیْ فِیْ كُلِّ الْاَحْوَالِ رَؤُوْفًا
وَعَلَیَّ فِیْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا اِلٰهِیْ وَرَبِّیْ مَنْ
لِیْ غَيْرُكَ اَسْئَلُهٗ كَشْفَ ضُرِّیْ وَالنَّظَرَ
فِیْ اَمْرِیْ اِلٰهِیْ وَمَوْلَایَ اَجْرَيْتَ عَلَیَّ حُكْمًا
اتَّبَعْتُ فِيْهِ هَوٰى نَفْسِیْ وَلَمْ اَحْتَرِسْ
فِيْهِ مِنْ تَزْيِيْنِ عَدُوِّیْ فَغَرَّنِیْ بِمَا اَهْوٰى
وَاَسْعَدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَاءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا
جَرٰى عَلَیَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ وَخَالَفْتُ
بَعْضَ اَوَامِرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَیَّ فِیْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ
وَلَا حُجَّةَ لِیْ فِيْمَا جَرٰى عَلَیَّ فِيْهِ قَضَاؤُكَ وَاَلْزَمَنِیْ
حُكْمُكَ وَبَلَاؤُكَ وَقَدْ اَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِیْ بَعْدَ

تَقْصِيْرِيْ وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ مُعْتَذِرًا
نَادِمًا مُنْكَسِرًا مُسْتَقِيْلًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيْبًا مُقِرًّا
مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا لَا اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا كَانَ مِنِّيْ
وَلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِيْ اَمْرِيْ غَيْرَ قَبُوْلِكَ
عُذْرِيْ وَاِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ
فَاقْبَلْ عُذْرِيْ وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّيْ وَفُكَّنِيْ
مِنْ شَدِّ وَثَاقِيْ يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِيْ
وَرِقَّةَ جِلْدِيْ وَدِقَّةَ عَظْمِيْ يَا مَنْ بَدَءَ خَلْقِيْ
وَذِكْرِيْ وَتَرْبِيَتِيْ وَبِرِّيْ وَتَغْذِيَتِيْ هَبْنِيْ
لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَسَالِفِ بِرِّكَ بِيْ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ
وَرَبِّيْ اَتُرَاكَ مُعَذِّبِيْ بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِيْدِكَ
وَبَعْدَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ قَلْبِيْ مِنْ مَعْرِفَتِكَ وَلَهِجَ
بِهٖ لِسَانِيْ مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهٗ ضَمِيْرِيْ
مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِيْ وَدُعَائِيْ
خَاضِعًا لِرُبُوْبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ
اَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهٗ اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ اَدْنَيْتَهٗ
اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَيْتَهٗ اَوْ تُسَلِّمَ اِلَى الْبَلَاۗءِ مَنْ

كَفَيْتَهٗ وَرَحْمَتَهٗ وَلَيْتَ شِعْرِيْ يَا سَيِّدِيْ
وَاِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ اَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلٰى وُجُوْهٍ خَرَّتْ
لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَعَلٰى اَلْسُنٍ نَطَقَتْ
بِتَوْحِيْدِكَ صَادِقَةً وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً وَعَلٰى
قُلُوْبٍ اِعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً وَعَلٰى ضَمَآئِرَ
حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً
وَعَلٰى جَوَارِحَ سَعَتْ اِلٰى اَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ
طَائِعَةً وَاَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً مَا
هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَا اُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ
يَا كَرِيْمُ يَا رَبِّ وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِيْ عَنْ قَلِيْلٍ
مِنْ بَلَآءِ الدُّنْيَا وَعُقُوْبَاتِهَا وَمَا يَجْرِيْ فِيْهَا
مِنَ الْمَكَارِهِ عَلٰى اَهْلِهَا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ بَلَآءٌ وَمَكْرُوْهٌ
قَلِيْلٌ مَكْثُهٗ يَسِيْرٌ بَقَآؤُهٗ قَصِيْرٌ مُدَّتُهٗ فَكَيْفَ
اِحْتِمَالِيْ لِبَلَآءِ الْاٰخِرَةِ وَجَلِيْلِ وُقُوْعِ الْمَكَارِهِ
فِيْهَا وَهُوَ بَلَآءٌ تَطُوْلُ مُدَّتُهٗ وَيَدُوْمُ مَقَامُهٗ
وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهٖ لِاَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ اِلَّا عَنْ غَضَبِكَ
وَانْتِقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهٰذَا مَا لَا تَقُوْمُ لَهٗ

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ يَا سَيِّدِيْ فَكَيْفَ لِيْ وَ
اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ الذَّلِيْلُ الْحَقِيْرُ الْمِسْكِيْنُ
الْمُسْتَكِيْنُ يَا اِلٰهِيْ وَرَبِّيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ
لِاَيِّ الْاُمُوْرِ اِلَيْكَ اَشْكُوْ وَلِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَاَبْكِيْ
لِاَلِيْمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهٖ اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَاۤءِ وَ
مُدَّتِهٖ فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِيْ لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِكَ
وَجَمَعْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَهْلِ بَلَآئِكَ وَفَرَّقْتَ
بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحِبَّآئِكَ وَاَوْلِيَآئِكَ فَهَبْنِيْ يَا اِلٰهِيْ
وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَرَبِّيْ صَبَرْتُ عَلٰى عَذَابِكَ
فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ وَهَبْنِيْ صَبَرْتُ عَلٰى
حَرِّ نَارِكَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى كَرَامَتِكَ
اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِي النَّارِ وَرَجَآئِيْ عَفْوُكَ فَبِعِزَّتِكَ
يَا سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ اُقْسِمُ صَادِقًا لَئِنْ تَرَكْتَنِيْ
نَاطِقًا لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ
وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَلَاَبْكِيَنَّ
عَلَيْكَ بُكَآءَ الْفَاقِدِيْنَ وَلَاُنَادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يَا
وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا غَايَةَ اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ يَا غِيَاثَ

الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا
اِلٰهَ الْعَالَمِينَ أَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا اِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ
تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيهَا
بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ
وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ
وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ وَيُنَادِي
بِلِسَانِ أَهْلِ تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ
بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ
وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ أَمْ كَيْفَ
تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ أَمْ
كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ
وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا
وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ
أَطْبَاقِهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ
زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ أَمْ كَيْفَ
يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا
هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ

مِنْ فَضْلِكَ وَلَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ
مِنْ بِرِّكَ وَاِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِيْنِ اَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ
بِهٖ مِنْ تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ وَقَضَيْتَ بِهٖ مِنْ
اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا
وَسَلَامًا وَمَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيْهَا مَقَرًّا وَلَا مُقَامًا
لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَأَهَا
مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
وَاَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ وَاَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ
قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُوْنَ
اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ
قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِيْ حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا
وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا اَنْ تَهَبَ لِيْ فِيْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهٗ
وَكُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ وَكُلَّ قَبِيْحٍ اَسْرَرْتُهٗ وَكُلَّ
جَهْلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَمْتُهٗ اَوْ اَعْلَنْتُهٗ اَخْفَيْتُهٗ اَوْ اَظْهَرْتُهٗ
وَكُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ

اَلَّذِیْنَ وَکَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا یَکُوْنُ مِنِّیْ وَجَعَلْتَهُمْ
شُهُوْدًا عَلَیَّ مَعَ جَوَارِحِیْ وَکُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ
عَلَیَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِیَ عَنْهُمْ
وَبِرَحْمَتِكَ اَخْفَیْتَهٗ وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهٗ وَاَنْ
تُوَفِّرَ حَظِّیْ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ اَنْزَلْتَهٗ اَوْ اِحْسَانٍ
فَضَّلْتَهٗ اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهٗ اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهٗ اَوْ ذَنْبٍ
تَغْفِرُهٗ اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهٗ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ
یَا اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَمَالِكَ رِقِّیْ یَا مَنْ
بِیَدِهٖ نَاصِیَتِیْ یَا عَلِیْمًا بِضُرِّیْ وَمَسْکَنَتِیْ
یَا خَبِیْرًا بِفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ
اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ
وَاَسْمَآئِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِیْ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ
بِذِکْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً
وَاَعْمَالِیْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰی تَکُوْنَ اَعْمَالِیْ
وَاَوْرَادِیْ کُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا وَّحَالِیْ فِیْ خِدْمَتِكَ
سَرْمَدًا یَا سَیِّدِیْ یَا مَنْ عَلَیْهِ مُعَوَّلِیْ یَا مَنْ
اِلَیْهِ شَکَوْتُ اَحْوَالِیْ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ قَوِّ

عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِيْ وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ
جَوَانِحِيْ وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِيْ خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ
فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ
فِيْ مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي
الْبَارِزِيْنَ وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ
وَاَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ وَاَخَافَكَ مَخَافَةَ
الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ فِيْ جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ
فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ عَبِيْدِكَ
نَصِيْبًا عِنْدَكَ وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَاَخَصِّهِمْ
زُلْفَةً لَدَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ
وَجُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِيْ
بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا
وَقَلْبِيْ بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ
وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَاغْفِرْ زَلَّتِيْ فَاِنَّكَ قَضَيْتَ
عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ
وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَارَبِّ نَصَبْتُ

وَجْهِی وَاِلَیْکَ یَا رَبِّ مَدَدْتُ یَدِی فَبِعِزَّتِکَ
اسْتَجِبْ لِی دُعَائِی وَبَلِّغْنِی مُنَایَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ
فَضْلِکَ رَجَائِی وَاکْفِنِی شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
مِنْ اَعْدَائِی یَا سَرِیْعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَا یَمْلِکُ
اِلَّا الدُّعَاءَ فَاِنَّکَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَاءُ یَا مَنْ
اِسْمُهٗ دَوَاءٌ وَذِکْرُهٗ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهٗ غِنًی اِرْحَمْ
مَنْ رَاْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُهُ الْبُکَاءُ یَا
سَابِغَ النِّعَمِ یَا دَافِعَ النِّقَمِ یَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِیْنَ
فِی الظُّلَمِ یَا عَالِمًا لَا یُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِی مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلَّی اللّٰهُ
عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَیَامِیْنَ مِنْ اٰلِهٖ وَ
سَلَّمَ تَسْلِیْمًا ٥

عرائض

عام طور سے ایک ہی عرائضہ جو حسین بن روح کی وساطت سے
پندرہ شعبان کو سپردِ آب کیا جاتا ہے لوگوں میں مشہور ہے۔ مگر ہم
قارئین کے فائدے کے لئے کئی بیش بہا اور نادر الوجود عریضے
معتبر کتابوں سے درج کرتے ہیں تاکہ مومنین کی مشکلات میں کام آئیں اور
حقیر کیلئے زادِ آخرت ہو۔ وہو ہذا :-

عریضۂ صاحب العصرؑ

یہ عریضہ شفاء الاسقام ونیز تحفۃ العوام وغیرہ میں درج ہے۔ اور عموماً مومنین ۱۵ شعبان وشبِ قدر وشبِ جمعہ میں بھی بھیجتے ہیں خواہ ضریح قبور آئمہ علیہم السلام میں ڈالا جائے خواہ آبِ جاری میں بطریقِ مشہور ڈالا جائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

کتبت الیک یامولای صلوات اللہ وسلامہ علیک مستغیثا بک وشکوت ما انزل بی مستجیرا باللہ عزوجل ثم بک من امر قد دھمنی واشغل قلبی واطال فکری وسلبنی بعض لبی وغیر خطیر نعمۃ اللہ عندی اسلمنی عند تخیل ورودہ الخلیل وتبرأ منی عند ترائی اقبالہ الی الحمیم وعجزت عن دفاعہ حیلتی وخاننی فی تحملہ صبری وقوتی فلجأت فیہ الیک وتوکلت فی المسئلۃ للہ جل ثناؤہ علیہ وعلیک فی دفاعہ عنی علما بمکانک من اللہ رب العالمین ولی التدبیر ومالک الامور واثقا بک فی المسارعۃ فی الشفاعۃ الیہ جل ثناؤہ فی امری متیقنا لاجابتہ تبارک

وتعالی ایاک باعطاء سولی وانت یا مولای
صلوات الله علیک جدیر بتحقیق ظنی وتصدیق
املی فیک فی امر (یہاں اپنی حاجت لکھئے) فیما
لاطاقة لی بحملہ ولاصبر لی علیہ وان کنت
مستحقا لہ ولاضعافہ بقبیح افعالی وتفریط
فی الواجبات التی لله عز وجل فاغثنی یا مولای
صلوات الله علیک عند اللہف وقدم المسئلة
لله عز وجل فی امری قبل حلول التلف وشماتة
الاعداء فبک بسطت النعمة علی واسئل الله جل
جلالہ لی نصرا عزیزا وفتحا قریبا فیہ بلوغ
الامال وخیر المبادی وخواتیم الاعمال
والامن من المخاوف کلھا فی کل حال انہ جل
ثناؤہ لما یشاء فعال وھو حسبی ونعم الوکیل
فی المبدء والمال

عریضہ

یہاں پر اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیں۔

عریضہ صاحب الامرؑ ڈالنے کا طریقہ

یہ طریقہ شفاء الاسقام اور تحفۃ العوام وغیرہ میں مذکور ہے کہ عریضہ آب جاری میں ڈالتے وقت اعتماد کرے کہ میں یہ عریضہ وکیل امام عصرؑ کے ہاتھ میں دیتا ہوں اور وہ ان حضرت کو یہ عریضہ بکمال احتیاط پہنچائیں گے۔ اور حضرتؑ خود بنفسہ حاجت کے پورا ہونے کے لئے متوجہ ہونگے پس آواز دے۔

یا عُثْمَانَ بْنَ سَعِیدِ الْعَمْرِی یا ان کے فرزند محمدؐ ابن عثمان یا حسین بن روح یا علی بن محمد السمری

بہرحال ان چار نوابین حضرتؑ میں سے کسی کو پکارے اور کہے۔

سَلَامٌ عَلَیْکَ اَشْهَدُ اَنَّ وَفَاتَکَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ وَاَنَّکَ حَیٌّ عِنْدَ اللّٰهِ مَرْزُوْقٌ وَقَدْ خَاطَبْتُکَ فِی حَیٰوتِکَ الَّتِیْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهٖ رُقْعَتِیْ وَحَاجَتِیْ اِلٰی مَوْلَانَا صٰحِبِ الزَّمَانِ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَسَلِّمْهَا اِلَیْهِ فَاَنْتَ الثِّقَةُ الْاَمِیْنُ ۔

اس کے بعد عریضہ ڈال دے۔

عریضہ بجناب حق سبحانہ و تعالیٰ جو عریضہ صاحب الامرؑ میں رکھکر بھیجے

نقل از شفاء الاسقام

کتاب خلاصۃ المجربات کے بعض نسخوں میں ہے کہ عریضہ امام عصرؑ کے علاوہ دوسرا عریضہ بجناب حق سبحانہ و تعالیٰ لکھے۔ اور خوشبو لگے اور اس پر تاگا لپیٹے اور عریضہ حضرت صاحب الامرؑ میں رکھکر اور پاک مٹی سے اس کو سربمہر کر کے جیسا کہ اوپر لکھا گیا آب رواں میں ڈالے عریضہ یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الی اللہ جل جلالہ و تقدست اسماؤہ وعظمت آلاؤہ من عبدہ الضعیف الفقیر السائل (یہاں پر اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے) اللھم و سیدی ومولائی وخالقی والمتکفل برزقی الیک اشکو بثی وحزنی وبک استعین علی ظالمی ومن بغی علیّ وتقوی علی ضعفی وتسلط بشرہ علیّ وتعزز علی ظلمی فانک قلت وقولک الحق ومن بغی علیہ لینصرنہ اللہ و قد علمت یا مولای انہ قد بغی علیّ ومالی من شرہ مجیر غیرک وما استعین مع

ضعفی الا بقوتک ولا حول ولا قوۃ الا بک یا علی یا عظیم اجرنی منہ وانصرنی علیہ و لا تسلمنی الی شتہ لا فقد شکوتہ الیک وانتصرت بقوتک علیہ یا مولای الغوث الغوث الغوث النصر النصر النصر یا سیدی لا اھلک و انت رجائی لا تخذل یدک عن ضعفی وارحم فقری وذلی وغربتی اللھم اقھر سلطانہ علی بسلطانک علیہ حتی افوز مع المعتصمین منہ بک یا ارحم الراحمین امنت باللہ الذی لا الہ الا ھو و انتصرت بالعلی الاعلی والجات الی العزیز الجبار وفزعت الی الباری القھار وتحصنت بمحمد و الہ علیھم السلام ورمیت من یریدنی ویکیدنی بلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

عریضہ تیر بہدف

حسب ذیل عریضہ کاغذ سفید پر لکھ کر جمعہ عروج ماہ سے ایک ہفتہ

مسلسل دریا میں قبل طلوع آفتاب ڈالے، تیر بہدف ہے وہ عریضہ یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بسم اللہ الملک الحق المبین من العبد الذلیل الی المولی الجلیل رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین۔ عریضہ ڈالتے وقت یہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَبِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ

اس کے بعد اپنا مطلب بیان کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

عریضہ نادر الوجود

(نقل از تحفۃ العوام مصدقہ آقا السید سبط حسین مجتہد طاب ثراہ)

یہ عریضہ نادر الوجود اور کمیاب ہے حتیٰکہ بحار میں بھی نہیں ہے کتاب انیس العابدین نے کتاب سعادات سے نقل کیا ہے بعض افاضل نے اس کتاب کا ترجمہ شہزادی آغا بیگم دختر شاہ عباس صفوی کے لیے کیا تھا۔ یہ عریضہ ایک پاک کاغذ پر پاک روشنائی سے لکھے بہتر ہے کہ خاکِ شفا سے لکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم توسلت الیك یا ابا القاسم محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد ابن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب النباء العظیم والصراط المستقیم وعصمۃ اللاجئین بامك سیدۃ نساء العالمین وبآبائك الطاهرین وبامهاتك الطاهرات ویٰسٓ والقرآن الحکیم والجبروت العظیم وحقیقۃ الایمان ونور النور وکتب مسطور

ان تکون سفیری الی اللہ تعالیٰ فی حاج

پس حاجت لکھ کر اس رقعہ کو گل پاک میں رکھ کے آٹ
دریا یا چاہ عمیق میں ڈال دے۔ اور عریضہ ڈالتے وقت کہے

یَا عُثْمَانَ بْنَ سَعِیْدٍ وَیَا مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ
اَوْصِلَا قِصَّتِیْ اِلٰی صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ
اللّٰہِ عَلَیْہِ :۔

عریضہ توسل زود اثر خدمت امام عصر

(نقل از شفاء الاسقام)
کتاب السعادات سے برائے ہر مہم و حاجت نقل کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم توسلت الیک یا
ابا القاسم محمد بن الحسن بن علی بن
محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن
محمد بن علی بن الحسین بن علی بن
ابی طالب النباء العظیم والصراط المستقیم
وعصمۃ اللاجین بامک سیدۃ نساء
العالمین وبآبائک الطاہرین وبامہاتک

طاہرات ویٰس والقرآن الحکیم وجبروت العظیم وحقیقۃ الایمان ونور النور وکتاب مسطور ان تکون سفیری الی اللہ ان لک عندہ مقامًا محمودًا وانت عندہ وجیہٌ فی الدنیا والاٰخرۃ الغوث الغوث لیسر الیسر الیسر لا اھلک وانت رجائی یا مولائی صاحب الزمان الامان الامان الامان صلوٰۃ اللہ علیک تکون سفیری الی اللہ تعالیٰ فی

اس مقام پر اپنی حاجت اور اپنا نام اور اپنے باپ کا نام لکھے۔ اور اس طریقہ سے ڈالے جیسا کہ گذشتہ عریضہ کے متعلق رسالہ ہذا میں لکھا جا چکا ہے۔

رقاع الاستغاثات للحاجت

(نقل از شفاء الاسقام)

فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ جس کا رزق کم ہوا اور اس پر معیشت تنگ ہو جائے یا مہم دنیا و آخرت پیش ہو تو رقعہ سفید پر وقت طلوع آفتاب آب جاری میں ڈالے مگر اس طرح عریضہ لکھے کہ اسماء ایک سطر میں کل آجائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الملک الحقّ المبین

من العبد الذلیل الی المولی الجلیل سلام
علی محمّد وعلیّ وفاطمۃ والحسن والحسین
وعلی ومحمّد وجعفر وموسٰی وعلی ومحمّد
وعلی والحسن والقائم سیدنا ومولانا
صلوات اللہ علیہم اجمعین ربّ انی
مسّنی الضّرّ والخوف فاکشف ضرّی وا
خوفی بحق محمّد وآل محمّد واسئلک بکل
نبیّ ووصیّ وصدیق وشہید ان تصلی
علی محمّد وآل محمّد یا ارحم الرّاحمین
اشفعوالی یا سادانی بالشان الذی لکم
عند اللہ فانّ لکم عند اللہ لشاناً من
الشان فقد مسّنی الضّرّ یا ساداتی واللہ
ارحم الرّاحمین فافعل بی یا ربّ

یہاں پر مطلب اور اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھ
کر دریا میں حسب دستور ڈالے ۔

عریضہ دیگر منقول از آنحضرت

صادق آل محمدؑ سے منقول ہے کہ اگر تجھ کو کوئی حاجت ہو خدا کی طرف

یا کسی امر سے تو خائف ہو تو اس عریضہ کو کاغذ پر لکھ کر مٹی میں لپیٹ کر آب جاری یا چاہ میں ڈال دے حق تعالیٰ بہت جلد فرج عنایت فرمائے گا۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اللّٰھُمّ انی اتوجّہ الیک باحبّ الاسمآء الیک واعظمہا لدیک واتقرّب واتوسّل الیک بمن اوجبت حقّہ علیک بمحمّد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وعلی ومحمّد وجعفر وموسٰی وعلی ومحمّد وعلی والحسن ومحمّد المہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین اکفنی شرّ کذا وکذا۔ اس مقام پر اپنی حاجت اور اپنا نام اور اپنے باپ کا نام لکھے۔ اور اس رقعہ کے دَوْر میں یعنی چاروں طرف یہ صورت بنائے۔ اور بعض نسخوں میں یہ صورت لکھی ہے۔

عریضہ امام رضاؑ

برائے برآمدن حاجت و مہمات و کشائش کارہائے دُنیا و آخرت لکھے۔

ھٰذہٖ رقعۃ عبدک فلان بن فلان واقض

حاجتی بحرمۃ صاحب الزمان وبحرمۃ روضۃ الامام الثامن والضامن وعترتہ یاذالجلال والاکرام وبحق جدہ المصطفیٰ وعلی المرتضیٰ وفاطمۃ الزہراء وبحقک یا قاضی حوائج الطالبین وبحرمۃ صاحب الزمان صلوات اللہ علیہم اجمعین وبحق اٰبائہ الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین یا مجیب دعوۃ المضطرین۔

عریضہ آیات

(نقل از شفاء الاسقام)

فرمایا امام جعفر صادق ع نے کہ جو شخص ان آیات کو لکھ کر دریا میں ڈالے، اگر ایک ہفتہ میں اس کا مطلب حل نہ ہو تو روز قیامت اس سے شرمندہ ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بسم اللہ الملک الحق المبین من العبد الذلیل وانت ارحم الراحمین۔ اور جب یہ عریضہ پانی میں ڈالے تو یہ کہے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ صَحْبِہِ الْمُرْضِیِّیْنَ ۔

عریضہ آیات دیگر

ایک کاغذ پر یہ لکھیں ۔ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الی المولی الجلیل ربّ انی مسّنی الضّرّ و انت ارحم الرّاحمین بحقّ محمّد و اٰلہ صلّ علی محمّد و اٰلہ واکشف ھمّی وفرّج عنّی غمّی برحمتك یاارحم الرّاحمین ۃ

اس عریضہ کو مٹی میں لپیٹ کر آب رواں یا چاہ میں ڈال دیں :۔

عریضہ رُباعی خدمت امام حسین علیہ السّلام

"نقل از شعار الاسقام"

مروی ہے کہ ایک سائل امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور یہ رباعی لکھ کر خدمت امام عالی مقام میں پیش کی ؎

لَمْ یَبْقَ مِمَّا یُبَاعُ بِحَبَّۃٍ
وَکَفَاكَ مَنْظَرُ حَالَتِیْ عَنْ مُخْبِرِیْ
اِلَّا بَقِیَّۃُ مَاءِ وَجْہٍ صُنْتُھَا
مِنْ اَنْ یُبَاعَ فَقَدْ وَجَدْتُكَ مُشْتَرِیْ

"یعنی" میرے پاس اب کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو ایک جبہ کے بدلہ بھی بیچی جا سکے. سوائے تھوڑی آبرو کہ جس کو میں نے آپ کے لئے بچا رکھا تھا پس آپ کو اس کا مشتری پایا۔

حضرت اٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے گئے اور صرہ زر طلب کیا مگر اس میں رقم تھوڑی تھی نہ چاہا کہ رقم اس سائل کو دیں. اتنے میں سائل نے دوسری رباعی لکھ کر اندر بھجوائی. ے

مَاذَا اَقُوْلُ اِذَا رَجَعْتُ وَقِيْلَ لِيْ
مَا ذَا اَصَبْتَ مِنَ الْجَوَادِ الْمُفْضِلِ
اِنْ قُلْتُ اَعْطَانِيْ كَذِبْتُ وَاِنْ اَقُلْ
بَخِلَ الْجَوَادُ بِمَالِهٖ لَمْ يُقْبَلِ

"یعنی" جب میں یہاں سے خالی ہاتھ پلٹ کر جاؤں گا تو کیا کہوں گا جبکہ لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تو نے سخی کے در سے کیا پایا؟ اگر کہتا ہوں کہ اس نے مجھ کو عطا کیا تو یہ جھوٹ ہو گا. اور اگر کہتا ہوں کہ نہیں عطا کیا تو لوگ اس کو باور نہیں کریں گے.

جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس رباعی کو پڑھا تو آپ واپس تشریف لائے اور مال کی وہ تھیلی دروازہ کی آڑ سے اس کو عطا کی اور فرمایا. ے

یَا عَبْدَ اللّٰہِ عَجِّلْ تَنَا نُعْطِیْکَ عَاجِلَ یَدِنَا

اِنْ کُنْتَ قَدْ اَمْهَلْتَنَا لَمْ یُقْلِلْ!

فَخُذِ الْقَلِیْلَ وَکُنْ کَاَنَّکَ لَمْ تَسْئَلْ

وَلَمْ تَبِعْ وَنَکُوْنُ نَحْنُ کَاَنَّنَا لَمْ نُسْئَلِ

اس زمانہ میں بھی اس واقعہ کے متعلق دو شخصوں میں نزاع ہوئی۔ ایک نے بحال اعتقاد کہا کہ گو امام حسینؑ نہیں ہیں لیکن صاحب الزمان موجود ہیں یہ کہکر اس نے پہلی رباعی لکھ کر دریا میں ڈالدی۔ کچھ دیر کے بعد دوسری رباعی بھی دریا میں ڈالدی۔ تھوڑی کے بعد کچھ مچھلیاں پانی سے نمودار ہوئیں اور انہوں نے بارہ صرۂ زر کنارِ دریا پہ ڈال دیئے۔ اللّٰھم صل علے محمد و آلِ محمد۔ پس اگر بندۂ مومن اپنی کسی حاجت کے لئے عریضہ مذکورہ لکھے تو ہر رباعی کے بعد یہ لکھے:۔

مِنَ العبد الذلیل (فلان بن فلان[1]) الی المولی الجلیل مولینا صاحب العصر و الزمان صلواۃ اللّٰہ علیہ ان یفعل بی۔

(اس کے بعد اپنی حاجت لکھے)

عریضہ کشمردیہ مختصر

"نقل از مصباح کفعمی" یہ عریضہ حضرت امیر المومنینؑ نے پسر

---

[1] فلان بن فلان کی جگہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھئے:۔

کشمرد کو تعلیم کیا تھا صورت اس کی یہ ہے کہ پاک کاغذ پر پاک قلم و دوات سے سورہ حمد و آیۃ الکرسی لکھے پھر لکھے۔

ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل و کبرہ تکبیرا۔

اس کے بعد لکھے۔ الی المولی الجلیل الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم سلام علی آل یٰسٓ محمد و علی و فاطمۃ والحسن والحسین

وعلی ومحمّد وجعفر وموسیٰ وعلی ومحمّد
وعلی والحسن ومحمد بن الحسن حجتک
یا ربّ العالمین علیٰ خلقک اللّٰھمّ انّی
اسئلک بانّی اشہد انک انت اللّٰہ الٰھی والٰہ
الاولین والاٰخرین لا الٰہ غیرک واتوجّہ
الیک بحق ھٰذہ الاسماء التی اذا دعیت
بہا اجبت واذا سئلت بہا اعطیت
لمّا صلّیت علیہم وھوّنت علیّ خروج
روحی وکنت لی قبل ذٰلک غیاثا ومجیرا
ممّن اراد ان یفرط علیّ وان یطغیٰ۔

یہ عبارت لکھ کر سورۂ یٰسٓ پڑھیں اور جو حاجت ہو اس کو بیان کریں جس دشمن کا خوف ہو اس کا ذکر کریں پھر اس عریضہ کو مٹی میں لپیٹ کر آب رواں یا کنوئیں میں ڈال دیں انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی۔

عریضہ کشمردبہ مطوّل

یہ عظیم المرتبت عریضہ وہ ہے جس کے متعلق حضرت حجّت عجل اللہ فرجہٗ نے ارشاد فرمایا ہے اگر بے جا وقت و بلا ضرورت بھیجا گیا تو میں اس شخص سے بروز حشر جواب طلب کرونگا۔ یہ عریضہ اسرار غیب میں سے ہے۔ بربادی دشمن کے لئے تیر بہدف ہے کسی

مومن کو تباہ کرنے کی غرض سے اس کو ڈالنے کی سخت ممانعت ہے۔ نیز نا اہل کو تعلیم کرنے کی بھی ممانعت ہے۔ اس عریضہ کو شیخ جعفر طوسی نے مصباح متہجد و مختصر مصباح میں تحریر فرمایا ہے۔ صورت اس کی یہ ہے کہ ایک پاک کاغذ پر بارگاہ احدیت میں حسب ذیل عریضہ تحریر کرے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الی اللہ سبحانہ وتقدست اسماؤہ رب الارباب وقاصم الجبابرۃ العظام عالم الغیب وکاشف الضر الذی سبق فی علمہ ما کان وما یکون من عبدہ الذلیل المسکین الذی انقطعت بہ الاسباب وطال علیہ العذاب وھجرہ الاھل وباینہ الصدیق الحمیم مرتھنا بذنبہ قد اوبقہ جرمہ وطلب النجاۃ فلم یجد ملجاءً ولا ملتجاءً غیر القادر علی حل العقد ومؤید الابد ففزعی الیہ واعتمادی علیہ لا ملجا ولا ملتجا الا الیہ ولا اقطع رجائی منہ اللھم انی اسئلک

بعلمك الماضی وبنورك العظیم و
بوجهك الكريم وحجتك البالغة ان
تصلی علی محمّد وال محمّد وان تاخذ
بیدی وتجعلنی ممن یقبل، توبه و
تقبل حوبه وتقیل عثوته وتکشف
کربته وتذیل ترحته وتجعل لمن
اموره فرجا ومخرجا وترد عنّی باس
هٰذا الظالم القاصم وباس الناس یا
ربّ الملائکة والناس حسبی انت و
کفی من انت حسبه یا کاشف الامور
العظام فانه لاحول ولا قوّة الّا بك

پھر اس کے بعد ایک عریضہ صاحب الزمانؑ کی خدمت میں اس
طرح پر لکھے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

توسلت بحجة الله الخلف الصالح
محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی
ابن موسی بن جعفر بن محمد بن

علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب
النبأ العظیم والصراط المستقیم والحبل
المتین وقسیم الجنة والنار اتوسل الیک
بآبائک الطاهرین الخیرین المنتجبین
وامهاتک الطاهرات الباقیات الصالحات
الذین ذکرهم الله فی کتابه فقال عزمن قائل
الباقیات الصالحات خیر عند ربک
ثوابا وخیر املا وبجدک رسول الله صلی
الله علیه واله وخیبه وخیرته من خلقه
ان تکون وسیلتی الی الله عزوجل فی کشف
ضرّی وحلّ عقدی وتفرّج حسرتی
وکشف بلیتی وتنعس ترحتی وبکهیعص
یس والقران الحکیم وبالکلمة الطیبة
وبمستقر الرحمة وجبروت العظمة
وباللوح المحفوظ وبمجاری القران و
بحقیقة الایمان وقوام البرهان وبنور
النور وبمعدن النور وبحجاب المسطور

البیت المعمور و بالسبع المثانی والقرآن العظیم و فرائض الاحکام و المتکلم بالعبرانی المترجم بالیونانی والمناجی بالسریانی وما دار فی الخطرات و ما لم یحط به الظنون من علمک المخزون وبسرک المصون وبالتوراة و الانجیل و الزبور و الفرقان یاذا الجلال والاکرام صل علی محمد وآله وخذ بیدی و فرج عنی بانوارک و اقسامک وکلماتک البالغة انک جواد کریم وحسبنا الله و نعم الوکیل ولاحول ولاقوة الا بالله العلی العظیم صلوات و سلامه علی صفوته من بریته محمد وذریته۔

دونوں رقعوں کو طے کر کے عریضہ خداوند کریم امام عصرؑ کے عریضہ کے اندر رکھیں۔ پھر دونوں کو پاک مٹی میں لپیٹ دیں اور شب جمعہ اس کو آب جاری یا کنوئیں میں ڈالیں۔ پہلے ۲ دو رکعت نماز پڑھیں جس میں اللہ اور محمد و آل محمد کی طرف پوری توجہ ہو۔ جاننا چاہیئے کہ یہ عریضہ شدید حاجت کے وقت لکھا جائے اور یقین کے ساتھ پانی میں ڈالا جائے تجربہ کیلئے ہرگز نہ ڈالا جائے۔

عریضہ کے ڈالنے کا طریقہ ص۲۷ پر گزر چکا ہے اسی طریقہ سے یہ عریضہ بھی ڈالا جائے گا۔

اعمال ماہ رمضان

اس ماہ مبارک کی فضیلت و اہمیت اظہر من الشمس ہے اس کو امت کا مہینہ بھی کہا گیا ہے۔ اور اللہ کا مہینہ بھی کہا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ یہ امت کی بخشش اور اللہ کی رحمت کا مہینہ ہے۔ اس میں ایک آیت کا ثواب ختم قرآن کے برابر، ایک سانس تسبیح کے برابر، خالی سو رہنا (بشرطیکہ عبث روزہ ترک نہ کیا ہو) عبادت کے برابر ہے۔ اس کے اعمال بہت وارد ہیں۔ ہم صرف اعمال حضرت حجت روحی فداہ پر اکتفا کرتے ہوئے چند اعمال درج کرتے ہیں:۔

دُعائے اِفتتاح

اس دعائے کثیر الفوائد میں بہترین مضامین مذکور ہیں خصوصاً امام زمانہ کے لئے دعا و ثنا ہے۔ ہر شب ضرور پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَفْتَتِحُ الثَّنَاءَ بِحَمْدِكَ وَاَنْتَ مُسَدِّدٌ لِلصَّوَابِ بِمَنِّكَ وَاَيْقَنْتُ اَنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فِيْ مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَشَدُّ الْمُعَاقِبِيْنَ فِيْ مَوْضِعِ النَّكَالِ وَالنَّقِمَةِ وَاَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِيْنَ فِيْ مَوْضِعِ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ اَللّٰهُمَّ اَذِنْتَ لِيْ فِيْ دُعَائِكَ وَمَسْئَلَتِكَ فَاسْمَعْ يَا سَمِيْعُ

مِدْحَتِيْ وَ اَجِبْ يَا رَحِيْمُ دَعْوَتِيْ وَ اَقِلْ
يَا غَفُوْرُ عَثْرَتِيْ فَكَمْ يَا اِلٰهِيْ مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ
فَرَّجْتَهَا وَ هُمُوْمٍ قَدْ كَشَفْتَهَا وَ عَثْرَةٍ
قَدْ اَقَلْتَهَا وَ رَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا وَ حَلْقَةِ
بَلَآءٍ قَدْ فَكَكْتَهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى جَمِيْعِ
نِعَمِهٖ كُلِّهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا مُضَادَّ لَهٗ
فِيْ مُلْكِهٖ وَلَا مُنَازِعَ لَهٗ فِيْ اَمْرِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِيْ خَلْقِهٖ وَلَا شَبِيْهَ
لَهٗ فِيْ عَظَمَتِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَاشِيْ فِي الْخَلْقِ اَمْرُهٗ
وَحَمْدُهٗ الظَّاهِرِ بِالْكَرَمِ مَجْدُهٗ الْبَاسِطِ
بِالْجُوْدِ يَدَهُ الَّذِيْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهٗ وَلَا
تَزِيْدُهٗ كَثْرَةُ الْعَطَاءِ اِلَّا جُوْدًا وَّكَرَمًا اِنَّهٗ
هُوَ الْعَزِيْزُ الْوَهَّابُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ قَلِيْلًا
مِنْ كَثِيْرٍ مَعَ حَاجَةٍ بِيْ اِلَيْهِ عَظِيْمَةٍ وَّغِنَاكَ

عَنْهُ قَدِيمٌ وَهُوَ عِنْدِي كَثِيرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ
سَهْلٌ يَسِيرٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِي وَتَجَاوُزَكَ
عَنْ خَطِيئَتِي وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي وَسَتْرَكَ
عَلٰى قَبِيحِ عَمَلِي وَحِلْمَكَ عَنْ كَثِيرِ جُرْمِي عِنْدَ
مَا كَانَ مِنْ خَطَايَ وَعَمْدِي اَطْمَعَنِي فِي اَنْ
اَسْئَلَكَ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ الَّذِي رَزَقْتَنِي
مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ وَعَرَّفْتَنِي
مِنْ اِجَابَتِكَ فَصِرْتُ اَدْعُوكَ اٰمِنًا وَاَسْئَلُكَ
مُسْتَاْنِسًا لَا خَائِفًا وَلَا وَجِلًا مُدِلًّا عَلَيْكَ فِيمَا
قَصَدْتُ فِيهِ اِلَيْكَ فَاِنْ اَبْطَاَ عَنِّي عَتَبْتُ بِجَهْلِي
عَلَيْكَ وَلَعَلَّ الَّذِي اَبْطَاَ عَنِّي هُوَ خَيْرٌ لِي
لِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْاُمُورِ فَلَمْ اَرَ مَوْلًى كَرِيمًا
اَصْبَرَ عَلٰى عَبْدٍ لَئِيمٍ مِنْكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ اِنَّكَ
تَدْعُونِي فَاُوَلِّي عَنْكَ وَتَتَحَبَّبُ اِلَيَّ فَاَتَبَغَّضُ
اِلَيْكَ وَتَتَوَدَّدُ اِلَيَّ فَلَا اَقْبَلُ مِنْكَ كَاَنَّ
لِيَ التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ يَمْنَعْكَ ذٰلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ
لِي وَالْاِحْسَانِ اِلَيَّ وَالتَّفَضُّلِ عَلَيَّ بِجُودِكَ

وَكَرَمِكَ فَارْحَمْ عَبْدَكَ الْجَاهِلَ وَجُدْ عَلَيْهِ
بِفَضْلِ إِحْسَانِكَ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ
مَالِكِ الْمُلْكِ مُجْرِي الْفُلْكِ مُسَخِّرِ الرِّيَاحِ
فَالِقِ الْإِصْبَاحِ دَيَّانِ الدِّينِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ
اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلٰى حِلْمِهِ بَعْدَ عِلْمِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
عَلٰى عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلٰى طُولِ
أَنَاتِهِ فِي غَضَبِهِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى مَا يُرِيدُ
اَلْحَمْدُ لِلَّهِ خَالِقِ الْخَلْقِ بَاسِطِ الرِّزْقِ فَالِقِ
الْإِصْبَاحِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ
وَالْإِنْعَامِ الَّذِي بَعُدَ فَلَا يُرٰى وَقَرُبَ فَشَهِدَ
النَّجْوٰى تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
لَيْسَ لَهُ مُنَازِعٌ يُعَادِلُهُ وَلَا شَبِيهٌ يُشَاكِلُهُ وَلَا
ظَهِيرٌ يُعَاضِدُهُ قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْأَعِزَّاءَ وَتَوَاضَعَ
لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَاءُ فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهِ مَا يَشَاءُ اَلْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي يُجِيبُنِي حِينَ أُنَادِيهِ وَيَسْتُرُ عَلَيَّ
كُلَّ عَوْرَةٍ وَأَنَا أَعْصِيهِ وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلَا
أُجَازِيهِ فَكَمْ مِنْ مَوْهِبَةٍ هَنِيئَةٍ قَدْ أَعْطَانِي

وَعَظَمَةٍ مَخُوفَةٍ قَدْ كَفَانِي وَبَهْجَةٍ مُونِقَةٍ
قَدْ اَرَانِي فَاُثْنِي عَلَيْهِ حَامِدًا وَاَذْكُرُهُ مُسَبِّحًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يُهْتَكُ حِجَابُهُ وَلَا يُغْلَقُ
بَابُهُ وَلَا يُرَدُّ سَائِلُهُ وَلَا يُخَيَّبُ اٰمِلُهُ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الْخَائِفِينَ وَيُنَجِّي الصّٰلِحِينَ
وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِينَ وَيُهْلِكُ
مُلُوكًا وَيَسْتَخْلِفُ اٰخَرِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَاصِمِ
الْجَبَّارِينَ مُبِيرِ الظَّالِمِينَ مُدْرِكِ الْهَارِبِينَ
نَكَالِ الظَّالِمِينَ صَرِيخِ الْمُسْتَصْرِخِينَ مَوْضِعِ
حَاجَاتِ الطَّالِبِينَ مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِينَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرْعَدُ السَّمَاءُ وَسُكَّانُهَا
وَتَرْجُفُ الْاَرْضُ وَعُمَّارُهَا وَتَمُوجُ الْبِحَارُ
وَمَنْ يَسْبَحُ فِي غَمَرَاتِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا
اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ وَيَرْزُقُ
وَلَا يُرْزَقُ وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ وَيُمِيتُ الْاَحْيَاءَ
وَيُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَمِيْنِكَ وَصَفِيِّكَ
وَحَبِيْبِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ
سِرِّكَ وَمُبَلِّغِ رِسَالَتِكَ اَفْضَلَ وَاَحْسَنَ وَ
اَجْمَلَ وَاَكْمَلَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَطْيَبَ وَ
اَطْهَرَ وَاَسْنٰى وَاَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى اَحَدٍ
مِنْ عِبَادِكَ وَاَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَصِفْوَتِكَ
وَاَهْلِ الْكَرَامَةِ عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ
وَصَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَاَخِيْ
رَسُوْلِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَاٰيَتِكَ الْكُبْرٰى
وَالنَّبَاءِ الْعَظِيْمِ وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ
فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سِبْطَيِ
الرَّحْمَةِ وَاِمَامَيِ الْهُدٰى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ
شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَالْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ حُجَجِكَ عَلَى
عِبَادِكَ وَأُمَنَائِكَ فِي بِلَادِكَ صَلٰوةً كَثِيرَةً
دَآئِمَةً اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى وَلِيِّ اَمْرِكَ الْقَائِمِ
الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ وَحُفَّهُ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ
وَاَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ اِلَى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ بِدِينِكَ
اِسْتَخْلِفْهُ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِ مَكِّنْ لَهُ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ
اَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ اَمْنًا يَعْبُدُكَ
لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ وَاَعْزِزْ بِهِ
وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيزًا
وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَسِيرًا وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ
سُلْطَانًا نَصِيرًا اَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ بِهِ دِينَكَ
وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتّٰى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ
الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ

اِنَّا نَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْ دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا
الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَاَهْلَهٗ
وَتَجْعَلُنَا فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰى طَاعَتِكَ
وَالْقَادَةِ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ
الْحَقِّ فَحَمِّلْنَاهُ وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَاهُ اَللّٰهُمَّ
اُلْمُمْ بِهٖ شَعَثَنَا وَاشْعَبْ بِهٖ صَدْعَنَا وَ
ارْتُقْ بِهٖ فَتْقَنَا وَكَثِّرْ بِهٖ قِلَّتَنَا وَاَعْزِزْ بِهٖ
ذِلَّتَنَا وَاَغْنِ بِهٖ عَائِلَنَا وَاقْضِ بِهٖ عَنْ مَغْرَمِنَا
وَاجْبُرْ بِهٖ فَقْرَنَا وَسُدَّ بِهٖ خَلَّتَنَا وَيَسِّرْ بِهٖ
عُسْرَنَا وَبَيِّضْ بِهٖ وُجُوْهَنَا وَفُكَّ بِهٖ اَسْرَنَا
وَاَنْجِحْ بِهٖ طَلِبَتَنَا وَاَنْجِزْ بِهٖ مَوَاعِيْدَنَا وَاسْتَجِبْ
بِهٖ دَعْوَتَنَا وَاَعْطِنَا بِهٖ سُؤْلَنَا وَبَلِّغْنَا بِهٖ
مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اٰمَالَنَا وَاَعْطِنَا بِهٖ
فَوْقَ رَغْبَتِنَا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَاَوْسَعَ
الْمُعْطِيْنَ اِشْفِ بِهٖ صُدُوْرَنَا وَاَذْهِبْ بِهٖ
غَيْظَ قُلُوْبِنَا وَاهْدِنَا بِهٖ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ

مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِىْ مَنْ تَشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَانْصُرْنَا بِهٖ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنَا اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْ اِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَشِدَّةَ الْفِتَنِ بِنَا وَتَظَاهُرَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعِنَّا عَلٰى ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِّنْكَ تُعَجِّلُهٗ وَبِضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَنَصْرٍ تُعِزُّهٗ وَسُلْطَانِ حَقٍّ تُظْهِرُهٗ وَرَحْمَةٍ مِّنْكَ تُجَلِّلُنَاهَا وَعَافِيَةٍ مِّنْكَ تُلْبِسُنَاهَا بِرَحْمَتِكَ يَاۤ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

صلوات ہر روز ماہِ رمضان

یہ جلیل القدر صلوات ہر روز ماہ رمضان میں پڑھنا چاہئے[1]

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۤئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لَبَّيْكَ يَا رَبِّ وَسَعْدَيْكَ وَسُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ

[1] نقل از مفاتیح اردو ص ۱۹۵

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا
رَحِمْتَ اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلَ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ.
اَللّٰهُمَّ امْنُنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَنَنْتَ
عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا شَرَّفْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا هَدَیْتَنَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا یَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ السَّلَامُ کُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ
غَرَبَتْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ السَّلَامُ کُلَّمَا طَرَفَتْ عَیْنٌ
اَوْ بَرَقَتْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ السَّلَامُ کُلَّمَا ذُکِرَ
السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ السَّلَامُ کُلَّمَا سَبَّحَ لِلّٰهِ
مَلَکٌ اَوْ قَدَّسَهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِی الْاَوَّلِیْنَ
وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَالسَّلَامُ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ
رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ
وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ بَلِّغْ مُحَمَّدًا نَبِیَّکَ عَنَّا
السَّلَامَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا مِنَ الْبَھَآءِ وَالنَّضْرَۃِ
وَالسُّرُوْرِ وَالْکَرَامَۃِ وَالْغِبْطَۃِ وَالْوَسِیْلَۃِ وَالْمَنْزِلَۃِ
وَالْمَقَامِ وَالشَّرَفِ وَالرِّفْعَۃِ وَالشَّفَاعَۃِ عِنْدَکَ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَفْضَلَ مَا تُعْطِیْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ
وَاَعْطِ مُحَمَّدًا فَوْقَ مَا تُعْطِی الْخَلَائِقَ مِنَ
الْخَیْرِ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً لَّا یُحْصِیْھَا غَیْرُکَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَطْیَبَ وَاَطْھَرَ
وَاَزْکٰی وَاَنْمٰی وَاَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اَحَدٍ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اَحَدٍ
مِّنْ خَلْقِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ
عَلٰی مَنْ شَرِکَ فِیْ دَمِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فَاطِمَۃَ
بِنْتِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ

وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيْهِمَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِمَامَيِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ
مَنْ وَالَاهُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمَا وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ شَرِكَ فِيْ دِمَآئِهِمَا اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ
وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ
عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ ابْنِ
مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ
عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ
الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ شَرِكَ فِيْ دَمِهٖ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ مُوْسٰى اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَوَالِ
مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ

عَلٰی مَنْ شَرِکَ فِیْ دَمِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَضَاعِفِ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِہٖ اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَعَجِّلْ فَرَجَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْقَاسِمِ وَالطَّاھِرِ ابْنَیْ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّکَ فِیْھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی ذُرِّیَّۃِ نَبِیِّکَ اَللّٰھُمَّ اخْلُفْ نَبِیَّکَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَللّٰھُمَّ مَکِّنْ لَھُمْ فِی

لے رقیہ و ام کلثوم سے مراد حضرت علی کی صاحبزادیاں ہیں کیونکہ آپ کی دختر ہیں رسول اللہ صلعم کی دختر نہیں ہے ۔ ۱۲

الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عَدَدِهِمْ وَ
اَنْصَارِهِمْ عَلَى الْحَقِّ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ اَللّٰهُمَّ
اطْلُبْ بِذَحْلِهِمْ وَوِتْرِهِمْ وَدِمَائِهِمْ
وَكُفَّ عَنَّا وَعَنْهُمْ وَعَنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ
بَأْسَ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَكُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ اَشَدُّ بَأْسًا وَاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ؕ

اعمالِ شب قدر

شب قدر انیسویں۔ اکیسویں۔ تیئیسویں شب میں ہے لہذا حسب ذیل اعمال تینوں شبوں میں بجا لائے۔

کتابِ اقبال اور زاد المعاد وغیرہ میں جنابِ رسولِ خدا سے منقول ہے کہ شب قدر میں دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد سات مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ اور بعد فارغ ہونے کے ستّر مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ حق تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخشش دے گا۔ اور غسل ان شبوں میں سنتِ مؤکدہ ہے قریب غروب آفتاب غسل کرنا سنت ہے۔ اور اسی غسل سے نماز عشا پڑھے۔ تحفۃ الدعوات میں کتاب اقبال سے نقل کیا ہے۔ حضرت امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قرآن کھول کر اپنے منہ کے سامنے ہاتھوں پہ لے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَ مَا فِیْهِ وَفِیْهِ اِسْمُكَ الْاَكْبَرُ وَاَسْمَآئُكَ الْحُسْنٰی وَمَا یُخَافُ وَیُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَآئِكَ مِنَ النَّارِ وَتَقْضِیَ حَوَائِجِیْ لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

پس حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت بر آئے گی

بعد اس کے کلام مجید بند کر کے سر پر رکھے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهٗ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهٗ فِیْهِ وَبِحَقِّكَ عَلَیْهِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ دس مرتبہ کہے بِكَ یَا اَللّٰهُ دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِعَلِیٍّ دس مرتبہ بِفَاطِمَةَ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ دس مرتبہ بِالْحُسَیْنِ دس مرتبہ بِعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ دس مرتبہ بِالْحُجَّةِ عَلَیْهِ السَّلَامُ کہے پس جو حاجت ہو

جو طلب کرے اور زیارت امام حسینؑ ان تینوں شبوں میں سنتِ موکدہ ہے۔ یعنی انیسویں[19] شب اور اکیسویں[21] و تئیسویں[23] شب اعمالِ مذکورہ تینوں شبوں کے ہیں۔ اور اعمال تئیسویں شب کے مخصوص یہ ہیں۔ کہ اوّل تو اعمال مذکورہ بجالائے بعدہٗ بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ عنکبوت[29] اور سورۂ روم[30] اور سورۂ دخان[44] اس شب پڑھے وہ اہلِ بہشت سے ہے۔ اور ہزار مرتبہ سورۂ انا انزلنا کا بھی ثوابِ عظیم رکھتا ہے اور اس شب میں دو[2] غسل سنت ہیں ایک اوّل شب اور ایک آخرِ شب اور دو[2] دو رکعت کر کے سو[100] رکعت نماز سنت ہے ہر رکعت میں بعد الحمد جو سورہ چاہے پڑھے۔ ان سو[100] رکعتوں کی فضیلت میں حدیثیں بکثرت وارد ہوئی ہیں۔ اور چاہیئے کہ سو[100] رکعتیں علاوہ نافلہ شب کے ہوں۔ بلکہ عوض میں سو[100] رکعتوں کے اپنی قضا نمازیں چھ یوم کی پڑھ سکتا ہے یا اس سے زائد بھی۔ اور بہترین اعمال اس شب میں اپنے پدر و مادر و برادران مومنین زندہ و مردہ کی طلب آمرزش اور اپنے مطالب دنیا و آخرت کے لیئے دعا کرنا ہے۔ اور وہ شخص بہت خوش نصیب ہے جو اس شب کو قرآن و نماز و عبادت خدا میں بسر کرے۔ اور اس شب میں یہ دعا پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَاَوْسِعْ لِي فِي

رِزْقِیْ وَاَصِحَّ جِسْمِیْ وَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاِنْ كُنْتُ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ فَامْحُنِیْ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ وَاكْتُبْنِیْ مِنَ السُّعَدَآءِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ۔ اور کہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مِنْ كُلِّ خَیْرٍ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ اَوْ اَنْتَ مُنْزِلُهٗ مِنْ نُوْرٍ تَهْدِیْ بِهٖ اَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُهٗ اَوْ بَلَآءٍ تَدْفَعُهٗ اَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَاكْتُبْ لِیْ مَا كَتَبْتَ لِاَوْلِیَآئِكَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ اسْتَوْجَبُوْا مِنْكَ الثَّوَابَ وَاَمِنُوْا بِرِضَاكَ عَنْهُمْ مِنْكَ الْعِقَابَ یَا كَرِیْمُ یَا كَرِیْمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِیْ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

زیارت امام حسین علیہ السلام (شب قدر)

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابْنَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ
بَرَکَاتُہٗ۔

زیارت مبسوطہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَۃِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ
وَلِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ مُحَمَّدِ ﷒الْمُصْطَفٰی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا بْنَ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا بْنَ خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ
اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ
اَنَّکَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ
وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ

وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَتّٰی اَتَاكَ الْیَقِیْنُ
فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً
ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ
فَرَضِیَتْ بِهٖ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ
الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ
الْجَاهِلِیَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ
مُدْلَهِمَّاتِ ثِیَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ
الدِّیْنِ وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِیُّ الرَّضِیُّ الزَّكِیُّ الْهَادِیُّ
الْمَهْدِیُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ
كَلِمَةُ التَّقْوٰی وَاَعْلَامُ الْهُدٰی وَالْعُرْوَةُ
الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَاُشْهِدُ
اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَنْبِیَآئَهٗ وَرُسُلَهٗ اِنِّیْ بِكُمْ
مُؤْمِنٌ وَبِاِیَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِیْنِیْ
وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَ
اَمْرِیْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ

سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَادِكُمْ وَعَلٰى شَاهِدِكُمْ وَعَلٰى غَائِبِكُمْ وَعَلٰى ظَاهِرِكُمْ وَعَلٰى بَاطِنِكُمْ. پس دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔

بعد زیارت علی بن الحسین پڑھے:۔

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَابْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنَ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ ؕ۔

پس زیارت سائر شہدا پڑھے:۔

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَاَحِبَّائَهٗ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَاَوِدَّائَهٗ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیِّ الزَّکِیِّ النَّاصِحِ الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِیْمًا فَیَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ مَعَکُمْ ۔

نیز شب قدر میں زیارت امام عصرؑ بھی پڑھے (ص ۲۹ پر دیکھیں)
ان اعمال کے حسنات بخیال طوالت تحریر نہیں کئے اس شب ہر عملِ خیر ثوابِ عظیم و درجاتِ عالی رکھتا ہے جہاں تک ممکن ہو تمام شب اعمال و تلاوت قرآن وطلب دعا میں بسر کریں۔

دُعائے سباسب

یہ دُعا شبِ قدر کی آخر راتیں میں پڑھے۔ یہ دعا تعلیم کردہ حضرت صاحب الامرؑ ہے اور نہایت طویل اور مجرب و عظیم المرتبت ہے دشمنوں کے دُور کرنے، ان کی رسوائی، سحر باطل کرنے اور مقاصدِ دینی و دنیوی پورا ہونے کے لئے نہایت مجرّب ہے

عام راتوں میں بھی آخر شب اس کا پڑھنا مستحب ہے (ص۵۳ پر گزر چکی ہے)

وداعِ ماہِ رمضان

امام عصر علیہ السلام نے اپنی ایک توقیع وقیع میں ارشاد فرمایا کہ اعمال ماہ رمضان تقریباً سب شب کو کیے جاتے ہیں۔ اس لیے وداع بھی آخر شب کرنا چاہیے۔ اگر چاند کی تحقیق نہ ہو سکے تو شب ۲۹-۳۰ دونوں راتوں کو وداع کرے۔ دعائے وداع یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ صِیَامِیْ لِشَھْرِ رَمَضَانَ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَطْلَعَ فَجْرُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِلَّا وَغَفَرْتَ لِیْ۔

اعمالِ ماہِ شوال

روایت میں ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام شب عید نہیں سوتے تھے ساری رات عبادت الٰہی میں بسر کرتے تھے۔ زاد المعاد میں امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت علیؑ بن الحسینؑ زین العابدینؑ اس رات کو احیا کرتے تھے اور صبح تک مسجد میں بسر فرماتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے "اے فرزند! آج کی رات شب قدر سے کم نہیں ہے"۔ اس رات کو غسل سنت ہے۔

روز اول شوال روز سرور و زیارات احباب ہے

کتاب تاریخ میں شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یکم شوال سنہ ۴۱ھ میں عمرو عاص وزیر معاویہ دنیا سے گزرا۔ بروایتے ۱۰ ر شوال کو حضرت امام عصرؑ کی غیبت صغریٰ واقع ہوئی۔ لہٰذا اس تاریخ میں بھی زیارت امام عصرؑ پڑھنا چاہیئے۔ (ص۷۹ پر گزر چکی ہے)۔ نیز بروز عید الفطر دعائے ندبہ پڑھنا چاہیئے (ص۱۹۶ پر گزر چکی ہے)

دعائے امام عصرؑ بروز عید الفطر

زاد المعاد میں ہے کہ حدیث معتبر ہیں امام عصر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بروز عید الفطر بعد نماز صبح اس دعا کو پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ اَمَامِیْ وَعَلِیٍّ مِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَاَئِمَّتِیْ عَنْ یَسَارِیْ اَسْتَتِرُ بِھِمْ مِنْ عَذَابِکَ وَاَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ زُلْفٰی لَا اَجِدُ اَحَدًا اَقْرَبَ اِلَیْکَ مِنْھُمْ فَھُمْ اَئِمَّتِیْ فَاٰمِنِّیْ بِھِمْ مِنْ عِقَابِکَ وَسَخَطِکَ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ اَصْبَحْتُ بِاللّٰہِ مُؤْمِنًا مُخْلِصًا عَلٰی دِیْنِ مُحَمَّدٍ

وَسُنَّتِهٖ وَعَلٰى دِيْنِ عَلِيٍّ وَسُنَّتِهٖ وَعَلٰى
دِيْنِ الْاَوْصِيَاۤءِ وَسُنَّتِهِمْ اٰمَنْتُ بِسِرِّهِمْ
وَعَلَانِيَتِهِمْ وَاَرْغَبُ اِلَى اللّٰهِ فِيْمَا رَغِبَ
فِيْهِ اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَالْاَوْصِيَاۤءُ وَلَاحَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَاعِزَّةَ وَلَامَنْعَةَ وَلَاسُلْطَانَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ وَ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ
حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُكَ
فَاَرِدْنِیْ وَاَطْلُبُ مَا عِنْدَكَ فَيَسِّرْهُ لِیْ
وَاقْضِ لِیْ حَوَائِجِیْ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ
وَقَوْلُكَ الْحَقُّ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ
فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ
الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَعَظَّمْتَ حُرْمَةَ شَهْرِ
رَمَضَانَ بِمَا اَنْزَلْتَ فِيْهِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَخَصَصْتَهٗ
وَعَظَّمْتَهٗ بِتَصْيِيْرِكَ فِيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقُلْتَ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ
الْمَلٰۤئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ

كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ
اَللّٰهُمَّ وَهٰذِهٖ اَيَّامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدِ
انْقَضَتْ وَلَيَالِيْهِ قَدْ تَصَرَّمَتْ وَ قَدْ
صِرْتُ مِنْهُ اِلٰهِيْ اِلٰى مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ
وَاَحْصٰى بِعَدَدِهٖ مِنْ عَدَدِيْ فَاَسْئَلُكَ
يَا اِلٰهِيْ بِمَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
وَاَنْ تَتَقَبَّلَ مِنِّيْ مَا تَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَيْكَ وَتَفَضَّلْ
عَلَيَّ بِتَضْعِيْفِ عَمَلِيْ وَقَبُوْلِيْ وَ تَقَرُّبِيْ وَ
قُرُبَاتِيْ وَاسْتِجَابَةِ دُعَائِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْكَ عِتْقَ
رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَمُنَّ عَلَيَّ بِالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ
وَالْاَمْنِ يَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ كُلِّ فَزَعٍ وَمِنْ كُلِّ
هَوْلٍ اَعْدَدْتَهٗ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَعُوْذُ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ وَحُرْمَةِ نَبِيِّكَ وَحُرْمَةِ الصَّالِحِيْنَ
اَنْ يَنْصَرِمَ هٰذَا الْيَوْمُ وَلَكَ قِبَلِيْ تَبِعَةٌ
تُرِيْدُ اَنْ تُؤَاخِذَنِيْ بِهَا اَوْ ذَنْبٌ تُرِيْدُ اَنْ
تُقَايِسَنِيْ بِهٖ وَتُشْقِيَنِيْ وَتَفْضَحَنِيْ بِهٖ

اَوْ خَطِيْئَةٍ تُرِيْدُ اَنْ تُقَايِسَنِيْ بِهَا وَتَقْتَصَّهَا مِنِّيْ لَمْ تَغْفِرْهَا لِيْ وَاَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الْفَعَّالِ لِمَا يُرِيْدُ الَّذِيْ تَقُوْلُ لِشَيْءٍ كُنْ فَيَكُوْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِنْ كُنْتَ رَضِيْتَ عَنِّيْ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ. اَنْ تَزِيْدَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ رِضًا وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَرْضَ عَنِّيْ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَمِنَ الْاٰنَ فَارْضَ عَنِّي السَّاعَةَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْمَجْلِسِ مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَطُلَقَائِكَ مِنْ جَهَنَّمَ وَسُعَدَاءِ خَلْقِكَ بِمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تَجْعَلَ شَهْرِيْ هٰذَا خَيْرَ شَهْرِ رَمَضَانَ عَبَدْتُكَ فِيْهِ وَصُمْتُهُ لَكَ وَتَقَرَّبْتُ بِهِ اِلَيْكَ اَسْكَنْتَنِيْ فِيْهِ اَعْظَمَهُ اَجْرًا وَاَتَمَّهُ نِعْمَةً وَاَعَمَّهُ مَغْفِرَةً وَاَكْمَلَهُ رِضْوَانًا وَاَقْرَبَهُ اِلٰى مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ شَهْرٍ

رمضان صمته لك وارزقني العود فيه
ثم العود حتى ترضى وبعد الرضا وحتى
تخرجني من الدنيا سالما وانت عني
راض وانا لك مرض اللهم اجعل فيما
تقضي وتقدر من الامر المحتوم الذي
لا يرد ولا يبدل ان تكتبني من حجاج
بيتك الحرام في هذا العام وفي كل عام
المبرور حجهم المشكور سعيهم المغفور
ذنوبهم المتقبل مناسكهم المعافين
على اسفارهم المقبلين على نسكهم المحفوظين
في انفسهم واموالهم وذراريهم وكل ما
انعمت به عليهم اللهم اقلبني من مجلسي
هذا في شهري هذا في يومي هذا في
ساعتي هذه مفلحا منجحا مستجابا لي
مغفورا ذنبي معافا من النار ومعتقا
منها عتقا لا رق بعده ابدا ولا رهبة يا
رب الارباب اللهم اني اسئلك ان تجعل

فِيمَا شِئْتَ وَاَرَدْتَ وَقَضَيْتَ وَقَدَّرْتَ
وَحَتَمْتَ وَاَنْفَذْتَ اَنْ تُطِيلَ عُمْرِي وَ
تُنْسِئَ فِي اَجَلِي وَاَنْ تُقَوِّيَ ضَعْفِي وَاَنْ تُغْنِيَ
فَقْرِي وَاَنْ تَجْبُرَ فَاقَتِي وَاَنْ تَرْحَمَ مَسْكَنَتِي
وَاَنْ تُعِزَّ ذُلِّي وَاَنْ تَرْفَعَ ضَعَتِي وَاَنْ
تُغْنِيَ عَائِلَتِي وَاَنْ تُؤْنِسَ وَحْشَتِي وَاَنْ
تُكْثِرَ قِلَّتِي وَاَنْ تُدِرَّ رِزْقِي فِي عَافِيَةٍ وَ
يُسْرٍ وَخَفْضٍ وَاَنْ تَكْفِيَنِي مَا اَهَمَّنِي مِنْ
اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي
فَاَعْجِزَ عَنْهَا وَلَا اِلَى النَّاسِ فَيَرْفُضُونِي وَاَنْ
تُعَافِيَنِي فِي دِينِي وَبَدَنِي وَجَسَدِي وَ
رُوحِي وَوُلْدِي وَاَهْلِي وَاَهْلِ مَوَدَّتِي
وَاِخْوَانِي وَجِيرَانِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِالْاَمْنِ
وَالْاِيمَانِ مَا اَبْقَيْتَنِي فَاِنَّكَ وَلِيِّي وَمَوْلَايَ
وَثِقَتِي وَرَجَائِي وَمَعْدِنُ مَسْئَلَتِي وَمَوْضِعُ

شَكْوىٰ وَمُنْتَهىٰ رَغْبَتى وَلَا تُخَيِّبْنى فى رَجائى
يا سَيِّدى وَمَوْلاىَ وَلا تُبْطِلْ طَمَعى وَرَجائى
فَقَدْ تَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ صَلَواتُ
اللّٰهِ وَسَلامُهٗ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَقَدَّمْتُهُمْ اِلَيْكَ اَمامى
وَاَمامَ حاجَتى وَطَلِبَتى وَتَضَرُّعى وَمَسْئَلَتى
فَاجْعَلْنى بِهِمْ وَجيهًا فِى الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبينَ فَاِنَّكَ مَنَنْتَ عَلَىَّ بِهِمْ فَاخْتِمْ
لى بِالسَّعادَةِ وَالسَّلامَةِ وَالْاَمْنِ وَالْاِيمانِ وَ
الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوانِ وَالسَّعادَةِ وَالْحِفْظِ
يا اَللّٰهُ اَنْتَ لِكُلِّ حاجَةٍ لَنا فَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ
آلِهٖ وَعافِنا وَلا تُسَلِّطْ عَلَيْنا اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
لا طاقَةَ لَنا بِهٖ وَاكْفِنا كُلَّ اَمْرٍ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيا
وَالْاٰخِرَةِ يا ذَا الْجَلالِ وَالْاِكْرامِ صَلِّ عَلىٰ
مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
كَاَفْضَلِ ما صَلَّيْتَ وَبارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
وَتَحَنَّنْتَ عَلىٰ اِبْراهيمَ وَآلِ اِبْراهيمَ اِنَّكَ
حَميدٌ مَجيدٌ

عید دحو الارض ۲۵ ذیقعدہ

شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے کتاب تاریخ میں فرمایا ہے۔ شیخ
ہادی التواریخ میں ہے کہ اس تاریخ زمین بچھائی گئی۔ کعبہ بھی اسی تاریخ
نصب کیا گیا۔ اول روز نزول رحمت الٰہی ہے نیز اس تاریخ
کی رات کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت عیسٰے متولد ہوئے۔
اسی تاریخ کو کشتی نوح نے کوہِ جودی پر قرار گیا۔ روایات میں ہے کہ
اسی تاریخ حضرت حجت روحی فداہ ظہور فرمائیں گے۔ لہذا مناسب
ہے کہ اس تاریخ کو بھی آپ کی زیارت پڑھی جائے۔ جو اوّل کتاب
میں گذر چکی۔ روایت میں ہے کہ اس تاریخ کا روزہ ستر برس کے روزے
کے برابر ہے۔ آج کی تاریخ اس طرح سے نماز وارد ہے کہ ۲ دو رکعت
قربت کی نیت سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد
کے پانچ دفعہ سورہ والشمس پڑھے بعد سلام یہ دعا پڑھے:۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ اَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ يَا مُجِيْبَ
الدَّعَوَاتِ اَجِبْ دَعْوَتِيْ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ
اِسْمَعْ صَوْتِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِيْ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۵

ماہ ذی الحجہ کے بعض تاریخی اہم واقعات

یکم ذی الحجہ بعض نے ولادت حضرت ابراہیمؑ خلعت خلت بھی اسی روز ملا۔

ساتویں ذی الحجہ شہادت امام محمدؐ باقر علیہ السلام، اسی تاریخ امام موسیٰ کاظم بصرہ کے قید خانہ میں داخل کیے گئے۔

آٹھویں ذی الحجہ اس تاریخ عہد رسول میں مسجد رسول میں سوائے علیؑ کے سب کے دروازے بند کیے گئے۔ اسی تاریخ کو شہادت جناب ہانی ابن عروہ ابن زیاد کے حکم سے سرزمین کوفہ پر واقع ہوئی۔ یہ روز ترویہ ہے روز توبہ وعبادت ہے۔

نویں ذی الحجہ روز عرفہ ہے۔ شہادت حضرت مسلم۔ روانگی امام حسینؑ از مکہ

دسویں ذی الحجہ عید الاضحےٰ

پندرھویں ذی الحجہ ولادت امام علی نقی علیہ السلام

اٹھارھویں ذی الحجہ عید غدیر

اکیسویں ذی الحجہ روز لبساط ہے۔

بائیسویں ذی الحجہ روز قتل ابن زیاد

چوبیسویں ذی الحجہ عید مباہلہ

پچیسویں ذی الحجہ نزول ھل اتیٰ۔ اس تاریخ اہل بیت پر خوان جنت نازل ہوا۔

چھبیسویں ذیحجہ اس تاریخ عمر بن خطاب کو خنجر لگا۔ (بقول اہلسنت)

تیئسویں ذیحجہ وفات عمر بن خطاب۔

عمل عید غدیر

مفاتیح الجنان میں ہے روز غدیر عید اللہ الاکبر ہے۔ آل محمد کی عید ہے۔ بزرگ ترین عیدوں میں سے ہے۔ خدا نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا الا یہ کہ اُسنے اس روز عید کی۔ صادق آل محمدؐ سے کسی نے پوچھا کہ آیا مسلمانوں کے لیے جمعہ، واضحیٰ و فطر کے علاوہ کوئی اور عید بھی ہے؟ حضرت نے فرمایا ہاں ایک اور عید بھی ہے جس کی حرمت سب سے بیشتر ہے راوی نے پوچھا کون سی عید؟ حضرت نے فرمایا وہ عید وہ ہے جس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو خلافت کے لئے لوگوں کے سامنے نصب کیا۔ راوی نے پوچھا کہ اس روز کیا عمل کرنا چاہیے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس دن روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور عبادت کرنا چاہیئے اور محمد و آلِ محمد پر صلوات بھیجنا چاہیئے۔ (انتہیٰ)

روایت میں ہے کہ آج کے روز کا روزہ ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ آج کے دن کا روزہ عمرِ دنیا کے روزوں کے برابر ہے۔

روز غدیر کے اعمال بکثرت وارد ہیں۔ ان میں سے حضرت

حجت علیہ السلام سے جو متعلق ہے وہ دعائے ندبہ کا پڑھنا ہے جو ص۱۹۶ پر گزر چکی ہے۔

اعمال محرّم الحرام

یکم محرّم: روز قبولیت دعا برائے حضرت زکریاؑ در بارۂ تولد حضرت یحییٰ۔ نیز روز نزول کہیعص۔ اسی تاریخ حضرت ادریسؑ داخل بہشت ہوئے۔

دوم محرّم: ورود امام حسینؑ در سرزمین کربلا۔

سوم محرّم: ورود عمر بن سعد در کربلا۔

ششم محرّم: ورود شمر بن ذی الجوشن۔

ہفتم محرّم: حسینؑ اور ان کے بچوں پر بندش آب۔

نہم محرّم: امام حسینؑ پر لشکر اعدا کا ہجوم اور مکمل حصار۔

دہم محرّم: روز شہادت فرزند بتول و تاراجی آل رسولؐ۔

پچیسویں محرّم: شہادت امام زین العابدین علیہ السلام۔

زیارتِ عاشورہ

یہ جلیل القدر زیارت حل مشکلات کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس کو چالیس روز تک ایک ہی وقت پڑھے تو انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔ اسی کتاب میں گزر چکا کہ امام زمانہؑ نے عام دنوں میں بھی اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ ویسے یہ عاشورہ کے دن کے لئے وارد ہوئی ہے۔ قبل زوال با طہارت پشت بام یا صحرا یا صحن خانہ میں قبر مطہر امام حسینؑ

کی طرف اشارہ کر کے پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوَاتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ

إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَأَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ
وَأَوْلِيَائِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ إِلَى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ وَ
لَعَنَ اللّٰهُ بَنِي أُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ
مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ
شِمْرًا وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ
وَتَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ عَظُمَ
مُصَابِي بِكَ فَأَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي أَكْرَمَ مَقَامَكَ
وَأَكْرَمَنِي أَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ إِمَامٍ
مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَى فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ وَإِلَيْكَ
بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ أَسَاسَ ذٰلِكَ
وَبَنَى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَجَرٰى فِي ظُلْمِهِ وَجَوْرِهِ

عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ
مِنْهُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ
وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَاۤئَةِ مِنْ اَعْدَاۤئِكُمْ وَ
النَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاۤئَةِ مِنْ
اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ اِنِّيْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ
وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ
وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِيْ اَكْرَمَنِيْ
بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ اَوْلِيَاۤئِكُمْ وَرَزَقَنِي الْبَرَاۤئَةَ
مِنْ اَعْدَاۤئِكُمْ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ يُّثَبِّتَ لِيْ عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُّبَلِّغَنِيَ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَنْ يَّرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِكُمْ
مَعَ اِمَامٍ مَّهْدِيٍّ ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ
وَاَسْئَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَهٗ
اَنْ يُّعْطِيَنِيْ بِمُصَابِيْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَا يُعْطِيْ
مُصَابًا بِمُصِيْبَتِهٖ مُصِيْبَةً مَّا اَعْظَمَهَا وَاَعْظَمَ
رَزِيَّتَهَا فِي الْاِسْلَامِ وَفِيْ جَمِيْعِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا
مِمَّنْ تَنَالُهٗ مِنْكَ صَلَوٰاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَمَمَاتِیْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ
هٰذَا یَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْ اُمَیَّةَ وَابْنُ اٰكِلَةِ
الْاَكْبَادِ اللَّعِیْنُ ابْنُ اللَّعِیْنِ عَلٰی لِسَانِكَ وَلِسَانِ
نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ
وَّمَوْقِفٍ وَقَفَ فِیْهِ نَبِیُّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْیَانَ وَمُعٰوِیَةَ وَیَزِیْدَ بْنَ مُعٰوِیَةَ
عَلَیْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ وَهٰذَا یَوْمٌ فَرِحَتْ
بِهٖ اٰلُ زِیَادٍ وَّاٰلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَیْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ
عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَیْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا
وَاَیَّامِ حَیٰوتِیْ بِالْبَرَآءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَیْهِمْ بِالْمُوَالَاتِ
لِنَبِیِّكَ وَاٰلِ نَبِیِّكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ پھر اس کے بعد سو دفعہ
کہے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاٰخِرَ تَابِعٍ لَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِیْ

جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلَى قَتْلِهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعًا پس اسکے بعد سو مرتبہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيَارَتِكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ پھر کہے اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي وَابْدَأْ بِهِ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا وَاٰلَ اَبِي سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اس کے بعد سجدے میں چلا جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ لَكَ عَلَى مُصَابِهِمُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى عَظِيمِ رَزِيَّتِي اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُودِ وَثَبِّتْ لِي قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِينَ بَذَلُوا مُهَجَهُمْ دُونَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوبِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ وَيَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وَيَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَيَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَ بِالْاُفُقِ الْمُبِينِ وَيَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَيَا مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَيَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَ يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ يَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَاْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلِيٍّ

اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَ

وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَاِنِّيْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ

اِلَيْكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ

اِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَيْكَ

وَبِالشَّانِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِيْ

لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِيْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عِنْدَهُمْ وَبِهٖ خَصَصْتَهُمْ

دُوْنَ الْعٰلَمِيْنَ وَبِهٖ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ

مِنْ فَضْلِ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ

الْعٰلَمِيْنَ جَمِيْعًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ

وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ اُمُوْرِيْ وَتَقْضِيَ عَنِّيْ

دَيْنِيْ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ

الْفَاقَةِ وَتُغْنِيَنِيْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ

وَتَكْفِيَنِيْ هَمَّ مَنْ اَخَافُ هَمَّهٗ وَعُسْرَ مَنْ

اَخَافُ عُسْرَهٗ وَحُزُوْنَةَ مَنْ اَخَافُ حُزُوْنَتَهٗ

وَشَرِّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهٗ وَمَكْرِ مَنْ اَخَافُ
مَكْرَهٗ وَبَغْيِ مَنْ اَخَافُ بَغْيَهٗ وَجَوْرِ مَنْ
اَخَافُ جَوْرَهٗ وَسُلْطَانِ مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَهٗ
وَكَيْدِ مَنْ اَخَافُ كَيْدَهٗ وَمَقْدُرَةِ مَنْ اَخَافُ
مَقْدُرَتَهٗ عَلَيَّ وَتَرُدَّ عَنِّيْ كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَ
مَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِيْ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ
فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهٗ وَمَكْرَهٗ وَبَاْسَهٗ
وَاَمَانِيَّهٗ وَامْنَعْهُ عَنِّيْ كَيْفَ شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ
اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّيْ بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُهٗ وَبِبَلَاءٍ
لَا تَسْتُرُهٗ وَبِفَاقَةٍ لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَا تُعَافِيْهِ
وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهٗ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ
بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ
وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِيْ بَدَنِهٖ حَتّٰى تَشْغَلَهٗ عَنِّيْ
بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَهٗ وَاَنْسِهٖ ذِكْرِيْ كَمَا
اَنْسَيْتَهٗ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّيْ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ
وَلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَرِجْلِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهٖ
وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا تَشْفِهٖ

حَتّٰی تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهٗ شُغْلًا شَاغِلًا بِهٖ عَنِّیْ وَعَنْ ذِکْرِیْ وَاکْفِنِیْ یَا کَافِیَ مَا لَا یَکْفِیْ سِوَاكَ فَاِنَّكَ اَلْکَافِیْ لَا کَافِیَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِیْثٌ لَا مُغِیْثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ کَانَ جَارُهٗ سِوَاكَ وَمُغِیْثُهٗ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهٗ اِلٰی سِوَاكَ وَمَهْرَبُهٗ اِلٰی سِوَاكَ وَمَلْجَاُهٗ اِلٰی غَیْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَیْرِكَ فَاَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ وَمَفْزَعِیْ وَمَهْرَبِیْ وَمَلْجَایَ وَمَنْجَایَ فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّکْرُ وَاِلَیْكَ الْمُشْتَکٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَکْشِفَ عَنِّیْ غَمِّیْ وَهَمِّیْ وَکَرْبِیْ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا کَمَا کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّكَ هَمَّهٗ وَغَمَّهٗ وَکَرْبَهٗ وَکَفَیْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ فَاکْشِفْ عَنِّیْ کَمَا کَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّیْ کَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ

وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ مَا أَخَافُ
هَوْلَهُ وَمَؤُنَةَ مَا أَخَافُ مَؤُنَتَهُ وَهَمَّ مَا أَخَافُ
هَمَّهُ بِلَا مَؤُنَةٍ عَلَى نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِي
بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا أَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ أَمْرِ
آخِرَتِي وَدُنْيَايَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ أَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ
زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي
حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَمِتْنِي مَمَاتَهُمْ وَ
تَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ وَ
لَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
أَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَمُتَوَسِّلًا إِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمَا
وَمُتَوَجِّهًا إِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا إِلَى اللّٰهِ فِي
حَاجَتِي هٰذِهِ فَاشْفَعَا لِي فَإِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ
الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ وَالْجَاهَ الْوَجِيهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيعَ
وَالْوَسِيلَةَ إِنِّي أَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَ

قضائہا و نجاحہا من اللہ بشفاعتکما لی الی اللہ فی ذلک فلا اخیب ولا یکون منقلبی منقلبا خائبا خاسرا بل یکون منقلبی منقلبا راجحا مفلحا منجحا مستجابا بقضاء جمیع حوائجی وتشفعا لی الی اللہ انقلبت علی ما شاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مفوضا امری الی اللہ ملجئا ظہری الی اللہ متوکلا علی اللہ واقول حسبی اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعی لیس لی وراء اللہ ووراءکم یا سادتی منتہی ما شاء ربی کان وما لم یشا لم یکن و ولا حول ولا قوۃ الا باللہ استودعکما اللہ ولا جعلہ اللہ اخر العہد منی الیکما انصرفت یا سیدی یا امیر المومنین ومولای وانت یا ابا عبد اللہ یا سیدی وسلامی علیکما متصل ما اتصل اللیل والنہار واصل ذلک الیکما غیر محجوب عنکما سلامی انشاء اللہ واسئلہ بحقکما ان یشاء ذلک ویفعل فانہ حمید مجید انقلبت یا سیدی عنکما تائبا حامدا للہ شاکرا راجیا للاجابۃ غیر ایس ولا قانط

أَبَداً عَائِدٌ رَاجِعاً اِلٰی زِیَارَتِکُمَا غَیْرُ رَاغِبٍ عَنْکُمَا وَلَا عَنْ زِیَارَتِکُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا سَادَتِیْ رَغِبْتُ اِلَیْکُمَا وَاِلٰی زِیَارَتِکُمَا بَعْدَ اَنْ زَھِدَ فِیْکُمَا وَفِیْ زِیَارَتِکُمَا اَھْلُ الدُّنْیَا فَلَا خَیَّبَنِیَ اللّٰہُ مَا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ فِیْ زِیَارَتِکُمَا اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ ۞

زیارتِ ناحیہ

یہ زیارت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ سے وارد ہے عصر روز عاشورہ پڑھنا چاہیئے:۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَۃِ اللّٰہِ مِنْ خَلِیْقَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی شَیْثٍ وَلِیِّ اللّٰہِ وَخِیَرَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِدْرِیْسَ الْقَائِمِ بِحُجَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ الْمُجَابِ فِیْ دَعْوَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی ھُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰہِ بِمَعُوْنَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی صَالِحٍ الَّذِیْ تَوَّجَہُ اللّٰہُ بِکَرَامَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ حَبَاہُ اللّٰہُ بِخُلَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْمٰعِیْلَ الَّذِیْ فَدَاہُ اللّٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ مِنْ جَنَّتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْحَاقَ الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰہُ النُّبُوَّۃَ فِیْ ذُرِّیَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْقُوْبَ الَّذِیْ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ بِرَحْمَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یُوْسُفَ الَّذِیْ نَجَّاہُ اللّٰہُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ فَلَقَ اللّٰہُ الْبَحْرَ لَہٗ بِقُدْرَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی ھٰرُوْنَ الَّذِیْ خَصَّہُ اللّٰہُ بِنُبُوَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعَیْبِ الَّذِیْ نَصَرَہُ اللّٰہُ عَلٰی اُمَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی دَاوٗدَ الَّذِیْ تَابَ اللّٰہُ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی سُلَیْمَانَ الَّذِیْ ذَلَّتْ لَہُ الْجِنُّ بِعِزَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَیُّوْبَ الَّذِیْ شَفَاہُ اللّٰہُ مِنْ عِلَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یُوْنُسَ الَّذِیْ اَنْجَزَ اللّٰہُ مَضْمُوْنَ عِدَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی زَکَرِیَّا الصَّابِرِ فِیْ مِحْنَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی یَحْیٰی الَّذِیْ اَزْلَفَہُ اللّٰہُ بِشَہَادَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی عُزَیْرِ الَّذِیْ اَحْیَاہُ اللّٰہُ بَعْدَ مِیْتَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ وَکَلِمَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ وَصَفْوَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ خُصَّ بِاُخُوَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ اِبْنَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِیِّ اَبِیْہِ وَ خَلِیْفَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ الَّذِیْ سَمَحَتْ نَفْسُہٗ بِمُھْجَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ فِیْ سِرِّہٖ وَعَلَانِیَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَ اللّٰہُ الشِّفَاءَ فِیْ تُرْبَتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاِجَابَۃُ تَحْتَ قُبَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاَئِمَّۃُ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ سَیِّدِ الْاَوْصِیَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی
اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی
اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ جَنَّۃِ الْمَاْوٰی اَلسَّلَامُ
عَلَی ابْنِ زَمْزَمَ وَالصَّفَا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَھْتُوْکِ الْخِبَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی خَامِسِ اَصْحَابِ الْکِسَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی غَرِیْبِ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَھِیْدِ
الشُّھَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی قَتِیْلِ الْاَدْعِیَاءِ

السَّلَامُ عَلٰى سَاكِنِ كَرْبَلَاءَ السَّلَامُ عَلٰى مَنْ
بَكَتْهُ مَلٰئِكَةُ السَّمَاءِ السَّلَامُ عَلٰى مَنْ ذُرِّيَّتُهُ
الْاَزْكِيَاءُ السَّلَامُ عَلٰى يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ
السَّلَامُ عَلٰى مَنَازِلِ الْبَرَاهِيْنِ السَّلَامُ عَلَى
الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْجُيُوْبِ
الْمُضَرَّجَاتِ السَّلَامُ عَلَى الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ
السَّلَامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَمَاتِ السَّلَامُ
عَلَى الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ السَّلَامُ عَلَى
الدِّمَاءِ السَّائِلَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ
السَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوْسِ الْمُشَالَاتِ السَّلَامُ عَلَى
النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ السَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبْنَائِكَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى ذُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِيْنَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُضَاجِعِيْنَ
السَّلَامُ عَلَى الْقَتِيْلِ الْمَظْلُوْمِ السَّلَامُ عَلٰى اَخِيْهِ
الْمَسْمُوْمِ السَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ الْكَبِيْرِ السَّلَامُ عَلٰى

الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَبْدَانِ السَّلِيبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَدَّلِينَ فِي الْفَلَوَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّازِحِينَ عَنِ الْاَوْطَانِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَا اَكْفَانٍ اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَظْلُومِ بِلَا نَاصِرٍ اَلسَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ التُّرْبَةِ الزَّاكِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنِ افْتَخَرَ بِهِ جَبْرَئِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ نَاغَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ اُرِيقَ بِالظُّلْمِ دَمُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَرَّعِ بِكَاسَاتِ الرِّمَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُورِ فِي الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ دَفَنَهُ اَهْلُ الْقُرٰى اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتِينِ

السلام على المحامي بلا معين السلام على
الشيب الخضيب السلام على الخد التريب السلام
على البدن التريب السلام على الثغر المقروع
بالقضيب السلام على الرأس المرفوع السلام
على الأجسام العارية في الفلوات تنهشها
الذئاب العاديات وتختلف إليها السباع
الضاريات السلام عليك يا مولاي وعلى
الملائكة المرفوفين حول قبتك الحافين
بتربتك الطائفين بعرصتك الواردين
لزيارتك السلام عليك فإني قصدت إليك
ورجوت الفوز لديك السلام عليك سلام
العارف بحرمتك المخلص في ولايتك المتقرب
إلى الله بمحبتك البريء من أعدائك سلام
من قلبه مقروح ودمعه عند ذكرك مسفوح
سلام المفجوع الحزين الواله المستكين
سلام من لو كان معك بالطفوف لوقى بنفسه
حد السيوف وبذل حشاشته دونك

لِلْحُتُوفِ وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنَصَرَكَ
عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْكَ وَفَدَاكَ بِرُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ
وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَرُوْحُهٗ لِرُوْحِكَ فِدَاءٌ
وَاَهْلُهٗ لِاَهْلِكَ وِقَاءٌ فَلَئِنْ اَخَّرَتْنِي الدُّهُوْرُ
وَعَاقَتْنِيْ عَنْ نَصْرِكَ الْمَقْدُوْرُ وَلَمْ اَكُنْ
لِمَنْ حَارَبَكَ مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ
مُنَاصِبًا فَلَاَنْدُبَنَّكَ صَبَاحًا وَّمَسَاءً
وَلَاَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوْعِ دِمَاءً حَسْرَةً
عَلَيْكَ وَتَاَسُّفًا عَلٰى مَا دَهَاكَ وَتَلَهُّفًا
حَتّٰى اَمُوْتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْاِكْتِئَابِ
اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ
الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ وَاَطَعْتَ اللهَ وَمَا عَصَيْتَهٗ
وَتَمَسَّكْتَ بِهٖ فَاَرْضَيْتَهٗ وَخَشِيْتَهٗ وَرَاقَبْتَهٗ
وَاسْتَجَبْتَهٗ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ وَاَطْفَاْتَ
الْفِتَنَ وَدَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ وَاَوْضَحْتَ
سُبُلَ السَّدَادِ وَجَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ

الْجِهَادِ وَكُنْتَ لِلّٰهِ طَائِعًا وَلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ تَابِعًا وَلِقَوْلِ أَبِيكَ سَامِعًا
وَإِلَىٰ وَصِيَّةِ أَخِيكَ مُسَارِعًا وَلِعِمَادِ الدِّينِ
رَافِعًا وَلِلطُّغْيَانِ قَامِعًا وَلِلطُّغَاةِ مُقَارِعًا
وَلِلْأُمَّةِ نَاصِحًا وَفِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحًا
وَلِلْفُسَّاقِ مُكَافِحًا وَبِحُجَجِ اللّٰهِ قَائِمًا وَلِلْإِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِينَ رَاحِمًا وَلِلْحَقِّ نَاصِرًا وَعِنْدَ
الْبَلَاءِ صَابِرًا وَلِلدِّينِ كَالِئًا وَعَنْ حَوْزَتِهٖ
مُرَامِيًا تَحُوطُ الْهُدَىٰ وَتَنْصُرُهُ وَتَبْسُطُ
الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهُ وَتَنْصُرُ الدِّينَ وَتُظْهِرُهُ
وَتَكُفُّ الْعَابِثَ وَتَزْجُرُهُ وَتَأْخُذُ لِلدَّنِيِّ
مِنَ الشَّرِيفِ وَتُسَاوِي فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ
وَالضَّعِيفِ كُنْتَ رَبِيعَ الْأَيْتَامِ وَعِصْمَةَ
الْأَنَامِ وَعِزَّ الْإِسْلَامِ وَمَعْدِنَ الْأَحْكَامِ
وَحَلِيفَ الْإِنْعَامِ سَالِكًا طَرَائِقَ جَدِّكَ
وَأَبِيكَ مُشْبِهًا فِي الْوَصِيَّةِ لِأَخِيكَ وَفِيَّ الذِّمَمِ
رَضِيَّ الشِّيَمِ ظَاهِرَ الْكَرَمِ مُتَهَجِّدًا فِي الظُّلَمِ

قَوِيمَ الطَّرَائِقِ كَرِيمَ الْخَلَائِقِ عَظِيمَ
السَّوَابِقِ شَرِيفَ النَّسَبِ مُنِيفَ الْحَسَبِ
رَفِيعَ الرُّتَبِ كَثِيرَ الْمَنَاقِبِ مَحْمُودَ الضَّرَائِبِ
جَزِيلَ الْمَوَاهِبِ حَلِيمٌ رَشِيدٌ مُنِيبٌ جَوَادٌ
شَدِيدٌ عَلِيمٌ إِمَامٌ شَهِيدٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ
حَبِيبٌ مَهِيبٌ كُنْتَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَلَدًا وَلِلْقُرْآنِ سَنَدًا وَلِلْأُمَّةِ عَضُدًا
وَفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا لِلْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ
نَاكِبًا عَنْ سُبُلِ الْفُسَّاقِ بَاذِلًا لِلْمَجْهُودِ طَوِيلَ
الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زُهْدَ
الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاظِرًا إِلَيْهَا بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِينَ
عَنْهَا آمَالُكَ عَنْهَا مَكْفُوفَةٌ وَهِمَّتُكَ عَنْ زِينَتِهَا
مَصْرُوفَةٌ وَأَلْحَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا مَطْرُوفَةٌ
وَرَغْبَتُكَ فِي الْآخِرَةِ مَعْرُوفَةٌ حَتَّى إِذَا الْجَوْرُ
مَدَّ بَاعَهُ وَأَسْفَرَ الظُّلْمُ قِنَاعَهُ وَدَعَى الْغَيُّ
أَتْبَاعَهُ وَأَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ
وَلِلظَّالِمِينَ مُبَايِنٌ جَلِيسُ الْبَيْتِ وَالْمِحْرَابِ

مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ تُنْكِرُ
الْمُنْكَرَ بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ عَلٰى حَسَبِ طَاقَتِكَ
وَاِمْكَانِكَ ثُمَّ اقْتَضَاكَ الْعِلْمُ لِلْاِنْكَارِ وَلَزِمَكَ
اَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ فَسِرْتَ فِيْ اَوْلَادِكَ وَاَهَالِيْكَ
وَشِيْعَتِكَ وَمَوَالِيْكَ وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَ
الْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ اِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ وَاَمَرْتَ بِاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَالطَّاعَةِ
لِلْمَعْبُوْدِ وَنَهَيْتَ الْخَبَائِثَ وَالطُّغْيَانِ وَوَاجَهُوْكَ
بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ بَعْدَ
الْاِيْعَادِ اِلَيْهِمْ وَتَاْكِيْدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فَنَكَثُوْا
ذِمَامَكَ وَبَيْعَتَكَ وَاَسْخَطُوْا رَبَّكَ وَجَدَّكَ
وَبَدَؤُوْكَ بِالْحَرْبِ فَثَبَتَّ لِلطَّعْنِ وَالضَّرْبِ
وَطَحَنْتَ جُنُوْدَ الْفُجَّارِ وَاقْتَحَمْتَ قَسْطَلَ
الْغُبَارِ مُجَالِدًا بِذِي الْفَقَارِ كَاَنَّكَ عَلِيُّنِ الْمُخْتَارُ
فَلَمَّا رَاَوْكَ ثَابِتَ الْجَاْشِ غَيْرَ خَائِفٍ وَلَا
خَاشٍ نَصَبُوْا لَكَ غَوَائِلَ مَكْرِهِمْ وَقَاتَلُوْكَ
بِكَيْدِهِمْ وَشَرِّهِمْ وَاَمَرَ اللَّعِيْنُ جُنُوْدَهٗ

فمنعوك الماء و وروده و ناجزوك القتال
و عاجلوك النزال و رشقوك بالسهام والنبال
و بسطوا اليك اكف الاصطلام و لم يرعوا لك
ذماما و لا راقبوا فيك اثاما في قتلهم
اولياءك و نهبهم رحالك و انت مقدم
في الهبوات و محتمل للاذيات قد عجبت
من صبرك ملائكة السماوات فاحدقوا
بك من كل الجهات و اثخنوك بالجراح
و حالوا بينك و بين الرواح و لم يبق
لك ناصر و انت صابر محتسب تذب
عن نسوتك و اولادك حتى نكسوك عن
جوادك فهويت الى الارض جريحا
تطؤك الخيول بحوافرها و تعلوك
الطغاة ببواترها قد رشح للموت جبينك
و اختلفت بالانقباض والانبساط شمالك
و يمينك تدير طرفا خفيا الى رحلك
و بيتك و قد شغلت بنفسك عن

وُلْدِكَ وَاَهَالِيْكَ وَاَسْرَعَ فَرَسُكَ
شَارِدًا اِلٰى خِيَامِكَ مُحَمْحِمًا بَاكِيًا فَلَمَّا
رَاَيْنَ النِّسَاءُ جَوَادَكَ مَخْزِيًّا وَسَرْجَكَ عَلَيْهِ
مَلْوِيًّا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ
عَلَى الْخُدُوْدِ لَاطِمَاتٍ عَنِ الْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ
وَبِالْعَوِيْلِ دَاعِيَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ
وَاِلٰى مَصْرَعِكَ مُبَادِرَاتٍ وَالشِّمْرُ جَالِسٌ
عَلٰى صَدْرِكَ وَمُوْلِغٌ سَيْفَهٗ عَلٰى نَحْرِكَ قَابِضٌ
عَلٰى شَيْبَتِكَ بِيَدِهٖ ذَابِحٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهٖ
قَدْ سَكَنَتْ حَوَاسُّكَ وَخَفِيَتْ اَنْفَاسُكَ
وَرُفِعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَاْسُكَ وَسُبِيَ اَهْلُكَ
كَالْعَبِيْدِ وَصُفِّدُوْا فِي الْحَدِيْدِ فَوْقَ
اَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ
الْهَاجِرَاتِ يُسَاقُوْنَ فِي الْبَرَارِيْ وَالْفَلَوَاتِ
اَيْدِيْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ
فِي الْاَسْوَاقِ فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ
لَقَدْ قَتَلُوْا بِقَتْلِكَ الْاِسْلَامَ وَعَطَّلُوْا

الصلوات والصیام ونقضوا السنن والاحکام
وهدموا قواعد الایمان وحرفوا آیات
القرآن وهمجوا فی البغی والعدوان لقد
اصبح رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
من اجلك موتورا وعاد کتاب الله مهجورا
وغودر الحق اذ قهرت مقهورا وفقد
لفقدك التکبیر والتهلیل والتحریم والتحلیل
والتنزیل والتأویل وظهر بعدك التغییر
والتبدیل والالحاد والتعطیل والاهواء
والاضالیل والفتن والاباطیل فقام ناعیك
عند قبر جدك الرسول صلی الله علیه
وآله فنعاك الیه بالدمع الهطول قائلا
یا رسول الله قتل سبطك وفتاك واستبیح
اهلك وحماك وسبیت بعدك ذراریك
ووقع المحذور بعترتك وذویك فانزعج
الرسول وبکی قلبه المهول وعزاه بك
الملائکة والانبیاء وفجعت بك امك

الزَّهْرَآءُ وَاخْتَلَفَتْ جُنُودُ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ
تُعَزِّيْ اَبَاكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاُقِيْمَتْ لَكَ
الْمَاْتَمُ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُوْرُ
الْعِيْنُ وَبَكَتِ السَّمَآءُ وَسُكَّانُهَا وَالْجِنَانُ وَخُزَّانُهَا
وَالْهِضَابُ وَاَقْطَارُهَا وَالْبِحَارُ وَحِيْتَانُهَا
وَمَكَّةُ وَبُنْيَانُهَا وَالْجِنَانُ وَوِلْدَانُهَا وَالْبَيْتُ
وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ وَالْحِلُّ وَالْاِحْرَامُ
اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هٰذَا الْمَكَانِ الْمُنِيْفِ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ
وَاَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ
وَيَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلِكَ
اِلَى الْعَالَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَبِاَخِيْهِ الْاَنْزَعِ
الْبَطِيْنِ الْعَالِمِ الْمَكِيْنِ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِالْحَسَنِ
الزَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِيْنَ وَبِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَكْرَمِ
الْمُسْتَشْهَدِيْنَ وَبِاَوْلَادِهِ الْمَقْتُوْلِيْنَ

وَبِعِتْرَتِهِ الْمَظْلُومِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ
الْاَوَّابِينَ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ
الصَّادِقِينَ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ
الْبَرَاهِينِ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى نَاصِرِ الدِّينِ
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِينَ وَعَلِيِّ بْنِ
مُحَمَّدٍ اَزْهَدِ الزَّاهِدِينَ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَارِثِ الْمُسْتَخْلَفِينَ وَالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِينَ
الْاَبَرِّينَ آلِ طٰهٰ وَيٰسٓ وَاَنْ تَجْعَلَنِي فِي الْقِيٰمَةِ
مِنَ الْآمِنِينَ الْمُطْمَئِنِّينَ الْفَائِزِينَ الْفَرِحِينَ
الْمُسْتَبْشِرِينَ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِي فِي الْمُسْلِمِينَ
وَاَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ
فِي الْآخِرِينَ وَانْصُرْنِي عَلَى الْبَاغِينَ وَاكْفِنِي
كَيْدَ الْحَاسِدِينَ وَاصْرِفْ عَنِّي مَكْرَ الْمَاكِرِينَ
وَاقْبِضْ عَنِّي اَيْدِيَ الظَّالِمِينَ وَاجْمَعْ بَيْنِي
وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِينِ فِي اَعْلَى عِلِّيِّينَ

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَ
الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُقْسِمُ عَلَیْكَ
بِنَبِیِّكَ الْمَعْصُوْمِ وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ وَنَھْیِكَ
الْمَكْتُوْمِ وَبِھٰذَا الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ الْمُوَسَّدِ
فِیْ كَنَفِهِ الْاِمَامُ الْمَعْصُوْمُ الْمَقْتُوْلُ الْمَظْلُوْمُ اَنْ
تَكْشِفَ مَا بِیْ مِنَ الْغُمُوْمِ وَتَصْرِفَ عَنِّیْ
شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ ذَاتِ
السَّمُوْمِ اَللّٰھُمَّ جَلِّلْنِیْ بِنِعْمَتِكَ وَرَضِّنِیْ
بِقَسْمِكَ وَتَغَمَّدْنِیْ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَبَاعِدْنِیْ
مِنْ مَكْرِكَ وَنِقْمَتِكَ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ
الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِیْ فِی الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَافْسَحْ
لِیْ فِیْ مُدَّةِ الْاَجَلِ وَاَعْفِنِیْ مِنَ الْاَوْجَاعِ
وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِیْ بِمَوَالِیَّ وَبِفَضْلِكَ اَفْضَلَ
الْاَمَلِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَارْحَمْ عَبْرَتِیْ وَاَقِلْ عَثْرَتِیْ وَ
نَفِّسْ كُرْبَتِیْ وَاغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ

فِي ذُرِّيَّتِي اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِي فِي هٰذَا
الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْبًا إِلَّا
غَفَرْتَهُ وَلَا عَيْبًا إِلَّا سَتَرْتَهُ وَلَا غَمًّا إِلَّا
كَشَفْتَهُ وَلَا رِزْقًا إِلَّا بَسَطْتَهُ وَلَا جَاهًا إِلَّا
عَمَرْتَهُ وَلَا فَسَادًا إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا أَمَلًا
إِلَّا بَلَّغْتَهُ وَلَا دُعَاءً إِلَّا أَجَبْتَهُ وَلَا مُضَيَّقًا إِلَّا
فَرَّجْتَهُ وَلَا شَمْلًا إِلَّا جَمَعْتَهُ وَلَا أَمْرًا إِلَّا
أَتْمَمْتَهُ وَلَا مَالًا إِلَّا كَثَّرْتَهُ وَلَا خُلُقًا إِلَّا
أَحْسَنْتَهُ وَلَا إِنْفَاقًا إِلَّا أَخْلَفْتَهُ وَلَا حَالًا
إِلَّا أَخَّرْتَهُ وَلَا سُوءًا إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا حَسُودًا
إِلَّا قَمَعْتَهُ وَلَا عَدُوًّا إِلَّا أَرْدَيْتَهُ وَلَا شَرًّا
إِلَّا كَفَيْتَهُ وَلَا مَرَضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ وَلَا بَعِيدًا
إِلَّا أَدْنَيْتَهُ وَلَا شَعَثًا إِلَّا لَمَمْتَهُ وَلَا سُؤَالًا
إِلَّا أَعْطَيْتَهُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ
وَثَوَابَ الْآجِلَةِ اَللّٰهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنِ
الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ جَمِيعِ الْأَنَامِ اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا

وَيَقِيْنًا شَافِيًا وَعَمَلًا زَاكِيًا وَصَبْرًا جَمِيْلًا
وَاَجْرًا جَزِيْلًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ
عَلَیَّ وَزِدْنِیْ اِحْسَانَكَ وَكَرَمَكَ اِلَیَّ وَاجْعَلْ
قَوْلِیْ فِی النَّاسِ مَسْمُوْعًا وَعَمَلِیْ عِنْدَكَ مَرْفُوْعًا
وَاَثَرِیْ فِی الْخَيْرَاتِ مَتْبُوْعًا وَعَدُوِّیْ
مَقْمُوْعًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
الْاَخْيَارِ فِیْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ وَ
اكْفِنِیْ شَرَّ الْاَشْرَارِ وَطَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ
وَالْاَوْزَارِ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَحِلَّنِیْ دَارَ
الْقَرَارِ وَاغْفِرْ لِیْ وَلِجَمِيْعِ اِخْوَانِیْ فِيْكَ وَاَخَوَاتِیْ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

نمازِ شب کا طریقہ

چونکہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ نے نماز شب پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے (جیسا کہ گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے) اس لیے یہ خاص نماز ذرا تفصیل کے ساتھ درج کی جاتی ہے خداوند تعالیٰ مومنین کو اس کے پڑھنے کی توفیق عطا کرے۔

اس نماز کا وقت آدھی رات گذرنے کے بعد داخل ہوتا ہے

جتنا صبح کے قریب ہو بہتر ہے۔ معذور شخص کے لئے نصف شب سے قبل پڑھنے کی اجازت ہے۔ اگر نمازِ صبح میں چار رکعت کا وقت رہ گیا ہے تو پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ پوری نماز ادا محسوب ہوگی لہٰذا اذان سے پندرہ منٹ پہلے بھی اگر شروع کرے تو ٹھیک ہے۔

نمازِ شب کا مختصر طریقہ

پہلے دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعت صبح کی نماز کی طرح پڑھے اگر وقت کم ہے یا عجلت مطلوب ہے تو حمد کے بعد کا چھوٹا سورہ بھی حذف کر سکتا ہے۔ اس کے بعد دو رکعت بغیر قنوت کے نمازِ شفع کی نیت سے پڑھے بعد ازاں ایک رکعت وتر کی نیت سے پڑھے۔ سورہ حمد کے بعد سورہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھے۔ پھر ہاتھ اٹھا کر کلماتِ فرج[1] پڑھے۔ اس کے بعد چالیس مومن مردوں کے لئے (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ) کہکر دعا کرے فلاں کی جگہ ان مومنوں کا نام لے۔ پھر ستر مرتبہ کہے أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ پھر سات دفعہ کہے۔ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ اور بہت کوشش کرے آنکھ سے آنسو نکل آئے کیونکہ ایسے

---

[1] کلماتِ کا فرج کا ذکر آگے آئے گا۔ ۱۲

آنسو کا قطرہ جہنم کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

نمازِ شب کا تفصیلی طریقہ

پہلے عطر لگائے پھر قبلہ رو بیٹھ کر امام زین العابدین علیہ السلام کی یہ دعا پڑھے۔

اِلٰھِیْ غَارَتْ نُجُوْمُ سَمَائِكَ وَنَامَتْ عُیُوْنُ اَنَامِكَ وَھَدَأَتْ اَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَاَنْعَامِكَ وَغَلَّقَتِ الْمُلُوْكُ عَلَیْھَا اَبْوَابَھَا وَطَافَ عَلَیْھَا حُرَّاسُھَا وَاحْتَجَبُوْا عَمَّنْ یَسْئَلُھُمْ حَاجَةً اَوْیَنْتَجِعُ مِنْھُمْ فَائِدَةً وَاَنْتَ اِلٰھِیْ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَاتَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَانَوْمٌ وَلَایَشْغَلُكَ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ اَبْوَابُ سَمَائِكَ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَاتٌ وَخَزَائِنُكَ غَیْرُ مُغْلَقَاتٍ وَاَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَیْرُ مَحْجُوْبَاتٍ وَفَوَائِدُكَ لِمَنْ سَئَلَكَ غَیْرُ مَحْظُوْرَاتٍ بَلْ ھِیَ مَبْذُوْلَاتٌ اِلٰھِیْ اَنْتَ الْكَرِیْمُ الَّذِیْ لَاتَرُدُّ سَائِلًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ سَاَلَكَ وَلَاتَحْتَجِبُ عَنْ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَھُمْ

دُوْنَکَ وَلَا یَقْضِیْهَا اَحَدٌ غَیْرُکَ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ
تَرَانِیْ وَقُوَّتِیْ وَذُلَّ مَقَامِیْ بَیْنَ یَدَیْکَ تَعْلَمُ
سَرِیْرَتِیْ وَتَطَّلِعُ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِیْ وَمَا یَصْلُحُ بِهٖ
اَمْرُ اٰخِرَتِیْ وَدُنْیَایَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذِکْرَ الْمَوْتِ
وَاَهْوَالَ الْمُطَّلَعِ وَالْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ
نَغَّصَنِیْ مَطْعَمِیْ وَمَشْرَبِیْ وَاَغَصَّنِیْ بِرِیْقِیْ
وَاَقْلَقَنِیْ عَنْ وِسَادِیْ وَمَنَعَنِیْ رُقَادِیْ کَیْفَ
یَنَامُ مَنْ یَخَافُ مَلَکَ الْمَوْتِ فِیْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ
وَطَوَارِقِ النَّهَارِ بَلْ کَیْفَ یَنَامُ الْعَاقِلُ وَمَلَکُ
الْمَوْتِ لَا یَنَامُ لَا بِاللَّیْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَیَطْلُبُ
رُوْحَهٗ بِالْبَیَاتِ وَفِیْ اٰنَاءِ السَّاعَاتِ ۔ اور جب حضرت
اس دعا سے فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے اور فرماتے تھے اَسْئَلُکَ
الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ حِیْنَ
اَلْقَاکَ ۔ اس کے بعد جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ
وَاٰلِهٖ وَاُقَدِّمُهُمْ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ
بِهِمْ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ

الْمُقَرَّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِهِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِيْ بِهِمْ وَاهْدِنِيْ بِهِمْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَارْزُقْنِيْ بِهِمْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ بِهِمْ وَاقْضِ لِيْ حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اسکے بعد نیت کرے کہ نمازِ شب پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ دونوں ہاتھ کانوں تک لیجائے دونوں ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں پہلے تین تکبیریں سُنّت کے قصد سے ادا کرے پھر یہ دُعا پڑھے[1]۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ پھر دو تکبیریں اور کہکر یہ دعا پڑھے۔ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَ الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ ذَلِيْلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ

[1] یہ دعا اور ما قبل کی دعا نمازِ شب کے شروع کرنے سے پہلے پڑھی جاتی ہیں - ج ۲ - ص ۱۲

تَعَالَیْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ

پھر ایک تکبیر کہے اور نماز کی نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اس کے بعد پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اس کے بعد نماز اسطرح شروع کرے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور باقی چھ رکعتوں میں بڑی بڑی سورتیں۔ جیسے سورہ انعام سورہ کہف سورہ یٰسین وغیرہ پڑھے۔ اگر یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر وقت تنگ ہو تو صرف اَلْحَمْدُ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر اکتفا کرے پھر رکوع میں جائے اور سنت ہے کہ اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَ

لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ وَعِظَامِیْ وَمَا اَقَلَّتْهُ قَدَمَایَ غَیْرَ مُسْتَنْکِفٍ وَلَا مُسْتَکْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ : اس دعا کے بعد کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہے اور رکوع سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے اور یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ پھر کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ کہے اور دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور سورہ الحمد اور جو دوسرا سورہ پڑھنا ہو پڑھے ۔ پھر دعائے قنوت کے لئے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا جو حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے پڑھے :۔

اِلٰهِیْ كَیْفَ اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَصَیْتُكَ وَكَیْفَ لَا اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ

فِی قَلْبِیْ وَاِنْ کُنْتُ عَاصِیًا مَدَدْتُ اِلَیْكَ
یَدًا بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً وَعَیْنًا بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَةً
مَوْلَایَ اَنْتَ عَظِیْمُ الْعُظَمَاءِ وَاَنَا اَسِیْرُ الْاُسَرَاءِ
اَنَا الْاَسِیْرُ بِذَنْبِیْ الْمُرْتَهَنُ بِجُرْمِیْ اِلٰهِیْ
لَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِذَنْبِیْ لَاُطَالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ وَلَئِنْ
طَالَبْتَنِیْ بِذَنْبِیْ لَاُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ وَلَئِنْ
اَمَرْتَ بِیْ اِلَی النَّارِ لَاُخْبِرَنَّ اَهْلَهَا اِنِّیْ كُنْتُ
اَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ
الطَّاعَةَ تَسُرُّكَ وَالْمَعْصِیَةَ لَا تَضُرُّكَ فَهَبْ
لِیْ مَا یَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ ۔ جب قنوت سے فارغ ہو تو رکوع و سجود
کو پہلی رکعت کی طرح بجا لائے اور تشہد پڑھے اور بہتر ہے کہ تشہد
اس طرح پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ
اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ

اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ پھر بعد تشہد کے سلام پھیرے اور ۲ دو رکعت ختم کرے اور اسی طرح ۲ دو ۲ دو رکعت کر کے باقی چھ رکعتوں کو بھی انہیں آداب اور دعاؤں کے ساتھ بجا لائے۔ لیکن سات تکبیروں اور ان کے درمیان کی دعاؤں کی ضرورت نہیں ہے صرف تکبیرۃ الاحرام کافی ہے لیکن سنت ہے کہ ہر دو رکعت کے بعد تسبیح زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھے اور یہ دعا بھی پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَلَمْ یُسْئَلْ مِثْلُکَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَۃِ السَّائِلِیْنَ وَمُنْتَھٰی رَغْبَۃِ الرَّاغِبِیْنَ اَدْعُوْکَ وَلَمْ یُدْعَ مِثْلُکَ وَاَرْغَبُ اِلَیْکَ وَلَمْ یُرْغَبْ اِلٰی مِثْلِکَ وَاَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِھَا وَاَعْظَمِھَا یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ وَبِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَاَمْثَالِکَ الْعُلْیَا وَنِعَمِکَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَبِاَکْرَمِ اَسْمَائِکَ عَلَیْکَ وَاَحَبِّھَا اِلَیْکَ وَاَقْرَبِھَا مِنْکَ وَسِیْلَۃً

وَاَشْرَفِهِمَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَاَجْزَلِهِمَا لَدَيْكَ ثَوَابًا وَاَسْرَعِهِمَا فِى الْاُمُوْرِ اِجَابَةً وَبِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِىْ تُحِبُّهٗ وَتَهْوَاهُ وَتَرْضٰى بِهٖ عَمَّنْ دَعَاكَ وَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَاۗءَهٗ وَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَرُدَّ سَاۗئِلَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ وَبِكُلِّ اسْمٍ دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلٰۗئِكَتُكَ وَاَنْبِيَاۗؤُكَ وَرُسُلُكَ وَاَهْلُ طَاعَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَتُعَجِّلَ خِزْىَ اَعْدَاۗئِهٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِىْ كَذَا وَكَذَا ۔ بجائے کذا وکذا کے اپنی حاجت کا ذکر کرے اور دعا مانگے اور سجدہ شکر بجا لائے لیکن جب آٹھوں رکعتوں سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے

يَا اَللّٰهُ دس مرتبہ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِىْ وَثَبِّتْنِىْ عَلٰى دِيْنِكَ وَدِيْنِ نَبِيِّكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِىْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِىْ وَهَبْ لِىْ

مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

پس ان نمازوں کے ختم کرنے کے بعد دو رکعت نمازِ شفع اور ایک رکعت نمازِ وتر باقی رہتی ہے اگرچہ ان کی فضیلت کا وقت صبح کاذب اور صبح صادق کا درمیان ہے۔ لیکن نمازِ شب کی آٹھوں رکعت کے بعد بھی بجالائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ جس وقت نمازِ شفع شروع کرے تو بعد سورہ اَلْحَمْدُ کے سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہ پڑھے۔ اور پہلی رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ کے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور دوسری رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی پڑھ سکتا ہے۔ اس نماز میں دعائے قنوت نہیں ہے باقی نماز مثل نمازِ صبح کے پڑھے جب فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اِلٰھِیْ تَعَرَّضَ لَکَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَکَ فِیْہِ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ الطَّالِبُوْنَ وَلَکَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَایَا وَمَوَاھِبُ تَمُنُّ بِھَا عَلٰی مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِکَ وَتَمْنَعُھَا عَمَّنْ لَمْ تَسْبِقْ لَہُ الْعِنَایَۃُ مِنْکَ وَھَا اَنَا ذَا عَبْدُکَ الْفَقِیْرُ اِلَیْکَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ

فَإِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ تَفَضَّلْتَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَيْهِ بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْخَيِّرِينَ الْفَاضِلِينَ وَجُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا إِنَّ اللّٰهَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ كَمَا وَعَدْتَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔ بعد اس کے نماز وتر کی ایک رکعت میں مشغول ہو۔ اس کو بھی صرف اَلْحَمْدُ پڑھ کر بغیر کسی دوسرے سورہ کے اور بغیر قنوت کے رکوع و سجود و تشہد و سلام بجا لا کر ختم کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ جب شروع کرے تو ساتوں تکبیریں جن میں ایک تکبیرۃ الاحرام ہے مع تینوں دعاؤں کے بجا لائے اور اَلْحَمْدُ پڑھ کر تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور تین مرتبہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور تین مرتبہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کو اٹھا کر گریہ و زاری کے ساتھ

قنوت میں مشغول ہو اور اوّل یہ دعا فرح پڑھے:۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

پھر چالیس مومنوں کے لئے خواہ زندہ ہوں یا مُردہ اس طرح طلب مغفرت کرے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ اور ہر ایک کا نام لے پھر ستّر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔ پھر سات مرتبہ کہے: ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ۝ اس کے بعد رکوع کر کے نماز کو ختم کرے۔

التماس

ہم نے اس کتاب میں اعراب وغیرہ کی صحت میں کافی دِقّت کی ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ناظرین سے التماس ہے کہ براہ مہربانی ہم کو مطلع کر دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کر دیا جائے:۔

(ادارہ)

متفرقات

استخارہ حضرت قائمؑ

شیخ بہاؤالدین حضرت صاحب الامرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ تین مرتبہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلوات بھیجے۔ اور تسبیح کے ۲ دو ۲ دو دانے گنے پس اگر ایک دانہ باقی رہے تو خوب ہے اور ۲ دو دانے باقی رہیں تو بد ہے

دوسرا طریقہ

علامہ حلیؒ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی کسی امر کے لئے چاہے کہ تسبیح کا استخارہ کرے تو چاہیئے کہ تسبیح خاک شفا کی لے۔ اور پہلے سورۂ فاتحہ دس مرتبہ یا تین مرتبہ یا ایک مرتبہ پڑھے۔ اور دس مرتبہ سورہ قدر پڑھے بعد اس کے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ بِعَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ وَاَسْتَشِیْرُكَ لِحُسْنِ ظَنِّیْ بِكَ فِی الْمَامُوْلِ وَالْمَحْذُوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ (یہاں پر اپنا مطلب ذکر کرے) مِمَّا قَدْ نِیْطَتْ بِالْبَرَكَۃِ اَعْجَازُہٗ وَبَوَادِیْہِ وَحُفَّتْ بِالْكَرَامَۃِ

اَیَّامُہٗ وَلَیَالِیْہٖ خَیْرَۃً تَرُدُّ شُمُوْسَہٗ ذُلُوْلاً وَ تَقْعُضُ اَیَّامَہٗ سُرُوْرًا اَللّٰھُمَّ اِمَّا اَمْرٌ فَاٰتَمِرُ وَاِمَّا نَھْیٌ فَاَنْتَھِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِرَحْمَتِکَ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ۔ پھر قصد کرے کہ اگر یہ امر میرے لئے بہتر ہے تو دانہ تسبیح طاق آئے اور اگر بد ہے تو جفت آئیں پس چند دانہ تسبیح مٹھی میں لے اور شمار کرے۔ جیسا حکم ہو عمل کرے۔

دُعائے حضرتِ حجّت برائے استخارہ وقضائے حاجت

سیّد رحمت اللہ نے محمّد بن مظفر سے روایت کی ہے کہ آخر توقیع مبارک حضرت صاحب الامر علیہ السّلام جو ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوئی یہ دعائے استخارہ تھی چاہیئے کہ اس پر عمل ہو یعنی ہر امر مہم شروع کرنے سے پہلے اس دُعا کو پڑھنا چاہیئے۔ ونیز نمازہائے حاجت میں بھی اس کو پڑھنا چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ عَزَمْتَ بِہٖ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتَ لَھُمَا ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ عَزَمْتَ بِہٖ عَلٰی عَصٰی مُوْسٰی فَاِذَا ھِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ صَرَفْتَ بِہٖ قُلُوْبَ

السَّحَرَةِ اِلَيْكَ حَتّٰى قَالُوْا اٰمَنَّا بِهٖ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِىْ تُبْلِىْ بِهَا كُلَّ جَدِيْدٍ وَتُجَدِّدُ بِهَا كُلَّ بَالٍ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِكُلِّ حَقٍّ جَعَلْتَهٗ عَلَيْكَ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ خَيْرًا لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَدُنْيَاىَ وَاٰخِرَتِىْ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا وَتُهَيِّئَهٗ لِىْ وَتُسَهِّلَهٗ عَلَىَّ وَتَلَطَّفَ لِىْ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاِنْ شَرًّا لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَدُنْيَاىَ وَاٰخِرَتِىْ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا وَاَنْ تَصْرِفَهٗ عَنِّىْ بِمَا شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَتُرْضِيَنِىْ بِقَضَائِكَ وَتُبَارِكَ لِىْ فِىْ قَدَرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ شَىْءٍ اَخَّرْتَهٗ وَلَا تَاْخِيْرَ شَىْءٍ عَجَّلْتَهٗ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ يَا عَظِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

(شفاء الاسقام صـ ۲۹۰)

وقت خواب یہ دُعا پڑھے

روایت میں ہے کہ اس شب مر جائے تو داخل بہشت ہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنَّکَ اِفْتَرَضْتَ عَلَیَّ طَاعَۃَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّۃِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ

کلمہ شہادت تعلیم کردہ حضرت حجتؑ

کتاب غیبت مؤلفہ ملا مجلسی علیہ الرحمہ میں ہے کہ خلیفہ بغداد نے جعفر بن علیؑ کی سراغرسانی پر سلیمان بن اعمش کو معہ تین سواروں کے حضرت صاحب الامرؑ کی گرفتاری پر مامور کیا۔ وہ چاروں سوار شریعت کدہ حضرت امام زمانؑ میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک نورانی صورت صاحبزادے ایک مصلے پر مشغول نماز ہیں۔ مصلا سطح آب پر ہے۔ دالان ایک حوض کی حیثیت رکھتا ہے۔ دو تے یکے بعد دیگرے ہاتھ بڑھا کر حضرت کو گرفتار کرنا چاہا۔ دونوں پانی میں گم کر غرق ہو گئے اور لاپتہ ہو گئے۔ تیسرے نے سلیمان بن اعمش پر تلوار کھینچ لی

وہ ایک طرف تلوار دوسری طرف پانی دیکھ کر خوف زدہ ہو کر حضرت سے پناہ کا ملتجی ہوا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ایمان لا۔ اس نے کلمہ شہادت پڑھا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ نہیں اس طرح کہہ کہ ....

....

چنانچہ سلیمان نے وہ کلمہ طیب پڑھا۔ بلا سے نجات ملی۔ جب خدمت خلیفہ میں پہنچا اس نے کل واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا کہ اگر اس واقعہ کو کسی سے بیان کرے گا تو میں قتل کر دوں گا۔ اس نے اخفائے راز کا وعدہ کیا اور اس کو زندگی بھر کسی سے بیان نہ کیا۔

صحیفہ کاملہ کے متعلق امام زمانہؑ کا ارشاد

علامہ محمد باقر مجلسیؒ بن ملا محمد تقی مجلسی نے بحار میں تحریر فرمایا ہے اور دار السلام سے اس خواب کو نجم ثاقب میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ صورت خواب یہ ہے کہ علامہ محمد تقی مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے درمیان بیداری و خواب کے دیکھا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام مسجد جامع قدیم واقع اصفہان میں قریب دروازہ طنابی استادہ ہیں۔ بعد دست بوسی میں نے مسائل متعلق نماز شب وغیرہ کی تصحیح کی اور حضرت سے ایک کتاب دعا کی استدعا کی۔ فرمایا کہ مولا محمد تاج کو میں نے کتاب دعا دیدی ہے۔

سلہ حضرت نے کچھ ایسا کلمہ تعلیم فرمایا جس کو ہم نے بخوف طوالت اور کسی مصلحت سے ترک کیا ہے [illegible]

چنانچہ میں اُسی خواب میں محلہ دار تنج گیا۔ اور تاج سے وہ کتاب حاصل کرکے واپس ہو رہا تھا کہ خواب سے بیدار ہوا۔ میرے ہاتھ میں وہ کتاب نہ تھی۔ صبح کو علامہ بہائی کے پاس جا کر تعبیر لی۔ پھر اس محلہ میں گیا جہاں خواب میں گیا تھا وہاں ملا محمد ملقب بہ تاج سے ملاقات ہوئی۔ ان سے میں نے مدعا بیان کیا تو انہوں نے ایک وقفی کتاب لاکر دی وہ کتاب صحیفہ کاملہ تھی۔ میں اس کتاب کو لیکر شیخ بہائی کی خدمت میں آیا۔ انہوں نے اس کتاب کا اپنے اس نسخہ سے تقابل کیا جو ان کے جدّ اعلیٰ نے شہید ثانیؒ کے نسخہ سے لکھا تھا۔ اور شہیدؒ نے اپنے نسخہ کو لکھا تھا عمید الروسا ابن سکون کے سے اور اس کا مقابلہ ایک واسطہ سے یا بلا واسطہ ابن ادریسؒ کے نسخہ سے کیا تھا۔ جو نسخہ مجھ کو حضرت صاحب الامرؑ کی ہدایت سے ملا تھا وہ خط شہیدؒ سے تھا۔ اور نہایت موافقت رکھتا تھا۔ ابن ادریسؒ کے نسخہ سے یہاں تک کہ اس کے حواشی بھی مطابق تھے۔ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے میرے نسخہ سے مقابلہ کیا پھر وہ جمیع بلاد میں پھیل گیا۔ (ماخوذ از کتاب مفتاح الشفاعۃ)

ختم شد

امامِ عصرؑ کے حالات و ارشادات و

دعاؤں کا نایاب مجموعہ

گوہر یگانہ

در حالات و ارشاداتِ امامِ زمانہؑ

تالیف

جناب مہر جائسی

مقدمہ

علامہ جزائری

ادارہ علوم آلِ محمدؐ وسن پورہ سٹریٹ ۲۹ لاہور